نیکی کا حکم دینے
اور
برائی سے روکنے میں

خواتین
کی
ذمّہ داری

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

☜ عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

☜ مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

☜ متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

☜ دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

☜ کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

☜ ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نیکی کا حکم دینے

اور

برائی سے روکنے میں

خواتین کی ذمّہ داری

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

المکتبۃ الرحمانیۃ
لاہور
15912

اشاعت ــــــــــ جنوری 2007ء
تعداد ــــــــــ 1100
اہتمام ــــــــــ قدوسیہ اسلامک پریس
قیمت ــــــــــ -/200 روپے

پاکستان میں ملنے کا پتہ
مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92 42 735 1124 , +92 42 723 0585
E-mail: qadusia@brain.net.pk

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

WWW.KITABOSUNNAT.COM

❀ پیش لفظ ۳۳

❀ سات سوالات ۳۵

❀ کتاب میں نئی بات ۳۵

❀ کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں ۳۶

❀ کتاب کا خاکہ ۳۷

❀ شکر ودعا ۳۹

فصل اوّل:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری اور اس کی اہمیت

❀ تمہید ۴۱

مبحث اوّل:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری

❀ تمہید ۴۲

مطلب اوّل:

فرضیت احتساب کے متعلق عام نصوص

❀ ا۔ ارشاد رب العالمین: ﴿ والعصر ﴾ السورۃ ۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ رازیؒ کی تحریر ۴۴

❀ ۲۔ارشاد رب العالمین : ﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ﴾ الآیة ۴۶

حضرت مجاہدؒ کا بیان ۴۶

قاضی ابن عطیہؒ کی تحریر ۴۶

❀ ۳۔ارشاد نبی کریم ﷺ : "مَنْ رَأَى مِنْكُمْ......" ۴۷

صیغہ مذکر میں خواتین کا داخل ہونا ۴۷

امام ابن القیمؒ کا بیان ۴۸

مطلب دوئم

خواتین پر فرضیتِ احتساب کے متعلق خاص نصوص

❀ ا۔ارشادرب العالمین: ﴿ يَٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ......... ﴾الآیة ۴۹

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ۵۰

امام ابوبکر جصاصؒ کی تحریر ۵۰

❀ ۲۔ارشادرب رحیم: ﴿ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ ..... ﴾الآیة ۵۰

امام ابن نحاسؒ کی تحریر ۵۱

❀ ۳۔حدیث رسول کریم ﷺ :((وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ......)) ۵۲

امام خطابیؒ کی تحریر ۵۳

روایت انس رضی اللہ عنہ ۵۴

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوئم

خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت

❀ تمہید ۵۵
❀ ۱۔ماؤں کا اولاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا ۵۶
❀ ۲۔اولاد کا ماؤں سے شدید تعلق ۵۶
امام شافعیؒ کا فرمان ۵۷
❀ ۳۔ماں کے فکری اختلاف کے سبب احتسابِ والد کا بے اثر ہونا ۵۸
نوح علیہ السلام کے بیٹے کا بگاڑ ۵۸
دین والی عورت کے انتخاب کے حکمِ نبوی کی ایک حکمت ۵۸
❀ ۴۔بعض بیویوں کا شوہروں پر عظیم اثر ۵۹
بیوی کی فرمائش پر فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کرنا ۶۰
عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کی کوشش سے مسلمان ہونا ۶۰
تاتاریوں اور ترکوں کا بیویوں کی کوشش سے مسلمان ہونا ۶۱
❀ ۵۔ بیٹیوں کا بعض باپوں کی نظر میں خاص مقام ۶۱
❀ ا: بیٹی کا ہار دیکھنے پر رقت کا طاری ہونا ۶۲
ب: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا تعلق ۶۳
ج: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے طریقہ استقبال ۶۴
د: نواسی سے تعلق ۶۵
شاعر اسحاق بن خلف کے بیٹی کے متعلق جذبات ۶۷
موجودہ دور کے بعض باپوں کا بیٹیوں سے تعلق ۶۹
رضاعی بہن سے تعامل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ دور کے بعض بھائیوں کا بہنوں سے لگاؤ ۷۱
تنبیہات ۷۲

فصل دوئم:

خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے واقعات

❀ تمہید ۷۳

مبحث اوّل

خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

❀ تمہید ۷۴

مطلب اوّل

خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف میں سے مختلف افراد کا احتساب

❀ تمہید ۷۶
❀ ۱۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بیٹے کو [لا الہ الا اللہ] کہنے کی تلقین ۷۶
دلیل ۷۶
امام ابن سعدؒ کی روایت ۷۶
واقعے سے مستفاد باتیں ۷۷
❀ ۲۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا کا شوہر کو دعوتِ اسلام دینا ۷۸
دلیل ۷۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن عبدالبرؒ کی تحریر ۷۸

واقعے سے مستفاد باتیں ۷۹

❀ ۳۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا اپنے منگیتر کو ترکِ شرک کا حکم دینا ۸۰

دلیل ۸۰

امام ابن سعدؒ کی روایت ۸۱

امام نسائیؒ کی روایت ۸۲

قصے سے مستفاد باتیں ۸۳

❀ ۴۔ ام حکیم رضی اللہ عنہا کا شوہر کو دعوتِ اسلام دینا ۸۴

دلیل ۸۴

حافظ ابن عبدالبرؒ کا بیان ۸۴

تاریخ ابن عساکرؒ کی روایت ۸۵

قصے سے مستفاد باتیں ۸۶

❀ ۵۔ پھوپھی کا عدی بن حاتم کو دربارِ نبوت میں حاضری کا حکم دینا ۸۷

دلیل ۸۸

امام احمدؒ کی روایت ۸۸

قصے سے مستفاد باتیں ۹۱

❀ ۶۔ بچے کو لوہے کی پازیبیں پہنانے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۹۲

دلیل ۹۲

امام حاکمؒ کی روایت ۹۲

قصے سے معلوم ہونے والی باتیں ۹۳

❀ ۷۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حائضہ کے متعلق بھانجے کی غلط فہمی پر سمجھانا ۹۴

دلیل ۹۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمدؒ کی روایت ۹۴
قصے سے مستفاد باتیں ۹۶
❀ ۸۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا حائضہ بیوی سے دوری پر بھانجے کو ڈانٹنا ۹۷
دلیل ۹۷
امام احمدؒ کی روایت ۹۷
قصے سے معلوم ہونے والی باتیں ۹۹
❀ ۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھائی کو پورا وضو کرنے کا حکم دینا ۱۰۰
دلیل ۱۰۰
امام مسلمؒ کی روایت ۱۰۰
قصے سے مستفاد باتیں ۱۰۱
❀ ۱۰۔ دورانِ نماز وضو ٹوٹنے پر سلمٰی رضی اللہ عنہا کا شوہر کو حکمِ وضو ۱۰۲
دلیل ۱۰۲
امام احمدؒ کی روایت ۱۰۲
قصے سے مستفاد باتیں ۱۰۳
❀ ۱۱۔ عمرہؒ کا شوہر کو عبادت کے لئے جاگنے کا حکم دینا ۱۰۴
دلیل ۱۰۴
حافظ ابن جوزیؒ کا بیان ۱۰۴
قصے پر تعلیق ۱۰۵
❀ ۱۲۔ کھانے کے آنے پر بھتیجے کے ارادۂ نماز پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا
احتساب ۱۰۶
دلیل ۱۰۶
امام مسلمؒ کی روایت ۱۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں ۱۰۸

❀ ۱۳۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قرابت دار کو نماز میں پھونک مارنے سے روکنا ۱۰۹

دلیل ۱۰۹

امام حاکم رحمہ اللہ کی روایت ۱۰۹

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۰

❀ ۱۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجر اسود کو چھونے کی دعوت دینے والی عورت کا احتساب ۱۱۰

دلیل ۱۱۰

امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ۱۱۰

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۱

❀ ۱۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مردوں میں گھس کر حجرِ اسود کو چھونے والی عورت کا احتساب ۱۱۲

دلیل ۱۱۲

امام بیہقی رحمہ اللہ کی روایت ۱۱۲

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۳

❀ ۱۶۔ طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا انہیں اقربا میں مال خرچ کرنے کی تلقین کرنا ۱۱۳

دلیل ۱۱۳

امام طبرانی رحمہ اللہ کی روایت ۱۱۳

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۵

❀ ۱۷۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مسکین کو کچھ دے کر بھیجنے کا حکم ۱۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ۱۱۶

حافظ ابن عبدالبرؒ کا بیان ۱۱۶

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۷

❀ ۱۸۔ حفصہ رضی اللہ عنہا کا بھائی کو شادی کا حکم دینا ۱۱۸

دلیل ۱۱۸

امام شافعیؒ کی روایت ۱۱۸

قصے سے مستفاد باتیں ۱۱۸

❀ ۱۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابن ہشامؒ کو عورتوں سے علیحدگی سے روکنا ۱۱۹

دلیل ۱۲۰

امام احمدؒ کی روایت ۱۲۰

قصے سے مستفاد باتیں ۱۲۰

❀ ۲۰۔ شوہر کے گھر سے مطلقہ کے نکلنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۱۲۳

دلیل ۱۲۳

امام مسلمؒ کی روایت ۱۲۳

قصے سے مستفاد باتیں ۱۲۴

❀ ۲۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابوسلمہؒ کو تنازعہ زمین سے روکنا ۱۲۴

دلیل ۱۲۴

امام بخاریؒ کی روایت ۱۲۴

قصے سے مستفاد باتیں ۱۲۴

❀ ۲۲۔ معاذہؒ کی رضاعی بیٹی کو اکل حرام سے اجتناب کی تاکید ۱۲۶

دلیل ۱۲۶

حافظ ابن جوزیؒ کی تحریر ۱۲۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں ۱۲۷
❀ ۲۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھانجے کو ساتھی سمیت کسی کے باغ سے کھانے پر ڈانٹنا ۱۲۸
دلیل ۱۲۸
امام حاکمؒ کی روایت ۱۲۸
قصے سے مستفاد باتیں ۱۲۹
❀ ۲۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا شراب کے ساتھ کنگھی کرنے پر احتساب ۱۳۰
دلیل ۱۳۰
امام حاکمؒ کی روایت ۱۳۰
قصے سے مستفاد باتیں ۱۳۲
❀ ۲۵۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کا شراب کی بدبو والے قریبی کو دھمکی دینا ۱۳۳
دلیل ۱۳۳
امام ابن سعدؒ کی روایت ۱۳۳
قصے سے مستفاد باتیں ۱۳۳
❀ ۲۶۔ عورت کا برائی کا ارادہ کرنے والے کو قتل کرنا ۱۳۵
دلیل ۱۳۵
امام عبدالرزاقؒ کی روایت ۱۳۵
امام بیہقیؒ کی روایت ۱۳۵
قصے سے مستفاد باتیں ۱۳۷
❀ ۲۷۔ دورانِ طواف صلیب والے کپڑے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۱۳۹
دلیل ۱۴۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمدؒ کی روایت ۱۴۰

❀ ۲۸۔ دورانِ سعی صلیب والے کپڑے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۱۴۰

دلیل ۱۴۰

امام احمدؒ کی روایت ۱۴۰

دونوں قصوں سے مستفاد باتیں ۱۴۱

❀ ۲۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجی کا باریک دوپٹہ چیر دینا ۱۴۲

دلیل ۱۴۲

امام ابن سعدؒ کی روایت ۱۴۲

قصے سے مستفاد باتیں ۱۴۳

❀ ۳۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچی کی لٹوں کو چھپانے کی ترغیب دینا ۱۴۴

دلیل ۱۴۴

امام ابن ابی شیبہؒ کی روایت ۱۴۴

قصے سے مستفاد باتیں ۱۴۵

❀ ۳۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچی کی آواز والی پازیبوں پر احتساب ۱۴۵

دلیل ۱۴۶

امام ابوداؤدؒ کی روایت ۱۴۶

قصے سے مستفاد باتیں ۱۴۶

❀ ۳۲۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بچے کی سونے کی انگوٹھی پر احتساب ۱۴۷

دلیل ۱۴۷

امام ابن ابی شیبہؒ کی روایت ۱۴۷

قصے سے مستفاد باتیں ۱۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۳۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت
پر احتساب ۱۴۹
دلیل ۱۴۹
امام ابو داؤدؒ کی روایت ۱۴۹
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۰
❀ ۳۴۔ زینب رضی اللہ عنہا کا [برہ] نام رکھنے سے روکنا ۱۵۱
دلیل ۱۵۱
امام مسلمؒ کی روایت ۱۵۱
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۲
❀ ۳۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گرنے والے پر ہنسنے سے روکنا ۱۵۲
دلیل ۱۵۳
امام مسلمؒ کی روایت ۱۵۳
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۳
❀ ۳۶۔ عائشہ کا بھانجے کو حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے سے روکنا ۱۵۴
دلیل ۱۵۴
امام مسلمؒ کی روایت ۱۵۴
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۵
❀ ۳۷۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کا عبدالملک کو خون ریزی سے بچنے کی تلقین کرنا ۱۵۵
دلیل ۱۵۵
حافظ ابن عبدالبرؒ کی تحریر ۱۵۵
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۶
❀ ۳۸۔ عمرہ انصاریہؒ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ جانے سے روکنا ۱۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ۱۵۷
حافظ ذہبیؒ کی نقل کردہ روایت ۱۵۸
قصے سے مستفاد باتیں ۱۵۸
❀ ۳۹۔ اسماء رضی اللہ عنہا کا بیٹے کو موت کے ڈر سے غلط شرائط ماننے سے
روکنا ۱۵۹
دلیل ۱۵۹
حافظ ذہبیؒ کی منقولہ روایت ۱۵۹
قصے پر تعلیق ۱۶۰
امام طبریؒ کی روایت ۱۶۰
قصے سے مستفاد باتیں ۱۶۴
❀ ۴۰۔ ام سعد رضی اللہ عنہا کا بیٹے کو جلد لشکرِ اسلامی کے ساتھ ملنے کا حکم
دینا ۱۶۵
دلیل ۱۶۵
امام ابن اسحٰقؒ کی روایت ۱۶۵
قصے پر تعلیق ۱۶۶

مطلب دوئم

خواتین کا عام لوگوں، اقرباء، اور معارف میں سے جماعتوں کا احتساب

❀ تمہید ۱۶۷
❀ ۱۔ آدھی رات کو طہر دیکھنے کے لئے طلبِ چراغ پر بنت زید رضی اللہ عنہا
کا نقد ۱۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ۱۶۷
امام مالکؒ کی روایت ۱۶۷
قصے سے مستفاد باتیں ۱۶۷
❀ ۲۔ طواف کی رکعتوں کو مکروہ وقت تک مؤخر کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا
کا احتساب ۱۷۰
دلیل ۱۷۰
امام بخاریؒ کی روایت ۱۷۰
تنبیہ ۱۷۱
❀ ۳۔ مسجد میں جنازہ لانے کو ناپسند کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا
احتساب ۱۷۲
دلیل ۱۷۲
امام مسلمؒ کی روایت ۱۷۲
قصے سے مستفاد باتیں ۱۷۳
❀ ۴۔ جوان عورتوں کو عید گاہ جانے سے روکنے پر ایک خاتون کا
احتساب ۱۷۴
دلیل ۱۷۴
امام بخاریؒ کی روایت ۱۷۴
قصے سے مستفاد باتیں ۱۷۶
❀ ۵۔ عشاء کے بعد بے کار گفتگو پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۱۷۷
دلیل ۱۷۷
امام مالکؒ کی روایت ۱۷۷
قصے سے مستفاد باتیں ۱۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۶۔حواء انصاریہ رضی اللہ عنہا کا سائل کو ضرور کچھ دینے کا حکم ۱۷۸
دلیل ۱۷۸
امام احمدؒ کی روایت ۱۷۹
قصے سے مستفاد باتیں ۱۸۰
❀ ۷۔مٹی کے مٹکوں میں نبیذ بنانے کے متعلق کثرتِ سوال پر صفیہ رضی اللہ عنہا
کا احتساب ۱۸۱
دلیل ۱۸۱
امام احمدؒ کی روایت ۱۸۱
قصے سے مستفاد باتیں ۱۸۲
❀ ۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازواج مطہرات کے طلبِ میراث کے
ارادے پر احتساب ۱۸۲
دلیل ۱۸۳
امام مسلمؒ کی روایت ۱۸۳
قصے سے مستفاد باتیں ۱۸۳
❀ ۹۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۱۸۴
دلیل ۱۸۴
امام مسلمؒ کی روایت ۱۸۴
قصے سے مستفاد باتیں ۱۸۵
❀ ۱۰۔ عائشہ کا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے والوں کا احتساب ۱۸۶
دلیل ۱۸۶
امام احمدؒ کی روایت ۱۸۶
قصے سے مستفاد باتیں ۱۸۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۱۱۔علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے سے نہ روکنے پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب......	۱۹۰
دلیل..........	۱۹۰
امام احمدؒ کی روایت..........	۱۹۰
قصے سے مستفاد باتیں..........	۱۹۱
❀ ۱۲۔علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول ﷺ کہنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب......	۱۹۲
دلیل..........	۱۹۲
امام مسلمؒ کی روایت..........	۱۹۲
قصے سے مستفاد باتیں..........	۱۹۳
❀ ۱۳۔اہل عراق کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بے وفائی پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نقد..........	۱۹۴
دلیل..........	۱۹۴
امام طبرانیؒ کی روایت..........	۱۹۴
قصے سے مستفاد باتیں..........	۱۹۵
❀ ۱۴۔معرکۂ یرموک میں بھاگنے والوں کو مسلمان عورتوں کا ڈانٹنا	۱۹۵
دلیل..........	۱۹۵
حافظ ابن کثیرؒ کی نقل کردہ روایت..........	۱۹۵
علامہ ابو محمد کوفیؒ کی نقل کردہ روایت..........	۱۹۶
قصے پر تعلیق..........	۱۹۷
❀ ۱۵۔نرد والے کنبے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے گھر سے نکالنے کی دھمکی......	۱۹۸
دلیل..........	۱۹۸
امام مالکؒ کی روایت..........	۱۹۸
قصے سے مستفاد باتیں..........	۱۹۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ١٦۔خواتینِ حمص کے حماموں میں جانے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۰۰
دلیل ۲۰۰
امام احمدؒ کی روایت ۲۰۰
قصے سے مستفاد باتیں ۲۰۱
❀ ١٧۔خواتینِ حمص کے حماموں میں جانے پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۰۱
دلیل ۲۰۱
امام حاکمؒ کی روایت ۲۰۱
قصے سے مستفاد باتیں ۲۰۲
❀ ١٨۔عائشہ رضی اللہ عنہا کا عورتوں کو چہرے چھیلنے سے منع کرنا ۲۰۳
دلیل ۲۰۳
امام احمدؒ کی روایت ۲۰۳
قصے سے مستفاد باتیں ۲۰۴
❀ ١٩۔عائشہ رضی اللہ عنہا کا نشہ کا سبب بننے والے برتنوں سے روکنا ۲۰۴
دلیل ۲۰۴
امام حاکمؒ کی روایت ۲۰۴
قصے سے مستفاد باتیں ۲۰۵
❀ ٢٠۔حفصہؒ کا جوانوں کو زمانہ شباب سے فائدہ اٹھانے کا حکم ۲۰٦
دلیل ۲۰٦
حافظ ابن جوزیؒ کی نقل کردہ روایت ۲۰٦
قصے پر تعلیق ۲۰٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوئم

WWW.KITABOSUNNAT.COM

خواتین کا علماء اور طلبہ کا احتساب

❀ تمہید ۲۰۸
❀ ۱۔ رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق سوال پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۰۸
دلیل ۲۰۸
امام احمدؒ کی روایت ۲۰۸
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۰
❀ ۲۔ رونے پر عذابِ میت کے قولِ ابن عمر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۱۱
دلیل ۲۱۱
امام مسلمؒ کی روایت ۲۱۱
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۳
❀ ۳۔ دورانِ غسل مینڈھیوں کو کھولنے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۱۴
دلیل ۲۱۴
امام مسلمؒ کی روایت ۲۱۴
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۵
تنبیہ ۲۱۵
❀ ۴۔ پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کے فتویٰ پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۱۶
دلیل ۲۱۶
امام احمدؒ اور امام ابویعلیٰؒ کی روایت ۲۱۶
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۵۔ طلوعِ فجر کے بعد وتر نہ ہونے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا
احتساب ۲۱۷
دلیل ۲۱۸
امام احمدؒ کی روایت ۲۱۸
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۸
❀ ۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تہجد چھوڑنے سے منع کرنا ۲۱۹
دلیل ۲۱۹
امام حاکمؒ کی روایت ۲۱۹
قصے سے مستفاد باتیں ۲۱۹
❀ ۷۔ حائضہ کی قضائے نماز کے فتویٰ پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۲۰
دلیل ۲۲۰
امام ابوداودؒ کی روایت ۲۲۰
قصے سے مستفاد باتیں ۲۲۱
❀ ۸۔ فجر پانے والے جنبی کے روزہ نہ رکھنے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا
کا احتساب ۲۲۱
دلیل ۲۲۲
امام مسلمؒ کی روایت ۲۲۲
قصے سے مستفاد باتیں ۲۲۴
❀ ۹۔ روایتِ ابن عمر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۲۶
دلیل ۲۲۶
امام احمدؒ کی روایت ۲۲۶
قصے سے مستفاد باتیں ۲۲۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ۱۰۔احرام سے پہلے خوشبو کو ناپسند کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۲۷
دلیل ۲۲۷
امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت ۲۲۷
امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ۲۲۸
قصے سے مستفاد باتیں ۲۲۹
❀ ۱۱۔فہم آیت میں غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۳۱
دلیل ۲۳۲
امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت ۲۳۲
قصے سے مستفاد باتیں ۲۳۳
❀ ۱۲۔قربانی بھیجنے پر احرام کی پابندیوں کے متعلق فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا
کا احتساب ۲۳۵
دلیل ۲۳۵
امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ۲۳۵
قصے سے مستفاد باتیں ۲۳۶
❀ ۱۳۔عمرۂ رجب کے متعلق روایت ابن عمر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا
احتساب ۲۳۷
دلیل ۲۳۷
امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت ۲۳۷
قصے سے مستفاد باتیں ۲۴۰
❀ ۱۴۔رات میں ایک یا دو مرتبہ ختم قرآن پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۴۰
دلیل ۲۴۱
امام احمد رحمہ اللہ کی روایت ۲۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں ۲۴۲
❀ ۱۵۔ ام طلق ؒ کا بیٹے کو قرآن کے اس پر وبال ہونے سے ڈرانا ۲۴۳
دلیل ۲۴۳
حافظ ابن جوزیؒ کی نقل کردہ روایت ۲۴۳
قصے پر تعلیق ۲۴۳
❀ ۱۶۔ طلبِ رزق کے متعلق غلط فہمی پر ام الدرداؒ کا احتساب ۲۴۴
دلیل ۲۴۴
حافظ ذہبی ؒ کی روایت ۲۴۴
قصے پر تعلیق ۲۴۵
❀ ۱۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا واعظِ مدینہ کو تین باتوں سے منع کرنا ۲۴۷
دلیل ۲۴۷
امام احمدؒ کی روایت ۲۴۷
قصے سے مستفاد باتیں ۲۴۸
❀ ۱۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا ابن عمیرؒ کو لوگوں کو مایوس اور بیزار کرنے سے
روکنا ۲۵۰
دلیل ۲۵۰
امام بغویؒ کی روایت ۲۵۰
قصے سے مستفاد باتیں ۲۵۱
❀ ۱۹۔ مذمتِ دنیا کی آڑ میں ذکرِ دنیا میں کھونے پر رابعہؒ کا نقد ۲۵۲
دلیل ۲۵۲
حافظ ابن جوزیؒ کی نقل کردہ روایت ۲۵۲
❀ ۲۰۔ وعظ میں ذکر دنیا کرنے پر رابعہ ؒ کا نقد ۲۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ۲۵۳
حافظ ذہبیؒ کی نقل کردہ روایت ۲۵۳
دونوں قصوں پر تعلیق ۲۵۴

بحث سوئم

خواتین کا اہل اقتدار کا احتساب

❀ تمہید ۲۵۵
❀ ۱۔ ہدی بھیجنے کے بعد زیاد کے عام لباس اتارنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۵۶
دلیل ۲۵۶
امام ابویعلیٰؒ کی روایت ۲۵۶
قصے سے مستفاد باتیں ۲۵۷
❀ ۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حاکمِ مدینہ کو مطلقہ کو واپس گھر پلٹانے کا حکم دینا ۲۵۷
دلیل ۲۵۸
امام بخاریؒ کی روایت ۲۵۸
قصے پر تعلیق ۲۵۹
❀ ۳۔ حجاج کے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف الزامات پر اسماء رضی اللہ عنہا کا نقد ۲۵۹
دلیل ۲۶۰
امام حاکمؒ کی روایت ۲۶۰
قصے پر تعلیق ۲۶۲
❀ ۴۔ عدتِ حاملہ کے موقفِ فاروقی پر ام طفیل رضی اللہ عنہا کا احتساب ۲۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل ۲۶۲
امام احمدؒ کی روایت ۲۶۲
قصے سے مستفاد باتیں ۲۶۳
❀ ۵۔قریشی خاتون کا حق مہر کے متعلق فاروقی اعلان پر احتساب ۲۶۴
دلیل ۲۶۴
امام ابویعلیٰؒ کی روایت ۲۶۴
قصے سے مستفاد باتیں ۲۶۷
❀ ۶۔ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا عبدالملک کو لعنتِ خادمہ سے روکنا ۲۶۸
دلیل ۲۶۸
امام احمدؒ کی روایت ۲۶۸
قصے سے مستفاد باتیں ۲۶۹

فصل سوئم

بازار میں عورت بحیثیتِ محتسبہ

❀ تمہید ۲۷۰

مبحث اوّل

بازار میں بحیثیتِ محتسبہ

عورت کی تقرری کی ممانعت کے دلائل

❀ تمہید ۲۷۱
❀ ا۔مردوں کی عورتوں پر سرپرستی ۲۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ: [اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ.........] الآیۃ ۲۷۲

امام بغویؒ کی تحریر ۲۷۲

امام سیوطیؒ کا بیان ۲۷۳

آیت کریمہ کا تعلق جنس ذکور اور مونث سے ہونا ۲۷۳

شیخ ابن عاشورؒ کی تحریر ۲۷۳

❀ ۲۔ اپنے بعض معاملات میں عورتوں کا کلی اختیار نہ رکھنا ۲۷۴

نکاح میں [ولی] کا ہونا ۲۷۴

اس بارے میں تین احادیث ۲۷۴

ا: حدیث ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ۲۷۴

ب: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ۲۷۵

شرح حدیث میں امام خطابیؒ کا بیان ۲۷۵

ج: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۲۷۶

اس بارے میں اقوال صحابہ ۲۷۶

ا: قول عائشہ رضی اللہ عنہا ۲۷۷

ب: قول ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ۲۷۷

ج: قول ابن عباس رضی اللہ عنہما ۲۷۷

❀ ۳۔ عورت کے ہاتھ میں باگ دوڑ دینے والوں کی محرومیء فلاح ۲۷۸

حدیث ابی بکرہ رضی اللہ عنہ ۲۷۸

❀ ۴۔ عورت کا اصل ٹھکانا اس کا گھر ۲۷۹

ارشاد باری تعالیٰ: [وَقَرْنَ ....] الآیہ ۲۷۹

حافظ ابن جوزیؒ کی تحریر ۲۷۹

امام ابوبکر جصاصؒ کا بیان ۲۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیرؒ کی تحریر ۲۸۰
گھروں میں ٹھہرنے کا حکم ازواجِ مطہرات کے ساتھ خاص نہیں ۲۸۰
امام جصاصؒ کا بیان ۲۸۰
علامہ قرطبیؒ کا بیان ۲۸۰
عورتوں پر نماز باجماعت اور جماعت کا فرض نہ ہونا ۲۸۱
عورتوں کے گھروں سے نکلنے کے شرعی آداب ۲۸۲
❀ ۵۔ بازار میں تقاضائے احتساب کا طبیعتِ نسواں کے منافی ہونا ۲۸۲
❀ ۶۔ عام میدانوں میں عورتوں کے نکلنے کے نتائج ۲۸۴
ا: بانجھ پن کا عام ہونا ۲۸۴
ب: جنسی زیادتی ۲۸۵
ج: عورتوں کے اغوا کی وارداتیں ۲۸۶
د: کنواری لڑکیوں کا حاملہ ہونا اور ناجائز بچے ۲۸۹

مبحث دوئم

چند شبہات اور ان کی حقیقت

❀ تمہید ۲۹۰
❀ ا: فرضیتِ احتساب کے متعلق عام نصوص سے استدلال اور اس کی حقیقت ۲۹۱
❀ ب: الشفاء رضی اللہ عنہا کی بحیثیتِ محتسبہ تقرری کی کہانی اور اس کی حقیقت ۲۹۲
❀ ج: سمرہ رضی اللہ عنہا کا بغرضِ احتساب بازار میں نکلنا اور اس کی حقیقت ۲۹۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ د: محتسبہ کا اہل بازار کے حالات سے زیادہ آگاہی کا مفروضہ اور اس کی حقیقت ۲۹۹
❀ ہ: محتسبہ مقرر کرنے کا عورت کے بازار جانے پر قیاس اور اس کی حقیقت ۳۰۰
❀ و: بازار نسواں میں محتسب مرد کا باعث فساد ہونے کا دعویٰ اور اس کی حقیقت ۳۰۱
❀ ز: عورت کو معاملات سونپنے والی حدیث کی خلافت کے ساتھ تخصیص اور اس کی حقیقت ۳۰۲
❀ تنبیہ ۳۰۳

حرفِ آخر

❀ ا: نتائج کتاب ۳۰۴
❀ ب: اپیل ۳۰۶
❀ المصادر والمراجع ۳۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّآتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّم.))

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾[1]

﴿ يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوْا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾[2]

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمٰلَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ ﴾[3]

اَمَّا بَعد ! اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فرض

---

[1] سورہ آل عمران / الآیة ۱۰۲.

[2] سورۃ النساء / الآیة ۱.

[3] سورہ الأحزاب / الآیتان ۷۰ - ۷۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، جن باتوں کے ساتھ امت کی دنیا و آخرت میں رفعت و منزلت، شان وعظمت، سعادت اور خوش بختی کو وابستہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک اہم بات امت کے تمام افراد کا اس فریضے کو اپنی استطاعت کے بقدر ادا کرنا ہے۔[1]

لیکن یہ بات عام طور پر دیکھنے میں آتی ہے کہ دین سے تعلق والے بہت سے لوگ بھی جو کہ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے فریضہ کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھتے اور مانتے ہیں، اس کو فکری اور عملی طور پر، یا کم از کم عملی طور پر مردوں کے دائرے میں محدود کر دیتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مردوں کے کرنے کا کام ہے، خواتین کی اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری نہیں۔ اس سوچ اور طرزِ عمل کے افسوس ناک اور بھیانک نتائج دینی فکر اور تڑپ رکھنے والے مسلمانوں کو بے قرار اور پریشان کر رہے ہیں۔ کتنے گھرانوں کے مرد اللہ تعالیٰ سے سرگوشیوں اور مناجات کے لیے مسجدوں کا رخ کرتے ہیں، اور انہی کے گھروں میں، ان کی بیگمات کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے پروگرام دیکھے اور سنے جاتے ہیں، اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گناہ اور معصیت سے منع کرنا [میاں صاحب] کی ذمہ داری ہے، وہ واپس آنے پر خود ہی گھر میں موجود برائی یا برائیوں سے نمٹ لیں گے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر اور مسلمان بہن بھائیوں کو [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے متعلق خواتین کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے ارادے سے مولائے علیم و قدیر پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے کتاب و سنت اور مسلمان عورتوں کی سیرت کی روشنی میں [نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری] کے عنوان سے اس کتاب کی تیاری کا عزم کیا ہے۔

---

[1] یہ بات متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب [الحسبة : تعريفها ومشروعيتها ووجوبها] ص ۲۱۔ ص ٦٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات سوالات:

مذکورہ بالا موضوع کے بارے میں اس کتاب میں توفیقِ الٰہی سے درج ذیل سات سوالوں کے جوابات عرض کرنے کی کوشش کی جائے گی:

۱: کیا [نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا] عورتوں پر فرض ہے؟

۲: خواتین کے اس فریضہ کے ادا کرنے کی کیا اہمیت ہے؟

۳: کیا قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے عام لوگوں، اعزہ واقارب اور شناسا لوگوں کا احتساب کیا؟

۴: کیا ان نیک عورتوں نے علماء اور طلبہ کا احتساب کیا؟

۵: کیا انہوں نے اہل اقتدار اور اصحابِ اختیار کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا؟

٦: بازار میں عورت کو منصبِ احتساب پر فائز کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس منصب پر خواتین کے تقرر کی ممانعت کے دلائل کیا ہیں؟

۷: عورتوں کو بازار میں منصب احتساب سونپنے کی ممانعت کے متعلق شبہات کیا ہیں؟ اور ان کی حقیقت کیا ہے؟

کتاب میں نئی بات:

میرا قطعاً یہ دعویٰ نہیں، اور نہ ہی مجھے ایسا دعویٰ کرنے کا حق ہے کہ میں اس کتاب میں کوئی ایسی بات پیش کر رہا ہوں، جو پہلے سے موجود نہ تھی، بلکہ وہ تو بہت پہلے سے موجود ہے، البتہ وہ بیسیوں کتابوں میں بکھری پڑی ہے، اور وہ نہ صرف عام لوگوں کی دسترس سے باہر ہے، بلکہ حضراتِ علماء اور طالب علم بھائیوں کی اس تک رسائی کے لیے بھی اچھی خاصی محنت اور وقت کی ضرورت تھی۔

مولائے رحمٰن ورحیم نے عاجز اور ناتواں بندے کو ان بکھرے ہوئے جواہر پاروں کو یک جا کر کے تنظیم وترتیب سے پیش کرنے، اور ان کے متعلق کچھ تعلیقات عرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی سعادت سے محض اپنے فضل وکرم سے نوازا ہے۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))

میرا یہ زعم بھی نہیں کہ یہ حقیر کوشش خالی از خلل ہے ﴿ أَعُوْذُ بِاللهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ﴾، بلکہ میں تو وہی بات دہراتا ہوں جو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک فتویٰ دیتے ہوئے ارشاد فرمائی:

((فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ ، وَإِنْ يَّكُ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ ، وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ بَرِيْئَانِ.))[1]

''اگر یہ [فتویٰ] درست ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف [یعنی اس کے فضل وکرم] سے ہے، اور اگر غلط ہوا، تو میری اور شیطان کی جانب سے ہے، اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں''۔

کتاب کی تیاری میں پیش نظر باتیں:

مولائے علیم وحکیم کے فضل وکرم سے کتاب کی تیاری کے دوران درج ذیل باتوں کا اہتمام کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

۱: اس کتاب کی اساس اور بنیاد قرآن وسنت ہے۔

۲: مسلمان خواتین کے فریضۂ احتساب سرانجام دینے کے متعلق واقعات جمع کرنے کے لیے حدیث، سیرت، تراجم اور تاریخ کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۳: احادیث شریفہ کو ان کے اصلی مراجع سے نقل کیا گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث سے نقل کردہ احادیث کے متعلق علمائے حدیث کے

---

[1] ملاحظہ ہو: المسند للإمام أحمد ، رقم الحديث ٤٢٧٦ ، ٦/ ١٣٧ شیخ احمد شاکرؒ نے اس کی اسناد کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: تعليق الشيخ أحمد على المسند ٦/ ١٣٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال پیش کرنے کی تاحد استطاعت کوشش کی گئی ہے۔ صحیحین کی احادیث کے ثبوت پر اجماعِ امت کے پیش نظر ان کے بارے میں اہل علم کے اقوال کو ذکر نہیں کیا گیا۔[1]

۴: آیاتِ شریفہ اور احادیثِ مبارکہ سے استدلال کرتے وقت کتبِ تفسیر اور شروحِ حدیث سے استفادے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔

۵: سیرت، تراجم اور تاریخ کی کتابوں سے استفادے کے دوران عام طور پر اصلی مراجع ہی سے معلومات نقل کی گئیں ہیں۔

۶: مسلمان خواتین کے فریضہءِ احتساب سرانجام دینے کے واقعات ذکر کرنے کے بعد ان سے حاصل ہونے والے دروس اور نصیحتیں اختصار سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۷: کتاب کے آخر میں مراجع کے متعلق تفصیلی معلومات درج کی گئی ہیں، تاکہ مراجعت کرنے والے حضرات کو ان تک رسائی میں دقت نہ ہو۔

کتاب کا خاکہ:

مولائے رؤف وودود کی توفیق سے کتاب کی تقسیم درج ذیل انداز میں کی گئی ہے:

پیش لفظ

فصل اوّل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری اور اس کی اہمیت

مبحث اوّل:...... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری

مبحث دوئم:...... خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت۔

[1] اس سلسلے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مقدمة النووي لشرحه على صحيح مسلم ص ١٤؛ ونزهة النظر في توضيح نخبة الفكر للحافظ ابن حجر ص ٢٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل دوئم

خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے واقعات

مبحث اوّل:......خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

مبحث دوئم:......خواتین کا علماء اور طلبہ کا احتساب

مبحث سوئم:......خواتین کا اہلِ اقتدار کا احتساب

فصل سوئم

بازار میں عورت بحیثیتِ محتسبہ

مبحث اوّل:......بازار میں بحیثیتِ محتسبہ عورت کی تقرری کی ممانعت کے دلائل

مبحث دوئم:......چند شبہات اور ان کی حقیقت

حرفِ آخر

نتائج کتاب

اپیل

ضروری وضاحت:

لفظ [احتساب] سے مراد:

کتاب میں لفظ [احتساب] کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے مراد [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] ہے۔ یا بالفاظ دیگر نیکی کا حکم دینا، اور برائی سے روکنا ہے۔[1]

---

[1] ملاحظہ ہو: الأحکام السلطانیة للإمام الماوردیؒ ص ۲۴۰، وراقم السطور کی کتاب: " الحسبة : تعریفها و مشروعیتها، و وجوبها ص ۱۰ - ۲۰، وبچوں کا احتساب" ص ۳۱-۳۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکرودعا:

بندہ پُرتقصیر اللہ مالک الملک کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہے کہ اس نے مجھ ناکارے اور ناتواں بندے کو اس عظیم موضوع کے بارے میں کوشش کرنے کی توفیق سے نوازا۔

رب ذوالجلال والاکرام سے التماس ہے کہ وہ میرے والدین گرامی قدر کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے میری تعلیم وتربیت، اور دین کی محبت وعظمت میرے دل میں راسخ کرنے کے لیے تا حد استطاعت کوشش کی۔ ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴾

اپنے معزز بھائیوں اور ساتھیوں ڈاکٹر یوسف محی الدین ابو ہلالہ، ڈاکٹر مصطفیٰ احمد ابوالسمک، اور ڈاکٹر ابراہیم بن محمد ابوعباۃ کا شکر گزار ہوں کہ اس کتاب کی تیاری میں ان کے قیمتی مشوروں سے استفادہ کیا گیا۔

اپنی اہلیہ اور اولاد کے لیے دعا گو ہوں کہ انہوں نے میری مصروفیات کا خیال رکھا، اور مقدور بھر میری خدمت کی۔ اللہ عز وجل سے درخواست ہے کہ انہیں اور سب اہل اسلام کے اہل وعیال کو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔ ﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ لَّنَا وَاجْعَلْ لَّنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴾

اللہ رب العالمین عزیز القدر بیٹے حافظ سجاد الٰہی کو کتاب کے اردو ترجمے کی مراجعت میں بھرپور تعاون کا دنیا وآخرت میں بہترین صلہ عطا فرمائے، اور دین ودنیا میں سرفراز وسربلند فرمائے آمین۔

میں اس موقع پر سعودی تعلیمی پالیسی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ سعودی جامعات میں [الحسبۃ] کو بطور مضمون (Subject) پڑھایا جاتا ہے۔[1]

[1] [الحسبۃ] کے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: [الحسبة : تعريفها، ومشروعيتها ووجوبها].

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کتاب کی تیاری کا آغاز بھی [جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض] میں [الحسبہ] پڑھنے اور طویل عرصہ پڑھانے کے بعد ہی ممکن ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم بھلائی پر جامعہ الامام کے ذمہ داران اور سعودی حکمرانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور انہیں کتاب وسنت کی اخلاص سے زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق مزید عطا فرمائے آمین۔

اسی مناسبت سے راقم السطور دنیائے اسلام کی تمام جامعات سے پُر زور درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے جامعات کے نصاب میں [الحسبہ] کو بطور مضمون شامل کریں، کہ شاید امت اس بھولے ہوئے فریضے کی طرف پلٹ آئے، رب قدیر کی نصرت واعانت اس کے شامل حال ہو جائے، اور امت اس ذلت ورسوائی سے نکل جائے جس میں اب گر چکی ہے۔

﴿ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾[1]

مولائے حي وقیوم سے عاجزانہ التجا ہے کہ اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ میرے لیے، میرے والدین، اساتذہ کرام، قارئین کرام اور اس کی تیاری میں ہر تعاون کرنے والے کے لیے ذریعہ نجات بنا دے۔ إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ .

((وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَى آلِهِ وَأَهْلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ))

بروز بدھ ۱۸ صفر ۱۴۲۳	فضل الٰہی
بمطابق یکم مئی ۲۰۰۲ء	اسلام آباد

---

[1] سورة الحج / جزء من الآية ٤٠ [ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس [کے دین] کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا، بڑا ہی زبردست ہے]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری اور اس کی اہمیت

تمہید:

بعض لوگ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کا ذمہ دار صرف مردوں کو قرار دیتے ہیں، اور بہت سے حضرات کی رائے میں عورتوں کی احتسابی کوششوں کی کوئی خاص وقعت اور حیثیت نہیں۔ ان کی کوششیں عام طور پر بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں قسم کے لوگوں کی سوچ اور فکر نظر ثانی کی محتاج ہے۔ کتاب وسنت کی متعدد نصوص اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ مسلمان عورتیں [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے فریضہ کے ادا کرنے کی پابند ہیں۔ اسی طرح خواتین کے اس عظیم فریضہ کے ادا کرنے کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ متعدد گوشوں اور پہلوؤں سے یہ حقیقت عیاں اور واضح ہوتی ہے۔

توفیق الٰہی سے اس فصل میں درج ذیل دو عنوانوں کے ضمن میں اس سلسلے میں گفتگو کی جائے گی:

۱. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری
۲. خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق خواتین کی ذمہ داری

تمہید:

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں عورتوں کی ذمہ داری پر دلالت کناں نصوص دو قسموں پر مشتمل ہیں۔ پہلی قسم میں وہ عام نصوص ہیں جو [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کی سب لوگوں پر فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔ دوسری قسم میں وہ نصوص ہیں جن میں احتساب کے متعلق خصوصی طور پر عورتوں کی ذمہ داری کا ذکر ہے۔ ذیل میں اسی بارے میں گفتگو ان شاء اللہ العزیز دو عنوانوں کے ضمن میں کی جائے گی:

۱۔ فرضیت احتساب کے متعلق عام نصوص

۲۔ خواتین پر فرضیتِ احتساب کے متعلق خاص نصوص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب اوّل

فرضیت احتساب کے متعلق عام نصوص

کتاب وسنت میں فرضیتِ احتساب پر دلالت کناں متعدد آیات شریفہ اور احادیث کریمہ وارد ہوئی ہیں[1] ان میں سے بعض نصوص میں اگرچہ خواتین کا مستقل طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔لیکن وہ ان کے حکم میں مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔نصوص میں سے تین ذیل میں بتوفیق الٰہی نقل کی جا رہی ہیں:

ا: ارشاد رب العالمین:

﴿ وَالْعَصْرِ إِنَّ الإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلاَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴾[2]

[ترجمہ: ''زمانے کی قسم! بے شک انسان گھاٹے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، اور انہوں نے نیک کام کیئے، اور ایک دوسرے کو حق [بات] کی نصیحت کی، اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔'']

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ تمام انسان عظیم خسارے میں گرے ہوئے ہیں البتہ وہ لوگ اس خسارے سے نجات حاصل کریں گے جن میں درج ذیل چار صفات پائی جائیں گی:

ا ایمان

ب اعمال صالحہ

ج تواصي بالحق [ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرنے والے]

---

[1] ان نصوص کے متعلق تفصیلی گفتگو کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: ''الحسبة : تعریفها ومشروعیتها ووجوبها۔'' ص ۴۳ - ص ۶۴.

[2] سورة العصر/الآیات ۱-۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تواصي بالصبر [ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرنے والے]

اوران صفات میں سے تیسری صفت [تواصي بالحق] ہے اوراس سے مراد جیسا کہ حافظ ابن کثیرؒ نے بیان کیا ہے:

((اَلتَّوَاصِي بِأَدَاءِ الطَّاعَاتِ وَتَرْكُ الْمُحَرَّمَاتِ.))[1]

[''یعنی نیکی کی باتوں کی ایک دوسرے کو تاکید کرنا اور ممنوعہ کاموں سے باز رہنے کی ایک دوسرے کو تلقین کرنا۔'']

علامہ فخر الدینؒ نے تحریر کیا ہے:

((هٰذِهِ السُّوْرَةُ فِيهَا وَعِيْدٌ شَدِيْدٌ ، وَذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ حَكَمَ بِالْخَسَارِ عَلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ إِلَّا مَنْ كَانَ آتِيًا بِهٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الْأَرْبَعَةِ ، وَهِيَ : الإِيْمَانُ ، وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ ، وَالتَّوَاصِي بِالْحَقِّ ، وَالتَّوَاصِي بِالصَّبْرِ ، فَدَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّجَاةَ مُعَلَّقَةٌ بِمَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ ، وَأَنَّهُ كَمَا يَلْزَمُ الْمُكَلَّفَ تَحْصِيْلُ مَا يَخُصُّ نَفْسَهُ ، فَكَذٰلِكَ يَلْزَمُهُ فِي غَيْرِهِ أُمُوْرٌ ، مِنْهَا : اَلدُّعَاءُ إِلَى الدِّيْنِ ، وَالنَّصِيْحَةُ ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَأَنْ يُحِبَّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .))[2]

''اس سورت میں شدید وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چار صفات کے حاملین کے سوا تمام لوگوں کے متعلق فیصلہ سنایا ہے کہ وہ خسارے میں ہیں۔ اور وہ چار صفات: ایمان، عمل صالح، تواصي بالحق اور تواصي بالصبر ہیں۔ اور یہ اس حقیقت پر دلالت کناں ہے کہ نجات ان چار صفات کے موجود ہونے پر متوقف ہے۔ مکلّف جس طرح اس بات کا پابند ہے کہ خود اپنے متعلق کچھ

---

[1] تفسیر ابن کثیر ٤/٥٨٢ ؛ نیز ملاحظہ ہو: أضواء البیان ٢/١٦٩.

[2] التفسیر الکبیر ٣٢/٨٩-٩٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرے، اسی طرح وہ دوسروں کے متعلق بھی چند فرائض سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ انہی فرائض میں سے انہیں دین کی دعوت دینا، نصیحت کرنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، اوران کے لیے اسی بات کو پسند کرنا جو اپنے لیے پسند ہو، شامل ہیں۔‘‘

انسانوں میں جس طرح مرد شامل ہیں اور اسی طرح خواتین بھی ہیں، اور جس طرح خسارے سے نجات حاصل کرنے کے لیے مردوں کے لیے یہ چار کام کرنے ضروری ہیں اسی طرح نجات کے حصول کی خاطر خواتین کا بھی ان چار کاموں کو سرانجام دینا لازمی امر ہے، اور ان چار کاموں میں سے تیسرا کام [تواصي بالحق] ایک دوسرے کو بھلائی کے کاموں کا حکم دینا اور بری باتوں سے باز رہنے کی تلقین کرنا ہے۔[1]

---

[1] اس سورت میں متعدد ایسے قرائن موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ صرف مذکورہ بالا چار صفات والے ہی عظیم خسارے سے نجات حاصل کریں گے۔ ان قرائن میں سے سات درج ذیل ہیں:

۱: اللہ تعالیٰ نے بات کی ابتداء میں [والعصر] فرما کر قسم کھائی، اور بلا شک وشبہ قسم بات کی پختگی اور تاکید مزید پر دلالت کرتی ہے۔

۲: لفظ [إنّ] [یقیناً] بھی بات کی تاکید پر دلالت کناں ہے۔ (ملاحظہ ہو: التفسير الكبير ٣٢ /٨٧).

۳: لفظ [انسان] پر [ال] داخل کیا گیا ہے اور یہ [ال] [استغراقیہ] ہے جس سے مراد یہ ہے کہ ہر ہر انسان۔ (ملاحظہ ہو: الكشاف ٤/٢٨٢ ؛ وتفسير أبي السعود ٩/١٩٧).

۴: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [لفي خسرٍ] اور معنی یہ ہے کہ خسارے میں ڈوبا ہوا ہے، اور خسارے نے ہر جانب سے گھیر رکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التفسير الكبير ٣٢ /٨٧).

۵: (لفي خسرٍ) کے شروع میں [لام توکید] سے بیان کردہ بات کی تاکیدِ مزید کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٣٢/٨٧).

۶: (خسرٍ) تنوین خسارے کی سنگینی پر دلالت کرتی ہے۔ (ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود ٩/١٩٧ ؛ وتفسير البيضاوي ٤/٦٩٣) شیخ محي الدين شيخ زادہؒ نے [خسر] کا معنی بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے: ((لَفِيْ خُسْرٍ عَظِيْمٍ لَا يَعْلَمُ كُنْهَهُ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ .)) ’’ایسے عظیم خسارے میں کہ اس کی پوری حقیقت اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔‘‘ (حاشیہ شیخ محي الدين شيخ زادہ علی تفسير البيضاوي ۴/۶۹۲)۔

۷: اللہ تعالیٰ نے پہلے (وعملوا الصالحات) [نیک اعمال کیے] فرمایا۔ اور اس کے بعد حرف عطف واو کے ساتھ [وتواصوا بالحق] اور [وتواصوا بالصبر] فرمایا۔ اور یہ بات بلا شک وشبہ تواصی بالحق اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① ارشاد رب العالمین:

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾[1]

[ترجمہ: ''تم بہترین امت ہو جو انسانوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو، اور برائی سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔'']

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خیر الامم [بہترین امت] میں شامل ہونے کے لیے تین شرائط کا ذکر فرمایا:

① امر بالمعروف

② نہی عن المنکر

③ ایمان باللہ

حضرت مجاہدؒ نے فرمایا:

((كُنتُمْ خَيْرَ النَّاسِ عَلٰى هٰذَا الشَّرْطِ : أَنْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ.))[2]

''تم امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کی شرط پوری کرنے کی صورت میں بہترین لوگ ہو۔''

قاضی ابن عطیہ اندلسیؒ نے آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے:

((وَهٰذِهِ الْخَيْرِيَّةُ الَّتِي فَرَضَهَا اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنَّمَا يَأْخُذُ

(بقیہ) تواصی بالصبر کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کرتی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/٦٩٣ ؛ وتفسير التحرير والتنوير ٣٠/ ٥٣٢).

[1] سورة آل عمران / جزء من الآية ١١٠.

[2] تفسير الطبري ، رقم الرواية ٧٦١٥، ٧/١٠٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِحَظِّهِ مِنْهَا مَنْ عَمِلَ هٰذِهِ الشُّرُوْطَ مِنَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ .))[1]

''اللہ تعالیٰ کی جانب سے امت کے لیے مقرر کردہ اس فضیلت کو وہی شخص پائے گا جو امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ کی شروط کو پورا کرے گا۔''

اس آیت کریمہ میں اگرچہ [كُنْتُمْ] کا صیغہ جمع مذکر ہے لیکن اس کے مخاطبین میں مسلمان عورتیں بھی مردوں کے ساتھ شامل ہیں۔

۳: ارشاد نبی کریم ﷺ:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ .))[2]

''تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے وہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر (ہاتھ سے بدلنے کی) استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے، اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

صیغہ مذکر میں عورتوں کا داخل ہونا:

اس حدیث شریف میں بھی اگرچہ [مِنْكُمْ] میں خطاب [جمع مذکر] کے لیے ہے لیکن اس کے مخاطبین میں مسلمان خواتین بھی مردوں کے ساتھ شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ علمائے امت کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس حقیقت کو واضح انداز

---

[1] المحرّر الوجيز ۱۹۵/۳.

[2] اس حدیث کو امام مسلمؒ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الإيمان ، باب كون النهي عن المنكر من الإيمان ، وأنّ الإيمان يزيد وينقص ، وأن الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر واجبان ، رقم الحديث ۷۸ ، ۶۹/۱).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیان فرما دیا ہے۔ امام ابن قیمؒ نے اس سلسلے میں تحریر کیا ہے:

((قَدْ اِسْتَقَرَّ فِي عُرْفِ الشَّارِعِ أَنَّ الْأَحْكَامَ الْمَذْكُورَةَ بِصِيغَةِ الْمُذَكَّرِينَ إِذَا أُطْلِقَتْ وَلَمْ تَقْتَرِنْ بِالْمُؤَنَّثِ فَإِنَّهَا تَتَنَاوَلُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ لِأَنَّهُ يَغْلِبُ الْمُذَكَّرُ عِنْدَ الْاِجْتِمَاعِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوا ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ [1]

''شارع کے عرف میں یہ بات ثابت ہے کہ جب شرعی احکام کا بیان مونث کے ذکر کے بغیر مذکر کے صیغے کے ساتھ کیا جائے، تو اس صیغے میں مرد اور عورتیں دونوں اصناف داخل ہوتی ہیں، کیونکہ اجتماع کی صورت میں مذکر غالب ہوتا ہے۔'' [2]

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ إِذَا مَا دُعُوْا ﴾ [3]

[''جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں۔'']

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

﴿ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ﴾ [4]

[''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے۔'']

مذکورہ بالا دونوں آیات میں اگرچہ صیغہ تو مذکر کا ہے لیکن حکم مذکر اور مونث دونوں

---

[1] إعلام الموقعين ۱/۹۲-۹۳ باختصار.

[2] مراد یہ ہے کہ مذکر اور مونث دونوں کے حکم میں شریک ہونے کی صورت میں صیغہ مذکر استعمال کیا جاتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر اگر مخاطبین مذکر اور مونث دونوں ہوں، تو صیغہ خطاب مذکر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، او مقصود دونوں ہوتے ہیں۔

[3] سورة البقرة / جزء من الآية ۲۸۲.

[4] سورة البقرة / جزء من الآية ۱۸۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنسوں کے لیے ہے۔ جب گواہی دینے کے لیے شاہدوں کو طلب کیا جائے، تو خواہ وہ مردوں میں سے ہوں یا عورتوں میں سے، انہیں شہادت دینے کے لیے حاضر ہونا چاہیے۔ اسی طرح روزے جس طرح مردوں پر فرض کیے گئے ہیں، اسی طرح عورتوں پر بھی فرض ہیں۔ روزوں کی فرضیت کے لیے صیغہ مذکر کے استعمال کی بنا پر خواتین اس حکم سے مستثنیٰ نہیں۔

مطلب دوئم

خواتین پر فرضیتِ احتساب کے متعلق خاص نصوص

خواتین پر نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی ذمہ داری کے متعلق کتاب وسنت میں متعدد نصوص موجود ہیں۔ انہی میں سے بتوفیقِ الٰہی تین ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

(۱) ارشاد رب العالمین:

﴿ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴾[1]

[ترجمہ: ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہو، پس تم [غیر مردوں سے] دبی زبان سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں [گناہ کی] بیماری ہے وہ لالچ کرنے لگے، اور کھری کھری صاف بات کیا کرو۔'']

[1] سورۃ الأحزاب / الآیة ۳۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی [وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا] کی تفسیر میں ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے:

((أَمَرَهُنَّ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ.))[1]

''اللہ تعالیٰ نے انہیں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا حکم دیا ہے۔''

کوئی یہ گمان نہ کرے کہ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کا فریضہ ادا کرنے کا حکم صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے ہے، کیونکہ اگرچہ آیت کریمہ میں خطاب ان کے لیے ہے، مگر اس فریضہ کی ادائیگی کا مطالبہ تمام مسلمان عورتوں سے ہے۔ اسی سلسلے میں امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

((فَهٰذِهِ الْأُمُوْرُ كُلُّهَا مِمَّا أَدَّبَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ نِسَاءَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم صِيَانَةً لَهُنَّ وَسَائِرَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُرَادَاتٍ بِهَا.))[2]

''اللہ تعالیٰ نے ان باتوں [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اور اس کے پہلے دیگر ذکر کردہ احکام] کا ادب تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی حفاظت کی غرض سے ان کو سکھلایا، لیکن اہل ایمان کی عورتیں بھی ان احکام کی تعمیل کی پابند ہیں۔''

(۲) ارشاد رب رحیم:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ

[1] منقول از تفسير القرطبي ١٤ /١٧٨. [2] أحكام القرآن ٣ /٣٦٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾[1]

[ترجمہ: ''اور ایمان والے مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ زبردست، بڑی حکمتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایمان والے مردوں اور عورتوں کے ساتھ جنتوں کا وعدہ کیا ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور جنات عدن میں عمدہ رہائش گاہوں کا وعدہ کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سب سے بڑھ کر ہوگی۔ یہی ہے عظیم کامیابی۔'']

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں پانچ صفات کا ذکر فرمایا ہے، اور ان میں سے دوسری صفت [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] ہے، علاوہ ازیں یہ بھی بیان فرمایا کہ ان صفات والوں کے لیے دنیا و آخرت میں بہترین جزا کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح فرمادی کہ جس طرح ایمان والے مردوں میں یہ صفات موجود ہوتی ہیں اسی طرح ایمان والی عورتیں بھی ان پانچ صفات سے آراستہ و پیراستہ ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ ابن نحاس دمشقی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

((قُلْتُ : وَفِي ذِكْرِهِ تَعَالَى : ﴿ وَالْمُؤْمِنَاتُ ﴾ هُنَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبٌ عَلَى النِّسَاءِ كَوُجُوْبِهِ عَلَى الرِّجَالِ حَيْثُ وُجِدَتِ الِاسْتِطَاعَةُ.))[2]

''میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا [وَالْمُؤْمِنَاتُ] [ایمان والی عورتیں] فرمانا

---

[1] سورة التوبة / الآيتان ٧١-٧٢.

[2] تنبيه الغافلين عن أعمال الجاهلين ص ٢٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی دلیل ہے کہ بحالت استطاعت عورتوں پر مردوں کی مانند [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] واجب ہے۔"

③ حدیث رسول کریم ﷺ:

((وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا.)) الحديث

امام بخاری اور امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : فَالْإِمَامُ الْأَعْظَمُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ ، وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُوْلَةٌ عَنْهُمْ ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُوْلٌ عَنْهُمْ ۔ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ .))[1]

"خبردار تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا، پس امام جو کہ لوگوں پر نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے، اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا، اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے، اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہوگا۔ کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اور اس سے

---

[1] متفق عليه : ملاحظہ ہو: صحيح بخاري ، كتاب الأحكام ، باب قوله تعالى : ﴿ أَطِيْعُوْا اللهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ ، رقم الحديث ۷۱۳۷، ۱۳/۱۱۱؛ وصحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب فضيلة الإمام العادل ، رقم الحديث ۲۰ (۱۸۲۹) ، ۳/۱۴۵۹. متن میں درج کردہ الفاظ حدیث صحیح البخاري کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ پس تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پرسش ہوگی۔''

امام خطابی ؒ نے تحریر کیا ہے:

((مَعْنَى الرَّاعِي هٰهُنَا : اَلْحَافِظُ الْمُؤْتَمِنُ عَلَى مَا يَلِيهِ ، يَأْمُرُهُمْ بِالنَّصِيحَةِ فِيمَا يَلُونَهُ ، وَيُحَذِّرُهُمْ أَنْ يَخُونُوا فِيمَا وُكِلَ إِلَيْهِمْ مِنْهُ أَوْ يُضَيِّعُوا .))[1]

''[الراعی] کا یہاں معنی یہ ہے کہ جن لوگوں کا وہ سرپرست بنا ہے ان کی حفاظت کرے، ان کے معاملے میں امانت دار ہو، انہیں اپنے سپرد شدہ کاموں کو خیر خواہی اور اخلاص سے سرانجام دینے کا حکم دے، ان میں خیانت کرنے اور انہیں ضائع کرنے سے ڈرائے۔''

عورت کے [راعیة] [نگہبان] ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ جن کی نگہداشت کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہے، وہ انہیں بھلائی کا کام چھوڑنے پر اس کے کرنے کا حکم دے، اور برائی کا ارتکاب کرنے پر اس سے منع کرے۔

دیگر نگہبانوں کی طرح عورت سے بھی اس بارے میں روزِ قیامت باز پرس ہوگی، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

((وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ .))

---

[1] معالم السنن ۲/۳ ؛ نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۲/۲۱۳. اس میں ہے: ((قَالَ الْعُلَمَاءُ : اَلرَّاعِي : هُوَ الْحَافِظُ الْمُؤْتَمِنُ الْمُلْتَزِمُ صَلاَحَ مَا قَامَ عَلَيْهِ ، وَمَا هُوَ تَحْتَ نَظْرِهِ. فَفِيْهِ أَنَّ كُلَّ مَنْ كَانَ تَحْتَ نَظَرِهِ شَيْءٌ فَهُوَ مُطَالَبٌ بِالْعَدْلِ فِيْهِ ، وَالْقِيَامِ بِمَصَالِحِهِ فِيْ دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ وَمُتَعَلِّقَاتِهِ .)) ''علماء نے بیان کیا ہے کہ [الراعي] اپنی سرپرستی میں شامل لوگوں کی حفاظت کرنے والا، ان کے بارے میں امانت دار، اور ان کی خیر خواہی کا پابند ہوتا ہے [لفظ الراعی] کے معنی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے زیرِ سرپرستی لوگوں میں عدل کرے، اور ان کے دینی اور دنیوی مصالح کی نگہداشت کرے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس عورت سے ان [اپنے زیر سر پرستی افراد] کے متعلق پوچھا جائے گا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ حَفِظَ ذٰلِكَ أُوضَيَّعَهُ.))[1]

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر راعی سے پوچھے گا کہ اس نے اپنی رعیت کی حفاظت کی، یا اس کو ضائع کر دیا۔''

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((مَا مِنْ رَاعٍ إِلَّا يُسْأَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقَامَ أَمْرَ اللّٰهِ أَمْ أَضَاعَهُ.))[2]

''ہر ایک راعی سے روزِ قیامت سوال کیا جائے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم کیا، یا اس کو ضائع کر دیا۔''

پس مسلمان خاتون کو چاہیے کہ وہ دیگر نگہبانوں کی طرح اس دن کے سوال کے جواب کی دنیا ہی میں خوب اچھی طرح تیاری کر لے، کہ تب حسرت وندامت سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور اس سوال کے جواب کی تیاری میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے زیر سر پرستی افراد کو نیکی کے کاموں کا حکم دیتی رہے، اور انہیں برے کاموں سے تا حد استطاعت روکتی رہے۔

---

[1] منقول از فتح الباري ۱۳/ ۱۱۳. حافظ ابن حجرؒ نے اس سے متعلق لکھا ہے: ''ابن عدي نے [صحیح سند] کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے''۔

[2] المرجع السابق ۱۳/ ۱۱۳. حافظ ابن حجرؒ نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوئم

خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت

تمہید:

[امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے میدان میں خواتین کی سعی اور کوشش کی حیثیت اور اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اس بارے میں توفیقِ الٰہی سے درج ذیل عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جائے گی:

۱ ماؤں کا اولاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا

۲ اولاد کا ماؤں سے شدید تعلق

۳ ماں کے فکری اختلاف کے سبب احتسابِ والد کا بے اثر ہونا

۴ بعض بیویوں کا شوہروں پر عظیم اثر

۵ بیٹیوں کا بعض باپوں کی نظر میں خاص مقام

۶ بہنوں کا بعض بھائیوں کی نگاہ میں خاص مقام

تنبیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)
ماؤں کا اولاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا

[امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے دسلسلے میں عورتوں کی اہمیت اور حیثیت کو اجاگر کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ماؤں کو باپوں کے مقابلے میں اولاد کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع میسر آتا ہے۔ باپ عام طور پر طلب رزق اور دیگر معاملات کی سرانجام دہی کی خاطر گھر سے باہر رہتے ہیں، اور عورتوں کا تو اصل ٹھکانا ہی گھر کی چار دیواری ہے [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] میں دلچسپی کی صورت میں خواتین کو مردوں کے مقابلے میں اولاد کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بہت زیادہ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

(۲)
اولاد کا ماؤں سے شدید تعلق

یہ بات مسلمہ ہے کہ اولاد کا باپ کے مقابلے میں ماں سے تعلق عام طور پر زیادہ گہرا اور شدید ہوتا ہے۔ اسی بات کے شواہد میں سے ایک یہ ہے کہ بچے اپنے دل کی باتیں باپوں کی نسبت ماؤں سے زیادہ کرتے ہیں۔ لڑکیوں کے نکاح کے بارے میں ماؤں سے مشورہ کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے بعض علماء نے لکھا ہے کہ بچیوں کا میلان ماؤں کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اور ان کی بات سننے اور ماننے میں بچیوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے۔[1]

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

[1] ملاحظہ ہو: عون المعبود ٦/٨٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَالْبَنَاتُ إِلَى الْأُمَّهَاتِ أَمْيَلُ ، وَلِقَوْلِهِنَّ أَرْغَبُ.))[1]

''بیٹیوں کا رجحان ماؤں کی طرف زیادہ ہوتا ہے، اور وہ ان کی بات کو زیادہ قبول کرتی ہیں۔''

یہ کیفیت صرف بیٹیوں ہی کی نہیں ، بیٹوں کی ایک کثیر تعداد کا معاملہ بھی ماؤں کے ساتھ ایسے ہی ہے۔ کتنے ہی بیٹے ایسے ہیں کہ ان کے باپ انہیں کسی بات کے سمجھانے اور منوانے کی خاطر بہت زیادہ وقت اور محنت صرف کرتے ہیں، لیکن ساری سعی وکوشش بے اثر ثابت ہوتی ہے، لیکن جب اسی بارے میں مائیں مداخلت کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے شیریں اور نرم ونازک چند کلمات میں ایسی تاثیر ڈال دیتے ہیں کہ افکار میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے، خواہشات یکسر تبدیل ہو جاتی ہیں، عزائم کا رخ مکمل طور پر پلٹ جاتا ہے ، منصوبوں کی سمت بدل جاتی ہے ، بلکہ زندگی کا نقشہ ہی یکسر مختلف ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات پیاری ماؤں کی آنکھوں سے ٹپکنے والے چند آنسو بتوفیقِ الٰہی ایسے نتائج پیدا کرتے ہیں جو کہ بیسیوں تقریریں اور دروس پیدا نہیں کر پاتے ، ماں کی آنکھوں سے بہنے والے چند قطریں بسا اوقات بیٹیوں سے وہ بات بآسانی منوا لیتے ہیں جن کے منوانے سے قوت وطاقت والے عاجز رہتے ہیں۔ باپ کی مخالفت کے باوجود ماں کے کہنے پر ننھے انس رضی اللہ عنہ کا کلمہ توحید پڑھنا ماں کی شدت تاثیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔[2]

---

[1] ملاحظہ ہو: مختصر سنن أبي داؤد للحافظ المنذري ۳/ ۳۹.

[2] اس واقعہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ھٰذا کا ص ۷۰-۷۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)

ماں کے فکری اختلاف کے سبب احتساب والد کا بے اثر ہونا

احتساب میں ماؤں کے غیر معمولی اثرات کو نمایاں کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اگر باپ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کا اہتمام کرنے والا ہو، لیکن ماں فکری طور پر اس سے متفق نہ ہو، تو باپ کی ساری احتسابی کوششوں کے اکارت ہو جانے کا خدشہ رہتا ہے، بنانا اور سنوارنا تو ایک کٹھن کام ہے، لیکن بگاڑنا تو اس کے مقابلے میں بہت آسان اور سہل ہے۔

بچوں کی تربیت واصلاح جان جوکھوں کا کام ہے، بلکہ شاید دنیا کے مشکل ترین کاموں میں سے ایک ہو، اس مقصد کے حصول کے لیے بسا اوقات سالہا سال کی محنت درکار ہوتی ہے، لیکن بچوں کی بربادی دنوں کا کھیل ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ماں، باپ کی نسبت بچوں کے ساتھ زیادہ وقت بسر کرتی ہے، ان کے ساتھ اس کا تعلق بھی عام طور پر زیادہ گہرا اور مضبوط ہوتا ہے، اس لیے اگر باپ کی اصلاحی کوششوں کے باوجود ماں بگاڑنے پر آ جائے، تو بچوں کے اس کے زیر اثر ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہوں گے، اور شاید حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے بگاڑ میں اس کی کافرہ ماں کا اثر بھی شامل تھا۔

دین والی عورت کے انتخاب کے حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حکمت:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین دار عورت کو نکاح کے لیے منتخب کرنے کا جو حکم ارشاد فرمایا ہے شاید اس کی ایک حکمت یہ بھی ہو کہ اولاد کی صحیح تربیت میں ماں رکاوٹ بننے کی بجائے ممد اور معاون ہو۔ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ : لِمَالِهَا ، وَلِحَسَبِهَا ، وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا ، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ ۔ تَرِبَتْ يَدَاكَ.[1]))[2]

''عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کے سبب ،اس کے حسب [خاندان] کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی بنا پر، اس کے دین کی بدولت ،تو دین والی عورت کو حاصل کر، تیرے ہاتھ غبار آلود ہو جائیں۔''

(۴)

بعض بیویوں کا شوہروں پر عظیم اثر

کچھ خواتین نیکی کے کام ترک کرنے اور غلط کاموں کے ارتکاب کے لیے یہ عذر پیش کرتی ہیں کہ وہ ایسا طرز عمل مردوں کے زیر اثر ہونے کی بنا پر اختیار کرنے پر مجبور ہیں ، کیونکہ وہ ان کے مقابلے میں بے دست وپا ہوتی ہیں ۔ بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو خواتین پر حکمرانی عطا فرمائی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر بھی چارہ نہیں کہ بعض خواتین کا اپنے شوہروں پر بہت قوی اور گہرا اثر ہوتا ہے۔ غور وفکر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اندرون خانہ کئی ایک معاملات مردوں کی

---

[1] (تَرِبَتْ يَدَاكَ) : [تیرے ہاتھ غبار آلود ہو جائیں] اہل عرب کے ہاں اس جملے کا استعمال عام ہے، ان کا مقصود مخاطب کے لیے بددعا کرنا نہیں ہوتا ، بلکہ ان کا قصد مخاطب کو تنبیہ کرنا ، اور کسی بات کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔(ملاحظہ ہو: هامش صحيح مسلم للشيخ محمد فؤاد عبدالباقي ۲/ ۱۰۸۶).

[2] متفق عليه : ملاحظه هو : صحيح البخاري ، كتاب النكاح ، باب الأكفاء في الدين ، رقم الحديث ۵۰۹۰، ۹/ ۱۳۲ ؛ وصحيح مسلم ، كتاب الرضاع ، باب استحباب نكاح ذات الدين ، رقم الحديث ۵۳(۱۴۶۶) ، ۲/ ۱۰۸۶ . متن میں الفاظ حدیث صحيح البخاري کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات اور ارادوں کے برعکس عورتوں کی مرضی کے مطابق سرانجام پاتے ہیں۔ اور مرد ہلکا پھلکا اظہار ناپسندیدگی کرنے یا وقتی طور پر شور مچانے کے علاوہ کچھ کر نہیں پاتے۔ بلکہ کتنے ہی منہ زور اور سرکش لوگ حتی کہ جابر اور ظالم حکمران بھی، جو اپنی منشا کے خلاف ایک لفظ بھی کسی سے سننا گوارا نہیں کرتے، اپنی بیگمات کی فرمائشیں رد کرنے کی اپنے میں سکت نہیں پاتے۔

بیوی کی فرمائش پر فرعون کا موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کرنا:

فرعون کی بیوی کا اپنے ظالم و جابر اور شقی القلب شوہر فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہ کروانے، بلکہ اپنی زیر کفالت لانے کا فیصلہ کروانا، اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللہ رب العزت نے فرعون کی بیوی کی فرمائش کا ذکر بایں الفاظ فرمایا ہے:

﴿ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴾[1]

[''فرعون کی بیوی نے کہا: میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اس کو قتل نہ کیجیے شاید کہ یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں۔ اور وہ [حقیقت سے] بے خبر تھے۔'']

سنگ دل فرعون نے بیوی کی اس فرمائش کی تکمیل کی غرض سے بنو اسرائیل کے نومولود بچوں کو ذبح کرنے کے اپنے بنائے ہوئے قانون کو خود ہی توڑا، اور موسیٰ علیہ السلام کو اپنی کفالت میں لیا۔

عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کی کوشش سے مسلمان ہونا:

ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بتوفیق الٰہی اپنی بیوی حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کی کوششوں کے نتیجے میں اسلام قبول کرنا اسی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔[2]

---

[1] سورۃ القصص / الآیۃ ۹۔ [2] اس قصے کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ہذا کا ص ۷۸-۸۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاتاریوں اور ترکوں کا بیویوں کی کوششوں سے مسلمان ہونا:

صرف یہی ایک واقعہ نہیں ہماری اسلامی تاریخ میں اس بات کی تایید وتصدیق کرنے والے متعدد شواہد موجود ہیں۔ انہی میں سے دو کا ذکر مشہور مستشرق ٹی، ڈبلیو، آرنلڈ نے بایں الفاظ کیا ہے:

''یہ دلچسپ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلام کی تبلیغ میں صرف مسلمان مردوں ہی نے کوشش نہیں کی، بلکہ عورتوں نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا ہے۔ کئی تاتاری شہزادے ایسے گذرے ہیں جنہوں نے اپنی مسلمان بیویوں کی ترغیب سے اسلام قبول کیا۔ یہی صورت بہت سے بت پرست ترکوں کے ساتھ بھی پیش آئی جو اسلامی ملکوں پر یورشیں کرتے تھے۔''[1]

(۵)

بیٹیوں کا بعض باپوں کی نظر میں خاص مقام

عورتوں کی [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے میدان میں اہمیت اور حیثیت کو اجاگر کرنے والی باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض باپوں کی نگاہ میں ان کی جگر کی ٹکڑیوں کی حیثیت بہت ہی زیادہ ہوتی ہے، وہ ان کے سکھ، چین، راحت اور سکون کے لیے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں۔ انہیں ان کے مستقبل کی فکر بیٹوں کے مستقبل سے بھی کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ بیٹیوں کو پہنچنے والی معمولی اذیت انہیں تڑپا دیتی ہے، ان کی نگاہوں میں بیٹوں پر آنے والی مصیبت پر صبر کرنا، بیٹیوں پر آنے والی پریشانی پر صبر کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہوتا ہے۔

[1] دعوت اسلام مترجم از ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ ص ۳۸۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں اس حقیقت کو واضح کرنے والے متعدد شواہد موجود ہیں:

ا۔ بیٹی کا ہار دیکھنے پر رقت کا طاری ہونا:

امام احمدؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ حِيْنَ بَنَى عَلَيْهَا۔ قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: "إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَافْعَلُوا۔"

فَقَالُوا: "نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!۔"

فَأَطْلَقُوهُ، وَرَدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا۔"))[1]

"(غزوہ بدر کے بعد) جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیے ارسال کیے، تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص کو چھڑانے کے لیے کچھ مال بھیجا۔ اسی مال میں وہ ہار بھی تھا جو کہ ان کی والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص کے ساتھ رخصتی کے وقت انہیں دیا تھا۔"

انہوں [حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا] نے بیان کیا: "جب رسول اللہ ﷺ نے اس ہار کو دیکھا، تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی، اور آپ ﷺ نے

---

[1] المسند ۲۷۶/۶۔ شیخ احمد البناؒ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا: "ابن اسحاقؒ نے اس کو اپنی سیرت میں روایت کیا ہے، اور اس کی [سند عمدہ] ہے"۔ (بلوغ الأماني ۱۰۱/۱۴)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''اگر تم مناسب سمجھو تو اس [آنحضرت ﷺ کی بیٹی] کے قیدی کو چھوڑ دو، اور اس کا ہار اس کو واپس کر دو۔''

انہوں [حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم] نے عرض کی: ''جی ہاں [ہم تیار ہیں] اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ۔''

انہوں نے اس [ابو العاص] کو چھوڑ دیا، اور انہیں [حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو] ان کا ہار واپس کر دیا۔''

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار دیکھ کر آنحضرت ﷺ پر شدید رقت کا طاری ہونا، ان کے شوہر کو چھوڑنے اور بیٹی کا ہار واپس کرنے کا حضرات صحابہ کو مشورہ دینا، بلا شک وشبہ یہ سب باتیں آپ ﷺ کے شدید تعلق پر دلالت کناں ہیں۔

ب۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ کا تعلق:

امام بخاریؒ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا فَقَدْ أَغْضَبَنِي.))[1]

''فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے [جسم] کا ایک ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

((يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا.))[2]

''جو چیز اس کے لیے باعث اذیت ہے وہ میرے لیے بھی باعث اذیت ہے۔''

---

[1] صحيح البخاري، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب فاطمة رضي الله عنها، رقم الحديث ٣٧٦٧، ١٠٥/٦.

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، رضي الله عنها، رقم الحديث ٩٤ (٢٤٤٩)، ١٩٠٣/٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے مذکورہ بالا الفاظ مبارکہ میں گوشہء جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے شدید محبت، تعلق اور دل لگاؤ کے جذبات واضح طور پر جھلک رہے ہیں۔

ج۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے طریقہ استقبال:

آنحضرت ﷺ کا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شدید لگاؤ اور گہرا تعلق آپ ﷺ کے ان کے استقبال کی کیفیت میں بھی نمایاں اور واضح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ ، لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا تَمْشِي ، مَا تُخطِّي مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا، فَقَالَ : "مَرْحَبًا بِابْنَتِي" ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.)) [1]

''نبی ﷺ کی بیویاں آپ کے پاس موجود تھیں۔ ان میں سے کوئی بھی (وہاں سے) نہ گئی تھی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ ان کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال سے مختلف نہ تھی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو بایں الفاظ ان کا استقبال کیا:

((مَرْحَباً بِابْنَتِي))

[''خوش آمدید میری بیٹی'']

پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھایا۔

اور کوئی یہ نہ سمجھے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی مرتبہ اپنی گوشہ جگر رضی اللہ عنہا کا اس گرمجوشی سے استقبال کیا تھا، بلکہ یہ تو آپ ﷺ کا ان کے استقبال کا دائمی طریقہ مبارکہ تھا۔

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة ، باب فضائل فاطمة بنت النبی ﷺ ، رضی اللہ عنہا ، رقم الحدیث ۹۴ (۲۴۴۹) ، ۱۹۰۳/۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم ؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَتِهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا ، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ ، فَإِذَا دَخَلَ هُوَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا ، فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ مِنْ مَجْلِسِهَا.))[1]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے اٹھنے بیٹھنے کے طور اطوار میں آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ ان کے ساتھ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جب بھی وہ آپ ﷺ کے ہاں داخل ہوتیں، تو آپ ان کی طرف [یعنی ان کے استقبال کے لیے] اٹھتے انہیں چومتے ، اور انہیں اپنی جگہ میں بٹھاتے ، اور جب آنحضرت ﷺ ان کے ہاں تشریف لے جاتے ، تو وہ [بھی] اپنی جگہ سے اٹھتیں ، آپ کو چومتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ میں بٹھا دیتیں۔''

د۔ نواسی سے تعلق:

ہمارے نبی کریم ﷺ کی یہ شفقت وعنایت صرف بیٹیوں تک ہی نہ رہی ، بلکہ بیٹیوں کی اولاد نے بھی اس سے وافر حصہ پایا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کی شدید محبت و تعلق سے کون مسلمان آگاہ نہیں۔[2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين، كتاب الأدب ، ٤/ ٢٧٢-٢٧٣. امام حاکم ؒ نے اس کو صحیحین کی شرط پر قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/ ٢٧٣) ؛ اور علامہ ذہبی نے تحریر کیا ہے کہ اسی کے قریب قریب حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بحوالہ مسروق ؒ روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/ ٢٧٣).

[2] ملاحظہ ہو: صحيح البخاري ، كتاب المناقب ، باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ص ٩٤-٩٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں آنحضرت ﷺ کے اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہا سے پیار و تعلق کے متعلق درج ذیل سچا واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

امام مسلمؒ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ ، وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ –رضی اللہ عنہا– عَلَى عَاتِقِهِ. فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا.))[1]

''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی صاحبزادی زینب کی بیٹی امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ آپ کے کندھے پر [بیٹھی] تھی۔ آپ جب رکوع کے لیے جاتے تو اس کو [زمین پر] رکھ دیتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دوبارہ اس کو [اپنے شانہ مبارک پر] بٹھا لیتے۔''

اور سنن ابی داود کی روایت میں ہے:

((بَيْنَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ ، وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلصَّلَاةِ ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصَ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مُصَلَّاهُ ، وَقُمْنَا خَلْفَهُ ، وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ. قَالَ : "فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا." قَالَ : "حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ ، ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا. فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ.))[2]

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب المساجد ومواضع الصلاة ، باب حمل الصبيان في الصلاة ، رقم الحديث ٤٢ (٥٤٣) ، ٣٨٥/١.

[2] سنن أبي داود ، كتاب الصلاة ، باب العمل في الصلاة ، رقم الحديث ٩١٦ ، ١٣٢/٣-١٣٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب ہم نماز ظہر یا عصر کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے بلا چکے تھے، تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کی صاحبزادی کی بیٹی امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہ آپ کی گردن پر [سوار] تھی۔ رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے، اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے، اور وہ اپنی جگہ ہی پر رہی [یعنی آنحضرت ﷺ کی گردن ہی پر سوار رہی۔''

انہوں [راوی] نے بیان کیا: ''آپ ﷺ نے تکبیر کہی، اور ہم نے [بھی] اللہ اکبر کہا۔

انہوں نے کہا: ''یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کا ارادہ کیا تو اس کو تھاما اور [زمین پر] رکھ دیا، پھر آپ نے رکوع و سجود کیا۔ جب آپ ﷺ سجدے سے فارغ ہوئے تو اس کو اٹھایا اور اس کی جگہ [یعنی اپنی گردن مبارک] پر بٹھا دیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے تک اس [اپنی نواسی] کے ساتھ یہی طرز عمل اختیار کیا۔''

اللہ اکبر! میری جاں اور میرے ماں باپ حبیب کریم ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ اپنی بیٹی کی بیٹی سے ان کی شفقت و عنایت، الفت، پیار اور تعلق کس قدر گہرا اور شدید تھا۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

شاعر اسحاق بن خلف کے بیٹی کے متعلق جذبات:

آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے علاوہ دیگر لوگوں کی زندگیوں میں بھی بیٹیوں کے ساتھ تعلق، لگاؤ اور الفت و مودّت کے دلائل و شواہد موجود ہیں، اگرچہ وہ اخلاص و شفقت کے اس کمال کو تو نہیں پہنچ سکتے۔ مثال کے طور پر ایک شاعر اسحاق بن خلف نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بیٹی امیمہ کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار بایں الفاظ کیا ہے:

لَوْلَا أُمَيْمَةُ لَمْ أَجْزَعْ مِنَ الْعَدَمِ وَلَمْ أُجُبْ فِي اللَّيَالِي حِنْدِسِ الظُّلَمِ
وَزَادَنِي رَغْبَةً فِي الْعَيْشِ مَعْرِفَتِي ذُلَّ الْيَتِيمَةِ يَجْفُوهَا ذَوُو الرَّحِمِ
إِذَا تَذَكَّرْتُ بِنْتِي حِينَ تَنْدُبُنِي فَاضَتْ لِعَبْرَةِ بِنْتِي عَبْرَتِي بِدَمِ
أُحَاذِرُ الْفَقْرَ يَوْمًا أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَيَهْتِكُ السِّتْرَ عَنْ لَحْمٍ عَلَى وَضَمِ
وَإِنَّهَا بَعْدَ مَوْتِي لَا تُفِيدُ أَبًا أُخْرَى اللَّيَالِي إِذَا غُيِّبْتُ فِي الرَّجَمِ
مَا أَنْسَ لَا أَنْسَ مِنْهَا إِذْ تُوَدِّعُنِي بِدَمْعِ عَيْنٍ عَلَى الْخَدَّيْنِ مُنْسَجِمِ
لَا تَبْرَحَنَّ وَإِنْ مِتْنَا فَإِنَّ لَنَا رَبًّا تَكَفَّلَ بِالْأَرْزَاقِ فِي الْقِدَمِ
تَهْوَى حَيَاتِي وَأَهْوَى مَوْتَهَا شَفَقًا الْمَوْتُ أَكْرَمُ نَزَالٍ عَلَى الْحُرَمِ
أَخْشَى فَظَاظَةَ عَمٍّ أَوْ جَفَاءَ أَخٍ وَكُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهَا مِنْ أَذَى الْكَلِمِ[1]

''اگر میری بیٹی امیمہ نہ ہوتی تو میں مفلسی سے نہ گھبراتا اور شدید تاریکی والی راتوں میں سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کرتا۔

اور میرے دل میں زندگی کی رغبت اس بات نے زیادہ کر دی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یتیم لڑکی کو ذلیل سمجھا جاتا ہے، اور قریبی رشتے دار اس پر ظلم کرتے ہیں۔

میں اپنی موت پر اپنی بیٹی کے آنسوؤں کا تصور کر کے خون کے آنسو روتا ہوں۔

میں ڈرتا ہوں کہ کسی دن تنگ دستی اس کو آ گھیرے، اور وہ اس بے وقعت اور کمزور بچی کی پردہ دری کر دے (یعنی اس سے پردے کو ہٹا دے)۔ جب مجھے قبر میں دفنا دیا جائے گا، تو وہ میری موت کے بعد تا ابد باپ سے فائدہ حاصل نہ کر پائے گی۔

[1] الحماسة لأبي تمام حبيب بن أوس الطّائي ١/١٦٤-١٦٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی وہ حالت نہیں بھولتا اور نہ ہی بھولوں گا جب کہ وہ دونوں
رخساروں پر بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ مجھے الوداع کرتی ہے۔
تم باقی رہو، اگر چہ ہم مر جائیں، کیونکہ یقیناً ہمارا رب ہے جس نے ازل ہی
سے ارزاق کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔
وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں اس پر شفقت کے سبب اس کی موت کی
خواہش کرتا ہوں، اور موت عورتوں کے لیے سب سے زیادہ عزت والا
مہمان ہے۔[1]
میں اس پر چچا کی سخت دلی اور بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں، اور میری تو اس
کے متعلق کیفیت یہ تھی کہ میں صرف بات کے ذریعے پہنچنے والی اذیت کی بنا
پر اس پر ترس کھاتا تھا۔''

موجودہ دور کے بعض باپوں کا بیٹیوں سے شدید تعلق:

کوئی یہ نہ کہے کہ بیٹیوں سے تعلق اور لگاؤ کی باتیں تو قصہءِ پارینہ بن چکی ہیں۔ آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ باپوں کی ایک کثیر تعداد بیٹیوں کے مستقبل کی خاطر سر توڑ کوشش کرتے ہیں، ان کے لیے سفر کی صعوبتیں جھیلنے، اور دیارِ غیر کی ذلت و رسوائی برداشت کرنے کے پس منظر میں ایک اہم سبب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنی گوشہ ہائے جگر کو شادیوں کے موقع پر باوقار طریقے سے رخصت کرنے کے لیے کچھ مال و اسباب جمع کر پائیں۔

جب باپوں کی نگاہوں میں بیٹیوں کی یہ حیثیت اور اہمیت ہو، تو کیا یہ ممکن ہے کہ ان کا احتساب مشفق، مہربان اور اتنے چاہنے والے باپوں پر ہمیشہ ہی بے اثر اور بے کار ثابت ہو؟

---

[1] شاعر اس مقام پر شرعی حدود کو تجاوز کر گیا ہے۔ کاش کہ وہ سابقہ شعر پر ہی اکتفا کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦)

بہنوں کا بعض بھائیوں کی نگاہ میں خاص مقام

بعض بھائیوں کی نظر میں بہنوں کی وقعت اور حیثیت غیر معمولی ہوتی ہے۔

رضاعی بہن سے تعامل مصطفوی ﷺ:

ہمارے نبی کریم ﷺ کا اپنی رضاعی بہن کے ساتھ حسن معاملہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے بہت کافی ہے۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے اپنی کتاب [الاستیعاب] میں درج ذیل عنوان قائم کیا ہے:

((اَلشِّیمَاءُ أَوِ الشَمَاء السَعْدِیَةُ أُخْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الرَّضَاعَةِ .))

[''رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن الشیما یا الشماء السعدیہ۔'']

اور اس کے نیچے یہ قصہ تحریر کیا ہے:

((أَغَارَتْ خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی هَوَازِنَ، وَأَخَذُوْهَا فِیْمَنْ أَخَذُوْا مِنَ السَّبِيْ ، فَقَالَتْ لَهُمْ : " أَنَا أُخْتُ صَاحِبِكُمْ."

فَلَمَّا قَدِمُوْا بِهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ لَهُ : " یَا مُحَمَّدُ ﷺ أَنَا أُخْتُكَ." وَعَرَّفَتْهُ بِعَلَامَةٍ عَرَفَهَا، فَرَحَّبَ بِهَا وَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَ هُ ، فَأَجْلَسَهَا عَلَیْهِ ، وَدَمِعَتْ عَیْنَاهُ ، وَقَالَ : "إِنْ أَحْبَبْتِ فَأَقِیْمِيْ عِنْدِيْ مُكَرَّمَةً مُحَبَّبَةً ، وَإِنْ أَحْبَبْتِ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰی قَوْمِكِ أَوْ صَلْتُكِ."

فَقَالَتْ : "بَلْ أَرْجِعُ إِلٰی قَوْمِيْ."

فَأَسْلَمَتْ : فَأَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَعْبُدٍ وَجَارِیَةً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَعْطَاهَا نِعَمًا وَشَاءً.))[1]

''رسول اللہ ﷺ کے سواروں نے ہوازن قبیلے پر حملہ کیا، اور ان میں کچھ لوگوں کو قیدی بنایا، انہی میں سے یہ [آنحضرت ﷺ کی رضاعی بہن] بھی تھیں۔ انہوں نے ان سے کہا: ''میں تمہارے ساتھی [نبی کریم ﷺ] کی ہمشیرہ ہوں۔''

جب وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر حاضر ہوئے، تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا: ''اے محمد (ﷺ) میں آپ کی بہن ہوں۔''

علاوہ ازیں انہوں نے اپنی شناخت ایک نشانی سے کروائی، جس کے ذریعے آپ ﷺ نے انہیں پہچان لیا۔

پھر آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا، اور ان کے لیے اپنی چادر بچھا کر انہیں اس پر بٹھا دیا، اور آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر پسند کرو تو عزت و محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ قیام کیجیے، اور اگر اپنی قوم کے ہاں واپس جانا چاہو، تو ہم آپ کو وہاں پہنچا دیتے ہیں۔''

انہوں نے کہا: ''بلکہ میں اپنی قوم کی طرف پلٹتی ہوں۔''

وہ مسلمان ہو گئیں، اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں تین غلام، ایک لونڈی اور بھیڑ بکریاں عطا فرمائیں۔''

موجودہ دور کے بعض بھائیوں کا بہنوں سے لگاؤ:

کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہنوں سے تعلق اور ان کی عزت و تکریم زمانہ ماضی ہی کی بات ہے۔ موجودہ دور میں بھی ایسے بعض بھائی نظر آتے ہیں کہ کسی کی بات کا سننا ماننا

---

[1] الاستيعاب في معرفة الأصحاب ٤/١٨٧٠-١٨٧١ ؛ نیز ملاحظہ ہو: السيرة النبوية الصحيحة ٢/٥٠٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی کتاب زندگی میں بہت کم ہوتا ہے، لیکن اپنی پیاری بہنوں کے سامنے سراپا سمع وطاعت دکھائی دیتے ہیں، اور کتنے ہی بھائی ایسے بھی ہیں جو باپوں کی مانند سفر کی مصیبتوں اور پردیس کی مشقتوں اور اذیتوں کو برداشت کرتے ہیں۔اور ان کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ ہوتا ہے کہ بہنوں کی رخصتی کے موقع پر کچھ ساز وسامان مہیا کرنے کے وسائل دستیاب ہو جائیں۔

کیا اس قسم کے بھائی ہمیشہ ہی اپنی پیاری اور عزیز بہنوں کے احتساب کو نظر انداز کرتے رہیں گے؟

تنبیہات:

اس مقام پر قارئین کرام کی توجہ درج ذیل تین باتوں کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں:

① ماؤں، بیویوں، بیٹیوں، اور بہنوں کی جس وقعت اور اہمیت کا ذکر گزشتہ صفحات میں کیا گیا ہے اس سے میرا مقصود قطعاً یہ نہیں کہ سب عورتیں اپنے بیٹوں، خاوندوں، باپوں اور بھائیوں کی نظر میں یہی حیثیت رکھتی ہیں۔

② خواتین پر [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کی فرضیت کے لیے یہ شرط نہیں کہ وہ مذکورہ بالا اہمیت وحیثیت رکھتی ہوں۔مردوں کی نگاہ میں ان کی حیثیت ہو یا نہ ہو، ہر دو صورت میں انہیں فریضہءِ احتساب ادا کرنے کے لیے کوشش کرنا ہے۔

③ سابقہ گفتگو سے میرا مقصود یہ ہے کہ مذکورہ بالا حیثیت حاصل ہونے کی صورت میں خواتین کی احتساب کے متعلق ذمہ داری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اور انہیں چاہیے کہ وہ اس اہمیت سے خوب فائدہ اٹھائیں، کیونکہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کے احتساب کے زیادہ زوردار، قوی اور گہرے اثرات والا ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوئم

WWW.KITABOSUNNAT.COM

مسلمان خواتین کے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے واقعات

تمہید:

قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین نے [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے بارے میں اپنی ذمہ داری کو جانا، پہچانا، اور اس فریضے کی انجام دہی کے لیے مقدور بھر سعی وکوشش کی۔ حدیث، سیرت، تراجم اور تاریخ کی کتابوں میں عورتوں کے عام لوگوں، اقارب ومعارف، علماء وطلبہ اور اہل اقتدار واختیار پر احتساب کے بہت سے واقعات موجود ہیں۔ اس فصل میں انہی میں سے کچھ واقعات بتوفیق الٰہی درج ذیل عنوانوں کے ضمن میں پیش کیے جارہے ہیں:

① خواتین کا عام لوگوں اقربا اور معارف کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا
② خواتین کا علماء اور طلبہ کا احتساب
③ خواتین کا اہل اقتدار کا احتساب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

تمہید:

قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں کو اس بات کا اچھی طرح ادراک تھا کہ دین ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے۔[1] اور مسلمان کی بہترین خیر خواہی یہ ہے کہ اس کو نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے، ان مبارک زمانوں کی خواتین اپنی استطاعت کے بقدر اس بات کا شدت سے اہتمام کرنے والی تھیں۔

کسی سے قرابت داری یا شناسائی ان کے احتساب اور نصیحت کی راہ میں رکاوٹ نہ تھی۔ وہ ہمارے زمانے کے ان بہت سے لوگوں سے یکسر مختلف تھی جن کا جوش احتساب اسوقت تو نقطۂ عروج پر ہوتا ہے جب نیکی کا چھوڑنے والا یا برائی کا ارتکاب کرنے والا نا آشنا اور اجنبی ہو، اور وہی کوتاہی یا غلطی کسی رشتے دار یا جان پہچان والے شخص سے سرزد ہو، تو ان کی دینی غیرت وحمیت باوجود تلاش بسیار کے نظر نہیں آتی۔

ان پر کسی شاعر کی یہ بات پوری طرح منطبق ہوتی ہے کہ:

وَعَيْنُ الرِّضَا عَنْ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيْلَةٌ
كَمَا أَنَّ عَيْنَ السُخطِ تُبْدِي الْمُسَاوِيَ

[''پسندیدگی کی نگاہ ہر ایک عیب کے دیکھنے سے قاصر ہے، اور غصے والی نگاہ

---

[1] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) [دین خیر خواہی [ہی] ہے]۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسلم كتاب الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، جزء من رقم الحديث ٩٥ (٥٥)، ١/٧٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطیوں کو آشکارا کرتی ہے۔'']

وہ پاک باز مسلمان خواتین ایسی نہ تھیں، بلکہ وہ تو ارشادِ ربانی خوب اچھی طرح سن اور سمجھ چکی تھیں کہ:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ ﴾[1]

[ترجمہ: ''اے ایمان والو! انصاف پر سختی سے قائم رہنے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے گواہی دینے والے ہو، اگرچہ وہ [گواہی] تمہارے اپنے، یا والدین اور رشتے داروں کے خلاف ہو۔'']

وہ تو ارشادِ رب العالمین:

﴿ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ﴾[2]

[ترجمہ: ''اور جب کوئی بات کہو، تو انصاف کے ساتھ کہو چاہے اس کی زد کسی رشتے دار پر ہی کیوں نہ پڑے۔''] کی چلتی پھرتی زندہ تصویریں تھیں۔ جب وہ عام لوگوں، اقارب اور معارف میں سے کسی کو نیکی ترک کرتے یا برائی کا ارتکاب کرتے دیکھتیں، تو وہ شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے اپنی استطاعت کے بقدر ان کا احتساب کرتیں، خواہ غلطی کرنے والا ایک شخص ہوتا، یا لوگوں کی کوئی جماعت، اسی سلسلے میں بتوفیقِ الٰہی چالیس شواہد درج ذیل دو عنوانوں کے ضمن میں یہاں پیش کیے جا رہے ہیں:

(۱) خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف میں سے افراد کا احتساب

(۲) خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف میں سے جماعتوں کا احتساب

---

[1] سورۃ النساء / جزء من الآیۃ ۱۳۵.

[2] سورۃ الأنعام / جزء من الآیۃ ۱۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب اوّل

خواتین کا عام لوگوں، اقربا، اور معارف میں سے مختلف افراد کا احتساب

تمہید:

خواتین اسلام نے عام لوگوں، رشتے داروں، اور شناسا لوگوں میں سے مختلف اشخاص کا عقائد، احکام، آداب، تفسیر، مناقب، غرضیکہ دین کے متعدد شعبوں کے متعلق کوتاہی، تساہل اور غلطی پر احتساب کیا۔ حدیث، سیرت، تراجم اور تاریخ کی کتابوں میں اس بارے میں متعدد واقعات موجود ہیں۔ توفیق الٰہی سے آئندہ صفحات میں ان میں سے انتالیس واقعات مختلف عناوین کے ضمن میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

(۱)

ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بیٹے کو [لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] کہنے کی تلقین

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں، تو ان کے شوہر نے اس بات کو پسند نہ کیا۔ اس بارے میں اس نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی، اور نہ صرف اپنے اسلام پر ڈٹی رہیں، بلکہ اپنے ننھے بیٹے کو بھی کلمۂ شہادت پڑھنے کا حکم دینا شروع کر دیا۔

دلیل:

امام ابن سعدؒ نے اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی دادی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی ہے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّهَا آمَنَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: فَجَآءَ أَبُوْ أَنَسٍ وَكَانَ غَائِبًا ، فَقَالَ : "أَصَبَوْتِ؟."

قَالَتْ : "مَا صَبَوْتُ ، وَلٰكِنِّي آمَنْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ."

قَالَتْ :" فَجَعَلَتْ تُلَقِّنُ أَنَسًا تُشِيْرُ إِلَيْهِ قُلْ : " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " قُلْ : "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ" (ﷺ).

قَالَ : "فَفَعَلَ."

قَالَ : فَيَقُوْلُ لَهَا أَبُوْهُ : "لَا تُفْسِدِيْ عَلَيَّ ابْنِيْ."

فَتَقُوْلُ : "إِنِّيْ لَا أُفْسِدُهُ.")) [1]

''وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ ابوانس [ان کا شوہر] جو کہ کہیں گیا ہوا تھا، واپس آیا، تو کہنے لگا: ''کیا تو بے دین ہو چکی ہے؟''

انہوں نے جواب دیا: ''میں لادین نہیں ہوئی، بلکہ میں تو اس آدمی [رسول اللہ ﷺ] کے ساتھ ایمان لا چکی ہوں۔''

پھر انہوں نے انس (رضی اللہ عنہ) کو تلقین کرنا شروع کی کہ وہ [لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ] اور [أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا (ﷺ) رَسُوْلُ اللّٰهِ] کہے۔

انس (رضی اللہ عنہ) نے ایسے ہی کیا۔

ابوانس ان سے کہنے لگا: ''میرے بچے کو نہ بگاڑو۔''

انہوں نے جواب دیا: ''یقیناً میں اس کو بگاڑ نہیں رہی۔''

[و]اقعے سے مستفاد باتیں:

1 حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے چھوٹے بیٹے کو کلمۂ شہادت پڑھنے کا حکم دیا۔ بیٹے کی کم عمری اس حکم کے دینے میں رکاوٹ نہ بن سکی۔

---

[1] الطبقات الکبری ۸/۴۲۵ ؛ نیز ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ۲/۳۰۵ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① بچے کو کلمہ ءِ شہادت کی تلقین سے باز رہنے کے شوہر کے حکم کو انہوں نے نہ مانا، کیونکہ وہ اس بات سے اچھی طرح آگاہ تھیں کہ:

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.))[1]

[ترجمہ: ''مخلوق کی جس بات کے ماننے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی ہو اس پر عمل نہ کیا جائے گا۔'']

③ بچے کو کلمہ ءِ شہادت کی تلقین جاری رکھنے کے سبب خاوند کی ناراضگی کی انہوں نے بالکل پرواہ نہ کی، کیونکہ انہیں اس حقیقت کا خواب ادراک تھا کہ فریضہ ءِ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کی کما حقہ بجا آوری کے لیے ضروری ہے کہ مخلوق کی ملامت کا خوف دل سے نکال دیا جائے۔

④ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے اس واقعہ میں ان ماؤں کے لیے درس اور نصیحت ہے جو اپنے جگر گوشوں کو کتاب وسنت کی تعلیم سے محروم رکھنے کے یہ عذر تراشتی ہیں، کہ ان کے شوہر اس کو پسند نہیں کرتے۔

(۲)
ام سلیم رضی اللہ عنہا کا شوہر کو دعوتِ اسلام دینا

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف خود اسلام قبول کرنے اور اپنے بچے کو کلمہ ءِ شہادت کی تلقین کرنے پر اکتفانہ کیا، بلکہ اپنے خاوند کو بھی مسلمان ہونے کی دعوت دی۔

---

[1] اس حدیث کو امام احمدؒ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(ملاحظہ ہو: المسند ٥/٦٦)، نیز ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة ، أرقام الحديث ١٧٩ ، و١٨٠ ، و١٨١ ؛ وصحيح الجامع الصغير وزيادته ٢/١٢٥٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

حافظ ابن عبدالبرؒ نے ان کے متعلق تحریر کیا ہے:

((کَانَتْ تَحْتَ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ أَبِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَوَلَدَتْ لَهُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ أَسْلَمَتْ مَعَ قَوْمِهَا ، وَعَرَضَتْ الْإِسْلَامَ عَلٰى زَوْجِهَا ، فَغَضِبَ عَلَيْهَا ، وَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ ، فَهَلَكَ هُنَاكَ .))[1]

''وہ زمانہ جاہلیت میں انس کے والد مالک بن نضر کے عقد زوجیت میں تھیں۔ اسی سے ان کے ہاں انس بن مالک رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جب اللہ تعالیٰ اسلام کو لایا، تو وہ اپنی قوم کے ہمراہ مسلمان ہوگئیں، اور اپنے شوہر کو بھی قبول اسلام کی دعوت دی، لیکن وہ ناراض ہوکر سرزمین شام کی طرف نکل گیا اور وہیں ہلاک ہوگیا۔''

واقعے سے مستفاد باتیں:

۱. مسلمان عورت کا احتساب صرف اس کا شوہر ہی نہیں کرتا، بلکہ وہ بھی بوقت ضرورت اپنے خاوند کا احتساب کرتی ہے۔ خاوند کا ادب واحترام اس کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہوتا۔
۲. بسا اوقات احتساب کے سبب محتسب کو محتسب علیہ[2] کے غیض وغضب اور ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
۳. سچے مسلمان محتسب علیہ کی ناراضگی کے باوجود حق بات پر ڈٹے رہتے ہیں، اور اسی بات کی دوسروں کو تلقین کرتے رہتے ہیں۔

---

[1] الاستیعاب في معرفة الأصحاب ٤/ ١٩٤٠؛ نیز ملاحظہ ہو: تهذیب التهذیب ١٢/ ٤٧١
[2] [محتسب علیه] : جس کا احتساب کیا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی ناراضگی کے باوجود حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے اسلام، بچے کو کلمہ ءِ شہادت کی تلقین اور شوہر کو دعوتِ اسلام دینے کے موقف پر جمی رہی۔ ان کے پائے استقلال میں کمزوری نہ آئی۔

(۳)

ام سلیم رضی اللہ عنہا کا اپنے منگیتر کو ترکِ شرک کا حکم دینا

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر مالک بن نضر کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ابوطلحہ ان کے ساتھ نکاح کا پیغام لائے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں شرک ترک کرنے کا حکم دیا ، اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

دلیل:

امام ابن سعدؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((جَاءَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَخْطُبُ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : "إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ مُشْرِكًا. أَمَا تَعْلَمُ يَا أَبَا طَلْحَةَ أَنَّ آلِهَتَكُمُ الَّتِي تَعْبُدُوْنَ يَنْحَتُهَا عَبْدُ آلِ فُلَانٍ النَّجَّارُ، وَأَنَّكُمْ لَوْ شَعَلْتُمْ فِيهَا نَارًا لَاحْتَرَقَتْ؟.

قَالَ: "فَانْصَرَفَ عَنْهَا وَقَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَوْقِعًا."

قَالَ : " وَجَعَلَ لَا يَجِيئُهَا يَوْمًا إِلَّا قَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ.))[1]

''ابوطلحہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کی فرمائش لے کر آئے۔

انہوں نے جواب میں فرمایا: ''میرے لیے ایک مشرک کے ساتھ شادی کرنا درست نہیں۔

---

[1] الطبقات الكبرى ٨/٤٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابوطلحہ! کیا آپ کو [اس بات کا] علم نہیں کہ جن معبودوں کی تم پرستش کر رہے ہو، انہیں فلاں قبیلے کے بڑھئی غلام نے چھیل کر بنایا ہے؟ اور اگر آپ ان میں آگ لگاؤ تو وہ جل کر راکھ ہو جائیں گے۔''

راوی نے بیان کیا: ''وہ [ابوطلحہ] ان کے ہاں سے چلے گئے، لیکن بات ان کے دل میں اتر چکی تھی۔''

راوی نے بیان کیا: ''[اس کے بعد] جب بھی وہ ان [ام سلیم رضی اللہ عنہا] کے ہاں آتے، تو وہ یہی بات ان کے سامنے دہراتیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا:

((يَا أَبَا طَلْحَةَ ! أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ إِلٰهَكَ الَّذِيْ تَعْبُدُ إِنَّمَا هُوَ شَجَرَةٌ تَنْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ ، وَإِنَّمَا نَجَّرَهَا حَبَشِيٌّ بَنِيْ فُلَانٍ؟. ''

قَالَ : ''بَلٰى.''

قَالَتْ : ''أَمَا تَسْتَحْيِيْ تَسْجُدُ لِخَشْبَةٍ تَنْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ نَجَّرَهَا حَبَشِيٌّ بَنِيْ فُلَانٍ؟.''

قَالَتْ :'' فَهَلْ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، وَأُزَوِّجُكَ نَفْسِيْ لَا أُرِيْدُ مِنْكَ صَدَاقًا غَيْرَهُ؟.''

قَالَ لَهَا : ''دَعِيْنِيْ حَتّٰى أَنْظُرَ.''

قَالَتْ : '' فَذَهَبَ ، فَنَظَرَ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ)[1]

''اے ابوطلحہ! کیا تم جانتے نہیں کہ جس معبود کی تم پوجا کرتے ہو وہ تو زمین میں اگنے والا ایک درخت ہے، اور اس کو فلاں قبیلے کے حبشی غلام نے خراشا

[1] الطبقات الکبری ٨/٤٢٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراشا ہے۔''

انہوں نے جواب میں کہا: ''کیوں نہیں'' [یعنی میں اس بات کو جانتا ہوں]

انہوں [حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا] نے کہا: ''کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم ایک لکڑی کے [ٹکڑے] کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہو جو زمین میں اگتی ہے، اور یقیناً فلاں قبیلے کے حبشی غلام نے چھیل چھال کر اس کو بنایا ہے؟''

انہوں نے مزید کہا: ''کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اور اگر آپ ایسے کرلو، تو میں آپ کے ساتھ شادی کے لیے تیار ہوں، اور اس کے علاوہ آپ سے کسی اور چیز کو بطور حق مہر نہیں جانتی۔

ابوطلحہ نے ان سے کہا: ''مجھے مہلت دیجیے کہ میں غور کروں۔''

انہوں [ام سلیم رضی اللہ عنہا] نے بیان کیا: ''وہ چلے گئے اور غور وفکر کیا، پھر واپس آ کر کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور یقیناً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

اور نسائی کی روایت میں ہے:

((قَالَتْ : " وَاللّٰهِ ! مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ ! يُرَدُّ ، وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ ،وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ. فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِيُ ، وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ."

قَالَ ثَابِتٌ : "فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها : اَلْإِسْلَامَ. فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ .))[1]

[1] سنن النسائي (المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) ، كتاب النكاح ، التزويج على الإسلام ، ٦/١١٤ ؛ وكتاب السنن الكبرى ، كتاب النكاح ، التزويج على الإسلام ، رقم الحديث ٥٥٠٤ ، ٢/٣ ، ٣١٢/٣. شیخ الألبانی ؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٢/٧٠٣) .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ایسے کو ٹھکرایا نہیں جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں، اور میرے لیے یہ جائز نہیں کہ آپ سے شادی کروں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو یہی میرا حق مہر ہے، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کروں گی۔''

ثابت[1] نے فرمایا: ''میں نے ابھی تک کسی عورت کے متعلق نہیں سنا جس کا حق مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے حق مہر سے زیادہ باوقار ہو۔ ان کا حق مہر [ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا] اسلام تھا۔ ان دونوں کی شادی ہوئی اور ان کے ہاں اولاد ہوئی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا مسلمان ہونے پر فخر و اعتزاز کرنا، اور یہ بات ان کے اس فرمان سے واضح ہے کہ: ''تو تو کافر ہے، اور میں مسلمان عورت ہوں، اور میرے لیے تجھ سے شادی کرنا جائز نہیں۔''

اللہ اکبر! مقام افسوس اور دکھ ہے کہ آج کے بعض مسلمان غیروں کے سامنے اپنے اسلام کا اظہار کرتے ہوئے بھی شرماتے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ . مسلمان ہونا باعث فخر ہے، باعث شرم نہیں۔

② حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے طرز عمل سے اسلامی عقیدے کہ [دوستی اور دشمنی کے لیے معیار عقیدہ ہے] کا عملی ثبوت پیش کیا۔ انہوں نے ابوطلحہ پر واضح کر دیا کہ وہ اپنی شان و عظمت کے باوجود مشرک ہونے کی بنا پر ان کے لیے قابل قبول نہیں۔

③ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے دل میں دعوت اسلام کا جذبہ کس قدر شدید تھا، کہ انہوں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کی صورت میں اپنا حق مہر چھوڑ دیا۔

---

[1] (ثابتؒ): حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

ام حکیم رضی اللہ عنہا کا شوہر کو دعوتِ اسلام دینا

ابوجہل کی بہو ام حکیم فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوگئیں (رضی اللہ عنہا) ان کے شوہر عکرمہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں انتہائی سرگرم اور پیش پیش تھے اسی بنا پر نبی کریم ﷺ نے ان کے قتل کا حکم دے رکھا تھا۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے اپنے شوہر کے لیے امان حاصل کیا، اور انہیں واپس لانے کی خاطر ان کے پیچھے گئیں، اور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ وہ مسلسل دعوت دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد کو پورا کر دیا۔

دلیل:

حافظ ابن عبدالبرؒ نے ان کا یہ واقعہ بایں الفاظ نقل کیا ہے:

((أَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ ، وَاسْتَأْمَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ لِزَوْجِهَا عِكْرِمَةَ ، وَكَانَ عِكْرِمَةُ قَدْ فَرَّ إِلَى الْيَمَنِ ، وَخَرَجَتْ فِي طَلَبِهِ فَرَدَّتْهُ حَتَّى أَسْلَمَ ، وَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.)) [1]

''وہ فتح [مکہ] کے دن مسلمان ہوئیں، اور نبی کریم ﷺ سے اپنے خاوند عکرمہ کے لیے امان طلب کیا، جو کہ یمن کی طرف فرار ہو گیا تھا۔ وہ اس کی تلاش میں نکلیں، یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچیں، اور وہ مسلمان ہو گئے، اور دونوں کا [سابقہ] نکاح برقرار رہا۔''

---

[1] الاستيعاب في معرفة الأصحاب ١٩٣٢/٤ ؛ نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١٠٨٢/٣ ؛ وأسد الغابة في معرفة الصحابة لابن الأثير ٣٢١/٦ ؛ وتاريخ الإسلام للذهبي (المغازي) ص ٥٦٠ ؛ والإصابة في تمييز الصحابة ٢٢٥/٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے شوہر کو جس انداز سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، اس کا تفصیلی ذکر بعض روایت میں آیا ہے۔ انہی میں سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

((جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ أَوْصَلِ النَّاسِ ، وَأَبَرِّ النَّاسِ ، وَخَيْرِ النَّاسِ ، لَا تَهْلِكْ نَفْسَكَ .))[1]

"میں آپ کے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں جو کہ تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے، سب سے زیادہ نیکی کرنے والے، اور سب سے بہتر انسان ہیں، آپ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے:

((فَأَدْرَكَتْهُ وَقَدْ رَكِبَ سَفِينَةً فَنَادَتْهُ : "يَا ابْنَ عَمِّ ! هٰذَا أَمَانٌ مَعِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَإِنْ تُسْلِمْ وَتَقْبَلْ أَمَانَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا زَوْجَتُكَ ـ وَإِلَّا انْقَطَعَتِ الْعِصْمَةُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ .))[2]

"جب وہ ان کے پاس پہنچیں، تو وہ کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ وہ بایں الفاظ ان سے مخاطب ہوئیں: "اے میرے چچا کے بیٹے! میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ امان ہے، اگر آپ مسلمان ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امان کو قبول کر لیں، تو میں آپ کی بیوی ہوں، اور بصورت دیگر میرا اور آپ کا تعلق ٹوٹ چکا ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے:

((وَجَعَلَ عِكْرِمَةُ يَطْلُبُ امْرَأَتَهُ ، يُجَامِعَهَا ، فَتَأْبَى عَلَيْهِ ،

---

[1] تاريخ ابن عساكر ١١/٧٥٥-٧٥٦. [2] المرجع السابق ١١/٧٥٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَقُوْلُ: إِنَّكَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمَةٌ.)) [1]

''عکرمہ اپنی بیوی کو ازدواجی تعلقات کے لیے بلاتا رہا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، اور کہا: ''آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کے دل میں اپنے شوہر کے اسلام کے بارے میں شدید تڑپ اور پُر زور جذبہ تھا۔ رسول کریم ﷺ سے ان کے لیے امان حاصل کرنا، ان کو واپس لانے کی خاطر ان کے پیچھے جانا، آنحضرت ﷺ کی عظیم صلہ رحمی، اور شفقت و نوازش کا اپنے شوہر کے سامنے ذکر کرنا، اسلام کو قبول نہ کرنے کی صورت میں شوہر سے قطع تعلقی کی دھمکی دینا، ان سب باتوں میں شوہر کے اسلام کے متعلق ان کا جذبۂ صادقہ اور سچی تڑپ اجاگر ہے۔

② اس واقعہ میں حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا نے [الحب في الله والبغض في الله [2]] کی سچی صورت بتوفیق الٰہی پیش کی ہے۔ ان کا شوہر سے یہ کہنا کہ [اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو میں آپ کی بیوی ہوں، وگرنہ میرا اور آپ کا رشتہ منقطع ہو چکا ہے] اس حقیقت پر واضح طور پر دلالت کناں ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَلَوْ كَانُوْا آبَاءَ هُمْ أَوْ أَبْنَاءَ هُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ أُوْلٰئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ﴾ [3]

---

[1] تاريخ ابن عساكر ۱۱/۷۵۵-۷۵۶.

[2] (الحب في الله والبغض في الله) : یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے کسی سے محبت اور دوستی رکھنا، اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی کے ساتھ بغض اور دشمنی رکھنا۔

[3] سورة المجادلة / جزء من الآية ۲۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں انہیں آپ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتے ہیں، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی ہوں، یا ان کے کنبے والے۔ انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو راسخ کر دیا ہے، اور ان کی تایید اپنی نصرت خاص سے کی ہے۔'']

یہ آیت کریمہ ایسے ہی پاک باز لوگوں کے متعلق ہے۔

۳ حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کو شدت سے یقین تھا، کہ اسلام باعثِ عزت وافتخار ہے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد مسلمان عورت اس قدر بلند وبالا ہو جاتی ہے کہ سابقہ غیر مسلم شوہر کو شرک پر قائم رہنے کی صورت میں اس کے قریب پھٹکنے کی بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

۴ شوہر کے بلانے کے باوجود اس سے دور رہنے میں حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا کی دین میں استقامت واضح اور نمایاں ہے۔

(۵)

پھوپھی کا عدی بن حاتم کو دربارِ نبوت میں حاضری کا حکم دینا

رسول اللہ ﷺ کا ایک سوار دستہ سرزمین طی میں وارد ہوا۔ اسلام اور نبی کریم ﷺ سے نفرت کی بنا پر عدی بن حاتم طائی وہاں سے بھاگ گیا۔ اس علاقے کے کچھ لوگ قیدی بنا کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لائے گئے، انہی میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عدی بن حاتم کی پھوپھی تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے ازراہِ احسان چھوڑنے کی التجا کی، آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ سرزمین شام میں اپنے بھتیجے کے پاس پہنچی، اور اس کو دربار نبوت میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ بھتیجے نے پھوپھی کی بات کو مان لیا۔ مدینہ طیبہ حاضر ہوا، آنحضرت ﷺ سے گفتگو کی، اور مسلمان ہو گیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((جاءَ تْ خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ : "رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا بِعَقْرَبٍ ، فَأَخَذُوْا عَمَّتِي وَنَاسًا."

قَالَ : " فَلَمَّا أَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ " قَالَ : "فَصَفُّوْا لَهُ."

قَالَتْ : " يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَأَى الْوَافِدُ ، وَانْقَطَعَ الْوَلَدُ ، وَأَنَا عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ مَا بِي مِنْ خِدْمَةٍ، فَمُنَّ عَلَيَّ مَنَّ اللّٰهَ عَلَيْكَ."

قَالَ : "مَنْ وَافِدُكِ؟"

قَالَ : "عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ."

قَالَ : "اَلَّذِيْ فَرَّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ."

قَالَتْ "فَمُنَّ عَلَيَّ."

قَالَتْ : "فَلَمَّا رَجَعَ ، وَرَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ نَرَى أَنَّهُ عَلِيٌّ رضي الله عنه

قَالَ : "سَلِيْهِ حُمْلَانًا."

قَالَ : "فَسَأَلَتْهُ حُمْلَانًا ، فَأَمَرَ لَهَا."

قَالَ : "فَأَتَتْنِي ، فَقَالَتْ : "لَقَدْ فَعَلْتَ فِعْلَةً مَا كَانَ أَبُوْكَ يَفْعَلُهَا."

قَالَتْ : "إِئْتِهِ رَاغِبًا أَوْ رَاهِبًا ، فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ ، فَأَصَابَ مِنْهُ ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَتَاهُ فُلَانٌ ، فَأَصَابَ مِنْهُ."

قَالَ : "فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا عِنْدَهُ امْرَأَةٌ وَصِبْيَانٌ ، أَوْ صَبِيٌّ ، فَذَكَرَ قُرْبَهُمْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ مَلِكَ كِسْرَى وَلَا قَيْصَرَ."

فَقَالَ لَهُ : " يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ ! مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ؟ فَهَلْ مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ؟ مَا أَفَرَّكَ أَنْ يُقَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ ؟ فَهَلْ شَيْءٌ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟."

قَالَ: فَأَسْلَمْتُ ، فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ اسْتَبْشَرَ ، وَقَالَ : "إِنَّ الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمُ الْيَهُودُ ، وَإِنَّ الضَّالِّينَ النَّصَارَى.))[1]

"رسول اللہ ﷺ کا ایک سوار دستہ - یا انہوں نے کہا: "رسول اللہ ﷺ کے قاصد آئے۔ اور میں تب عقرب نامی جگہ میں تھا، وہ میری پھوپھی اور کچھ لوگوں کو پکڑ کر لے گئے۔"

انہوں نے بیان کیا: "جب انہیں [قیدیوں کو] رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا، تو انہیں ان کے روبرو قطار میں کھڑا کیا گیا۔"

اس [عدی کی پھوپھی] نے کہا: "اے اللہ کے رسول (ﷺ) میری خبر گیری کرنے والا دور جا چکا ہے، اولاد ہلاک ہو چکی ہے، میں بہت بوڑھی ہوں اور میری خدمت کرنے والا کوئی نہیں، آپ مجھ پر مہربانی فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ پر مہربانی فرمائے گا۔"

آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "تیری خبر گیری کرنے والا کون ہے؟"

---

[1] المسند ٤/ ٣٧٨-٣٧٩ باختصار. حافظ ہیثمیؒ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو احمدؒ اور طبرانیؒ نے روایت کیا ہے، اور عباد بن حبیش کے سوا باقی روایت کرنے والے [الصحیح] کے راویوں میں سے ہیں، اور عباد بھی ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ٦/ ٢٠٨).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے عرض کی: ''عدی بن حاتم۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بھاگ گیا ہے۔''

اس نے [دوبارہ] درخواست کی: ''مجھ پر احسان فرمایئے۔''

اس نے بیان کیا: ''[اس کو چھوڑنے کا حکم دینے کے بعد] جب آپ (ﷺ) واپس لوٹے، تو آپ (ﷺ) کے پہلو میں موجود شخص نے جو کہ ہمارے خیال میں علی رضی اللہ عنہ تھے کہا کہ: ''آپ سے [واپس جانے کے لیے] سواری اور زادِراہ بھی طلب کرو۔''

راوی [عدی] نے بیان کیا: ''اس [عورت] نے سواری اور زادِراہ طلب کیا، تو آپ (ﷺ) نے اس کی طلب کو پورا کرنے کا حکم دیا۔''

راوی نے بیان کیا: ''وہ میرے پاس آئیں، اور کہنے لگیں: ''تو نے میرے ساتھ ایسا [برا] معاملہ کیا ہے کہ تمہارا باپ ایسا معاملہ نہ کیا کرتا تھا۔''

پھر اس [عدی کی پھوپھی] نے کہا: ''ان کی خدمت میں کچھ لینے کی غرض سے، یا سزا سے بچنے کی خاطر حاضر ہو جاؤ [یعنی بہر صورت ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ]، فلاں فلاں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر [خیر کو] پایا ہے۔''

انہوں نے بیان کیا: ''میں آپ (ﷺ) کے ہاں حاضر ہوا، تو [اس وقت] آپ کے پاس ایک عورت اور بچے یا ایک بچہ تھا۔ ان [عورت اور بچوں] کے نبی کریم ﷺ سے قریبی تعلق کا ذکر کیا گیا، تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ (ﷺ) کسریٰ و قیصر کے بادشاہوں کی طرح نہیں۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اے عدی بن حاتم! تجھے [لا إله إلا اللّٰه] کہنے سے کس چیز نے بھگایا؟ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ تجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اللّٰہ أکبر] کہنے سے کس چیز نے راہ فرار اختیار کرنے پر آمادہ کیا؟ کیا اللہ عزوجل سے بڑی کوئی چیز ہے؟''

انہوں نے بیان کیا: ''میں مسلمان ہوگیا، تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مسرت سے کھل گیا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جن پر غضب ہوا وہ یہود ہیں، اور بلا شک وشبہ گم راہ نصاری ہیں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ہمارے رسول کریم ﷺ کس قدر شفیق اور مہربان تھے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف غیر مسلمہ قیدی عورت کو از راہِ احسان چھوڑ دیا، بلکہ واپس جانے کی غرض سے سواری اور زادراہ بھی دینے کا حکم دیا۔

② اللہ تعالیٰ نے احسان ومروت میں کس قدر اثر رکھا ہے، آنحضرت ﷺ کے احسان ومروت سے عدی بن حاتم کی پھوپھی نہ صرف خود شدید متاثر ہوئی، بلکہ اسی بنا پر اپنے بھتیجے کو بھی دربار نبوت میں حاضر ہونے پر مجبور کیا۔ اشاعت اسلام کا جذبہ اور درد رکھنے والے اس بات کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ زمانہ قدیم ہی سے کہا گیا ہے:

((اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْإِحْسَانِ))

[''انسان احسان کا غلام ہے۔'']

③ اللہ تعالیٰ نے پھوپھی کی بات میں بھتیجے کے لیے کس قدر تاثیر پیدا فرمائی، کہ آنحضرت ﷺ اور اسلام سے نفرت کے سبب اپنے وطن سے بھاگنے والا، پھوپھی کی بات کے -بفضل رب العزت- زیر اثر از خود مدینہ طیبہ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا۔ ہمارے زمانے کی پھوپھیاں بھی اپنی حیثیت کو پہچانیں اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے اس کو استعمال کریں۔

15912

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ آنحضرت ﷺ کی سادگی اور تواضع کا عدی بن حاتم پر کتنا مثبت اثر ہوا، کہ اس کی بنا پر وہ اس نتیجے پر پہنچا، کہ آپ ﷺ متکبر حکمران نہیں، بلکہ پیکر صدق وصفا ہیں۔

⑤ آنحضرت نے عدی بن حاتم کو دعوت دینے کی ابتدا دعوتِ توحید سے کی، کہ دعوت کی اساس اور بنیاد یہی ہے، اور اس کے بغیر سب کچھ بے کار ہے۔

⑥ لوگوں کے اسلام کی خاطر آنحضرت ﷺ کے سینہ مبارک میں کس قدر شدید تڑپ تھی۔[1] عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے دائرے اسلام میں داخل ہونے پر آپ کا چہرہ انور خوشی ومسرت سے کھل گیا۔

(٦)

بچے کو لوہے کی پازیبیں پہنانے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک بچے کو علاج کی غرض سے لایا گیا، جس کو پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ انہوں نے بچے کا علاج کرنے کے بعد دیکھا کہ بچے کے گھر والوں نے بیماری سے شفایابی کی غرض سے اس کو پازیبیں پہنا رکھی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بنا پر ان کا شدید احتساب کیا۔

دلیل:

امام حاکم رحمہ اللہ نے بکیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِأَخِيهِ مَخْرَمَةَ ، وَكَانَتْ تُدَاوِي مِنْ قُرْحَةٍ تَكُونُ بِالصِّبْيَانِ. فَلَمَّا

[1] نبی کریم ﷺ کی لوگوں کے اسلام کے سلسلے میں تڑپ کے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: الحرص علی هداية الناس ص ١٧ - ٤٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَاوَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَفَرَغَتْ مِنْهُ ، رَأَتْ فِي رِجْلَيْهِ خَلْخَالَيْنِ جَدِيْدَيْنِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : "أَظَنَنْتُمْ أَنَّ هٰذَيْنِ الْخَلْخَالَيْنِ يَدْفَعَانِ عَنْهُ شَيْئًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؟ لَوْ رَأَيْتُهَا مَا تُدَاوَى عِنْدِيْ ، وَمَا مُسَّ عِنْدِيْ، لَعَمْرِيْ !لَخَلْخَالَانِ مِنْ فِضَّةٍ أَطْهَرُ مِنْ هٰذَيْنِ.)) [1]

''ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے ان [بکیر] کے بھائی مخرمہ ؒ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، اور وہ بچوں کے پھوڑوں کا علاج کیا کرتی تھیں۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے علاج سے فارغ ہوچکیں، تو انہوں نے بچے کے پاؤں میں دونئی پازیبیں دیکھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ یہ پازیبیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے لکھی ہوئی مصیبت کو ٹال سکتی ہیں؟ اگر میں ان کو [پہلے] دیکھ لیتی تو میرے ہاں اس کا علاج نہ کیا جاتا، بلکہ اس کو چھوا بھی نہ جاتا، یقیناً چاندی کی پازیبیں ان سے زیادہ پاکیزہ ہیں۔''

قصے سے معلوم ہونے والی بعض باتیں:

① مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے کے اہل خانہ کے خیال میں بچے کو پازیبیں پہنانے سے وہ شفایاب ہوجائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے اس غلط خیال پر احتساب فرمایا۔ اور اس بات میں عقیدہ کی ستھرائی اور طہارت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہوں میں اہمیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

② بچوں کو ناجائز چیزیں پہنانا درست نہیں، اور ناجائز چیزیں پہنانے کی صورت میں

---

[1] المستدرك على الصحيحين ، كتاب الطب ، ٢١٧/٤-٢١٧. امام حاکم ؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢١٨/٤) ؛ اور حافظ ذہبی ؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٢١٨/٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا احتساب کیا جائے گا۔ مقام افسوس ہے کہ اس بارے میں بہت سے دین سے تعلق والے گھرانے جہالت اور غفلت کا شکار ہیں۔ بچپنے کے عذر کی آڑ میں بچوں اور بچیوں کو وہ کچھ پہنایا جاتا ہے جس کو شریعت مطہرہ نے حرام قرار دیا ہے۔[1]

③ بلا شک وشبہ احتساب کا عام قاعدہ اور اصول یہی ہے کہ احتساب نرمی، شفقت اور پیار سے کیا جائے، لیکن بوقت ضرورت سخت روی بھی اختیار کی جائے گی۔[2] اسی لیے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر میں ان پازیبوں کو پہلے دیکھ لیتی، تو اس بچے کا علاج نہ کرتی، بلکہ اس کو چھوتی بھی نہ۔

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوہے کی پازیبیں پہننے سے منع کرنے پر اکتفا نہ کیا، بلکہ ان کی بجائے چاندی کی پازیبیں پہننے کی طرف توجہ بھی دلائی۔ دعوت واحتساب میں ایک بہت مفید اور ضروری بات یہ ہے کہ ناجائز چیز، بات اور عمل سے روکنے کے ساتھ ساتھ جائز چیز، بات اور عمل کی طرف راہ نمائی بھی کی جائے۔ اس طرح لوگوں کے لیے غلط چیزوں اور باتوں کو چھوڑنا نسبتاً آسان ہوجاتا ہے۔

(۷)

میمونہ رضی اللہ عنہا کا حائضہ کے متعلق بھانجے کی غلط فہمی پر سمجھانا

ام المومنین حضرت میمونہ نے اپنے بھانجے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بالوں کو بکھرے ہوئے دیکھا، تو اس کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ ان کی کنگھی کرنے والی عورت بیماری کے دنوں میں ہے، ان کا مقصود یہ تھا کہ ان دنوں میں چونکہ اس کا انہیں چھونا درست نہیں، اس لیے وہ ان کی کنگھی نہیں کر رہی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حیض کے

---

[1] اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: بچوں کا احتساب۔

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعیة : اللین والرفق.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق بھانجے کی غلط فہمی پر ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے منبوذؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ان کی والدہ نے انہیں بتلایا:

((أَنَّهَا بَيْنَا هِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ : "مَالَكَ شُعْثًا؟"

قَالَ : "أُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِي حَائِضٌ."

فَقَالَتْ : "أَيْ بُنَيَّ ! وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ ؟ لَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى إِحْدَانَا وَهِيَ مُتَّكِئَةٌ حَائِضٌ ، قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا حَائِضٌ فَيَتَّكِيءُ عَلَيْهَا ، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عَلَيْهَا، أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً ، وَهِيَ حَائِضٌ ، فَيَتَّكِيءُ فِي حِجْرِهَا ، فَيَتْلُو الْقُرْآنَ فِي حِجْرِهَا ، وَتَقُومُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي مُصَلَّاهُ."

وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ (أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ) : "خُمْرَتَهُ ، فَيُصَلِّي عَلَيْهَا فِي بَيْتِي. أَيْ بُنَيَّ ! وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟))[1]

"کہ وہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے، انہوں [میمونہ رضی اللہ عنہا] نے دریافت کیا:

"تمہارے بال کیوں بکھرے ہوئے ہیں؟"

انہوں نے جواب دیا: "میری کنگھی کرنے والی [عورت] ام عمار بیماری

---

[1] المسند ٦/٣٣٤ ، نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦/٣٣١. اسی کے قریب قریب حدیث امام الحمیدیؒ اور امام ابو یعلیؒ نے بھی روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مسند الحميدي ، رقم الحديث ٣١٠ ، ١/١٤٩ ؛ ومسند أبي يعلى ، رقم الحديث ٤(٧٠٨١) ، ١٢/٥١٢-٥١٣).
مسند ابی یعلی کے محقق نے اس حدیث کی [اسناد کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ١٢/ ٥١٣).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دنوں میں ہے۔''

انہوں نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بیٹے! حیض کا ہاتھ سے کیا تعلق ہے؟'' یقیناً نبی کریم ﷺ ہم میں سے ایک کے ہاں تشریف لاتے، اور وہ بیماری کے دنوں میں ٹیک لگا کر بیٹھی ہوتی، آپ ﷺ اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، اور اسی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، اور بسا اوقات آنحضرت ﷺ تشریف لاتے، اور وہ بیماری ہی کے دنوں میں بیٹھی ہوتی، تو آپ ﷺ اس کی گود میں ٹیک لگا لیتے، اور اسی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے، اور وہ بیماری ہی کے دنوں میں اٹھتی اور آپ ﷺ کی نماز کی جگہ میں آپ کے لیے کپڑا اچھاتی۔''

ابن بکر[1] نے بیان کیا: ''اور آپ ﷺ اسی کپڑے میں میرے گھر میں نماز ادا فرماتے۔ اے میرے چھوٹے بیٹے! حیض کا ہاتھ میں کیا اثر ہے؟''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے کو بالوں کے سدھارنے کی تلقین کی۔ ان کی یہ تلقین نبی کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کے عین مطابق تھی۔ امام نسائیؒ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ، فَقَالَ: "أَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ؟)) [2]

''ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، تو آپ نے سر کے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک شخص دیکھا، تو آپ نے فرمایا: ''کیا اس کو کوئی ایسی

[1] (ابن بکرؒ) حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں۔

[2] صحيح سنن النسائي، كتاب الزينة، باب تسكين الشعر، رقم الحديث ٤٨٣٢، ٣/١٠٦٤. شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٣/١٠٦٤، وسلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ٤٩٣)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز میسر نہیں کہ وہ اس کے ساتھ اپنے بالوں کو ٹھیک کر سکے؟''

درحقیقت اسلام مسلمانوں کے ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح اور ستھرائی کا حکم دیتا ہے، اگرچہ اصلاح باطن زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

۲ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں سنت مبارکہ پیش کی ، اور یقیناً بہترین طریقہ رسول کریم ﷺ ہی کا ہے۔

[وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ] [1]

۳ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے احتساب شفقت و پیار اور میٹھے انداز سے کیا۔ ان کا دو دفعہ:

((أَيْ بُنَيَّ ! أَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟))

[''اے میرے چھوٹے بیٹے ! حیض کا ہاتھ سے کیا تعلق ہے؟''] کہنا اس بات پر دلالت کناں ہے۔ [2]

(۸)

میمونہ رضی اللہ عنہا کا حائضہ بیوی سے دوری پر بھانجے کو ڈانٹنا

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا گیا کہ ان کے بھانجے ابن عباس رضی اللہ عنہما بیوی کی بیماری کے دنوں میں اپنا بستر ان سے جدا کر لیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے بھانجے کا شدت سے احتساب کیا۔

---

[1] بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔

[2] البتہ بوقت ضرورت احتساب میں شرعی ضوابط کی پابندی کرتے ہوئے سخت روی اور شدت بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس بارے میں بعض دلائل و شواہد کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية : اللين والرفق.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام احمدؒ نے عروہؒ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے بُدَیّہؒ سے، اور انہوں [بُدَیّہ] نے بیان کیا کہ:

((أَرْسَلَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ﷺ إِلَى امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا قَرَابَةٌ ، فَرَأَيْتُ فِرَاشَهَا مُعْتَزِلًا فِرَاشَهُ ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِهِجْرَانٍ۔ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ : "لَا ، وَلٰكِنِّي حَائِضٌ ، فَإِذَا حِضْتُ لَمْ يَقْرُبْ فِرَاشِي."

فَأَتَيْتُ مَيْمُونَةَ رضي الله عنها فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا ، فَرَدَّتْنِي إِلَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، فَقَالَتْ : "أَرُغْبَةً عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ مَعَ الْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ ، وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا ثَوْبٌ مَا يُجَاوِزُ الرُّكْبَتَيْنِ.")) [1]

''مجھے میمونہ بنت حارث نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی کے ہاں بھیجا، اور وہ ان کی رشتے دار تھی۔ میں نے دیکھا کہ اس کا بستر ان [ابن عباس رضی اللہ عنہما] کے بستر سے الگ تھلگ ہے۔ میں نے خیال کیا کہ یہ دونوں کی باہمی ناراضگی کے سبب ہے۔ میرے دریافت کرنے پر اس عورت نے بتلایا: ''میں حائضہ ہوں، اور وہ بیماری کے دنوں میں میرے بستر کے قریب نہیں آتے۔''

واپس پلٹنے پر میں نے یہ بات میمونہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کر دی۔ انہوں نے مجھے واپس ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ ان سے کہوں: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ کی سنت سے بے رغبتی کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ بیوی [کی

[1] المسند ٦/ ٣٣٢. شیخ احمد عبدالرحمٰن البناؒ نے تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے، اور اس کی [اسناد جید] ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ٢/ ١٦١).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری کے دنوں میں اس] کے ساتھ سوتے تھے، اور دونوں کے درمیان صرف ایک کپڑا ہوتا جو گھٹنوں سے تجاوز نہ کرتا [یعنی بہت چھوٹا ہوتا]۔''

قصے سے معلوم ہونے والی باتیں:

① کسی کی غلطی کی اصلاح کے ارادے سے اس کا کسی بڑی شخصیت کے سامنے ذکر کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غلطی کا ذکر ان کی خالہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کیا گیا، جنہوں نے اصلاح کی خاطر مناسب قدم اٹھایا۔

② ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے کے غلط طرز عمل پر صبر نہ کیا، بلکہ فوراً ان کی اصلاح کے لیے کوشش کی، اور خبر لانے والی عورت ہی کے ذریعے انہیں اپنا احتسابی پیغام بھیجا۔

③ پرہیزگاری اور ورع وتقویٰ کا معیار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں امت کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔

ارشاد رب العالمین ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴾[1]

④ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی، کیونکہ اختلاف رائے میں حرف آخر تو کتاب وسنت ہی ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ

[1] سورة الأحزاب / جزء من الآية ٢١. [ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے، [اور یہ] اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو، اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتا ہو۔]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلاً﴾[1]

⑤ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھانجے کے احتساب میں زجر و توبیخ کا اسلوب اختیار کیا۔

بعض لوگوں کا یہ سمجھنا کہ احتساب ہمیشہ شفقت و نرمی ہی سے ہوتا ہے، درست نہیں۔ کتاب و سنت کی متعدد نصوص اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ بوقت ضرورت احتساب میں شدت اور سختی استعمال کی جائے گی۔[2] حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی احتساب میں سختی شاید اس بنا پر تھی کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس غلطی کی توقع نہ تھی۔

(۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھائی کو پورا وضو کرنے کا حکم دینا

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر اپنی ہمشیرہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے، اور وضو کیا۔ انہوں نے بھائی کو مکمل وضو کرنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے شداد کے آزاد کردہ غلام سالمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ

---

[1] سورة النساء / جزء من الآية ٥٩. [ترجمہ: اگر کسی معاملے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے، اور انجام کے اعتبار سے بہترین ہے۔]

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية : اللين والرفق.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰)

دورانِ نماز وضو ٹوٹنے پر سلمٰی رضی اللہ عنہا کا شوہر کو حکم وضو

دورانِ نماز ابو رافع رضی اللہ عنہ بے وضو ہوئے، لیکن انہوں نے نماز کو جاری رکھا۔ اس پر ان کی بیوی سلمٰی رضی اللہ عنہا نے انہیں نماز توڑ کر وضو کرنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((أَتَتْ سَلْمَى مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوِ امْرَأَةُ أَبِي رَافِعٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَبِي رَافِعٍ قَدْ ضَرَبَهَا.

قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِي رَافِعٍ : "مَالَكَ وَلَهَا يَا أَبَا رَافِعٍ؟"

قَالَ : "تُؤْذِيْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!"

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : "بِمَ آذَيْتِيهِ يَا سَلْمَى؟"

قَالَتْ : "مَا آذَيْتُهُ بِشَيْءٍ، وَلٰكِنَّهُ أَحْدَثَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لَهُ : "يَا أَبَا رَافِعٍ! إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَحَدِهِمُ الرِّيحُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَقَامَ فَضَرَبَنِي."

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ، وَيَقُوْلُ : "يَا أَبَا رَافِعٍ! إِنَّهَا لَمْ تَأْمُرْكَ إِلَّا بِخَيْرٍ.")) [1]

---

[1] المسند ۲۷۲/۶. شیخ احمد البناؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ۷۶/۲). مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی عربی کتاب: "مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر" ص۳۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا ، فَقَالَتْ : "يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :"وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ـ"))[1]

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا۔عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما [بھی وہاں] آئے اور وضو کیا، انہوں [عائشہ رضی اللہ عنہا] نے فرمایا:''اے عبدالرحمٰن! وضو پورا کرو، یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:''ایڑیوں کے لیے [جہنم کی] آگ سے ہلاکت ہے۔''

یعنی جو ایڑیاں دوران وضو خشک رہ جائیں، وہ جہنم کی آگ میں داخل کی جائیں گی۔[2]

قصے سے مستفاد باتیں:

۱۔ میزبانی اور مہمانی کے جھوٹے شیطانی آداب حق بات کی تلقین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے رکاوٹ نہ بن سکیں۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا۔ اور یہ تائید کس قدر قوی، مضبوط اور اعلیٰ و افضل ہے!

اصل دلیل تو یہی ہے کہ فرمان رب العالمین ہو ، یا سنت حبیب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الطهارة ، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما ، رقم الحديث ۲٤۰ ، ۲۱۳/۱ ۔ اسی حدیث کو حضرات ائمہ مالک، احمد، ابن ماجہ، الحمیدی، ابن حبان رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الموطأ ، كتاب الطهارة ، باب العمل في الوضوء ، رقم الحديث ٥، ۱۹/۱-۲۰)۔

[2] ملاحظہ ہو:النهاية في غريب الحديث والأثر ، مادة "ويل" ، ٢٣٦/٥ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سلمٰی یا ابو رافع کی بیوی[1] رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے شوہر کے مارنے کی شکایت لے کر حاضر ہوئیں۔

انہوں [عائشہ رضی اللہ عنہا] نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع سے پوچھا: ''اے ابو رافع! تم دونوں کا معاملہ کیا ہے؟''

اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! [یہ] مجھے اذیت دیتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمٰی! تو نے اس کو کس چیز کے ساتھ اذیت دی ہے؟''

اس نے عرض کی: ''میں نے اس کو بالکل اذیت نہیں دی، اصل صورت حال یہ ہے کہ یہ دوران نماز بے وضو ہوئے، تو میں نے انہیں کہا: ''اے ابو رافع! یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب ان میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے۔ اس پر انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔''

[یہ سن کر] رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے، اور فرمایا: ''اے ابو رافع! اس نے تو تجھے اچھی بات ہی کا حکم دیا ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا نے شوہر کے احتساب میں بطور دلیل رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو پیش کیا کہ ہوا خارج ہونے کی صورت میں وضو کیا جائے۔

② رسول کریم ﷺ کس قدر شفیق، مہربان، خیرخواہ اور ہمدرد تھے۔ سلمٰی رضی اللہ عنہا کی شکایت کو سنا۔ اصل صورت حال معلوم کرنے کی خاطر شوہر اور بیوی دونوں سے پوچھا۔

---

[1] (رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سلمٰی یا ابو رافع کی بیوی)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں میں سے ایک بات فرمائی۔ راوی کو اس بارے میں تردّد ہوا، تو اس نے احساس امانت کے پیش نظر دونوں باتیں ذکر کر دی، اور لفظ [أو] [یعنی یا] کے ذریعے اپنے تردّد کا اظہار کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کی غلطی معلوم ہونے پر انتہائی عمدگی اور شفقت سے اس کو سمجھایا۔

(۱۱)

عمرہؒ کا شوہر کو عبادت کے لیے جاگنے کا حکم دینا

دلیل:

حافظ ابن جوزیؒ نے ذکر کیا ہے کہ:

((أَنَّ عَمْرَةَ اِمْرَأَةَ حَبِيبِ الْعَجَمِيِّ اِنْتَبَهَتْ لَيْلَةً ، وَهُوَ نَائِمٌ ، فَأَنْبَهَتْهُ فِي السَّحَرَةِ ، وَقَالَتْ لَهُ:

"قُمْ يَا رَجُلُ ! فَقَدْ ذَهَبَ اللَّيْلُ ، وَجَاءَ النَّهَارُ ، وَبَيْنَ يَدَيْكَ طَرِيقٌ بَعِيدٌ وَزَادٌ قَلِيلٌ ، وَقَوَافِلُ الصَّالِحِينَ قَدْ سَارَتْ قَبْلَنَا ، وَنَحْنُ قَدْ بَقِينَا.")) [1]

''یقیناً ایک رات عمرہؒ بیدار ہوئیں، اور ان کے شوہر حبیب عجمی سو رہے تھے۔ انہوں نے سحری کے وقت شوہر کو یہ کہتے ہوئے بیدار کیا:

''اے بندے! اٹھو۔ رات بیت چکی ہے، اور دن آ چکا ہے، آپ کو طویل سفر طے کرنا ہے، اور زادِ سفر تھوڑا ہے۔ نیک لوگوں کے قافلے جا چکے ہیں، اور ہم پیچھے رہ چکے ہیں۔''

اللہ اکبر! یہ بات کس قدر پاکیزہ اور عمدہ ہے! اور وہ گھر کس قدر با سعادت اور خوش نصیب ہے جس میں ایسی بات کہی اور سنی جائے! اے ہمارے رب! ہمارے گھروں میں بھی ایسی باتوں کو جاری فرما۔ آمین یا ذا الجلال والإکرام.

[1] صفة الصفوة ٤/٣٥ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے پر تعلیق:

اس بات کے کہنے والی خاتون کس قدر شان وعظمت والی ہے! ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس عورت کے لیے دعا کی ہے جو کہ رات کو اٹھ کر عبادت کرتی ہے، اور اپنے شوہر کو بھی اسی غرض سے بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت ائمہ احمد، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا ، فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.")) [1]

[اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھا اور نماز [تہجد] پڑھی، اور اپنی بیوی کو بیدار کیا اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جس نے رات کو اٹھ کر نماز [تہجد] پڑھی، اور اپنے خاوند کو بیدار کیا، اور اگر اس نے انکار کیا تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔'']

[1] المسند ١٨ / ١٨٤ ؛ وسنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود) ، أبواب قيام الليل . باب قيام الليل ، ٤/١٣٥ ، وسنن النسائي (المطبوع مع شرح السيوطي) ، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الترغيب في قيام الليل ، ٣/٢٥ ؛ وسنن ابن ماجة ، أبواب إقامة الصلوة والسنة فيها ، باب ما جاء فيمن أيقظ أهله من الليل ، رقم الحديث ١٣٣٠ ، ١/٢٤٢ ؛ والمستدرك على الصحيحين ، كتاب صلاة التطوع ، ١/٣٠٩. امام حاکمؒ نے اس کو امام مسلمؒ کی شرط پر [صحیح] قرار دیا۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١/٣٠٩) ؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ١/٣٠٩) ؛ شیخ احمد شاکرؒ نے بھی اس حدیث کی [اسناد کو صحیح] کہا ہے۔ (هامش المسند ١٨ /١٨٤) ؛ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ [ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ١/٢٤٣ ؛ وصحيح سنن النسائي ١/٣٥٤ ؛ وصحيح سن ابن ماجه ١/٢٢٣].

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)

کھانے کے آنے پر بھتیجے کے ارادہ نماز پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے نے ان کی روبرو گفتگو میں بہت زیادہ لغوی غلطیاں کی۔ انہوں نے اس کو جھاڑ پلائی، تو وہ بہت غصے میں آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دسترخواں بچھایا گیا، تو وہ نماز ادا کرنے کے بہانے وہاں سے اٹھا، اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو سمجھایا کہ کھانا آ جانے کے بعد نماز شروع نہیں کی جاتی۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے ابن ابی عتیقؒ [1] سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلاً لَحَّانَةً ، وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا ؟ أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتُ. هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ ، وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ."

قَالَ : "فَغَضِبَ الْقَاسِمُ ، وَأَضَبَّ عَلَيْهَا. فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَدْ أُتِيَ بِهِ ، قَامَ."

قَالَتْ : "أَيْنَ؟"

قَالَ : "أُصَلِّي."

---

[1] (ابن ابی عتیق) : وہ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ۵/۴۶-۴۷).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ : "اِجْلِسْ."

قَالَ : "إِنِّي أُصَلِّي."

قَالَتْ : "اِجْلِسْ غُدَر. إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ : "لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ."))[1]

''میں نے اور قاسم[2] نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو گفتگو کی، اور قاسم اپنی گفتگو میں بہت زیادہ لغوی غلطیاں کرتا تھا، اور اس کی ماں [اصل میں] لونڈی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: ''تم میرے اس بھتیجے کی طرح گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ مجھے تمہاری اصل کا خوب علم ہے۔ اس کی تربیت اس کی ماں نے، اور تیری تربیت تیری ماں نے کی ہے۔''

راوی نے بیان کیا: ''قاسم ان کی اس بات پر بہت غضبناک اور ناراض ہوا۔ جب اس نے دیکھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دسترخوان لایا گیا ہے، تو وہ کھڑا ہو گیا۔''

انہوں [عائشہ رضی اللہ عنہا] نے پوچھا: ''کہاں [جا رہے ہو]؟''

اس نے کہا: ''میں نماز پڑھنے لگا ہوں۔''

انہوں نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔''

اس نے کہا: ''یقیناً میں نماز پڑھنے لگا ہوں۔''

انہوں نے فرمایا: اے بے وفا بیٹھ جاؤ! بلاشک وشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کھانا آجانے پر نماز نہیں، اور نہ ہی ایسی حالت میں جب کہ بول وبراز [کی حاجت] اس کو تنگ کر رہی ہو۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب المساجد ومواضع الصلوة ، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام ...... ، رقم الحديث ٦٧ (٥٦٠) ، ١/٣٩٣ .

[2] (قاسم): وہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ٥/٤٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

1. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لغوی غلطیوں سے زبان کی سلامتی کا شدید اہتمام تھا۔
2. بھتیجے کو غلطی پر اصرار سے روکنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جھاڑنے اور ڈانٹ ڈپٹ کا درجہ احتساب استعمال کرتے ہوئے فرمایا: ''اے بے وفا! بیٹھ جاؤ''۔ انہوں نے یہ اسلوب اس کے غلط رویے کی وجہ سے اختیار کیا۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں تحریر کیا ہے:

    ((قَالَتْ لَهُ غُدَرٌ ، لِأَنَّهُ مَأْمُورٌ بِاحْتِرَامِهَا ، لِأَنَّهَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمَّتُهُ ، وَأَكْبَرُ مِنْهُ ، وَنَاصِحَةٌ لَهُ ، وَمُؤَدِّبَةٌ ، فَكَانَ حَقُّهُ أَنَّ يَحْتَمِلَهَا وَلَا يَغْضَبَ عَلَيْهَا .))[1]

    ''انہوں نے اس کو ''بے وفا'' اس لیے کہا کیونکہ وہ اس بات کا پابند تھا کہ ان کا احترام کرتا، ان کی بات کو برداشت کرتا اور اس پر غصے میں نہ آتا، وہ تو سب اہل ایمان کی ماں، ان کی پھوپھی، اور اس سے بڑی، اور انہیں نصیحت کرنے والی اور تعلیم ادب کا اہتمام کرنے والی تھیں۔''

3. ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا۔ اور اصل احتساب تو وہ ہی ہے جس کی تائید فرمان رب العالمین سے ہو، یا فرمان حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

[1] شرح النووي ٥/٤٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا قرابت دار کو نماز میں پھونک مارنے سے روکنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک رشتے دار کو سجدہ کرنے سے پہلے زمین صاف کرنے کی غرض سے پھونک مارتے دیکھا، تو اس کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

دلیل:

امام حاکم رحمہ اللہ نے ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((كُنْتُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا ذُو قَرَابَةٍ لَهَا ، شَابٌّ ذُو جُمَّةٍ ، فَقَامَ يُصَلِّي فَنَفَخَ .

فَقَالَتْ :" يَا بُنَيَّ ! لَا تَنْفُخْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَبْدٍ لَنَا أَسْوَدَ : "أَيْ رِبَاح ! تَرِّبْ وَجْهَكَ.")) [1]

"میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا کہ ان کا ایک قریبی بالوں والا جوان داخل ہوا۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھا، اور [دوران نماز] پھونک ماری۔ [2]

انہوں نے فرمایا: "اے میرے چھوٹے بیٹے! پھونک نہ مارو، کیونکہ میں

---

[1] المستدرك على الصحيحين ، كتاب الصلاة ، ۱/ ۲۷۱ ۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کی اسناد کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱/ ۲۷۱) ؛ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ۱/ ۲۷۱).

[2] مسند ابی یعلی کی روایت میں ہے: ((أَنَّهَا رَأَتْ نَسِيبًا لَهَا يَنْفُخُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ، فَقَالَتْ : ......)) (ملاحظہ ہو: مسند أبي يعلى ، رقم الحديث ٦٩٥٤ ، ۱۲/ ۳۸۵). [ترجمہ: انہوں نے اپنے ایک قرابت دار کو دیکھا کہ وہ سجدہ کرنے کے ارادے کے وقت پھونک مار رہا ہے، اس پر انہوں نے کہا......] مسند کے محقق نے اس کی اسناد کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۱۲/ ۳۸۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے رسول اللہ ﷺ کو ہمارے ایک کالے غلام کو [بایں الفاظ نصیحت] فرماتے ہوئے سنا: ''اے رباح! اپنے چہرے کو غبار آلود کر۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دوران احتساب پہلا درجہ احتساب [التعریف] استعمال کیا، کہ نوجوان کو بتلایا کہ سجدہ کرنے سے پہلے پھونک مارنا درست نہیں۔ اور یہ درجہ شرعی حکم سے ناواقف شخص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔[1]

② ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کمال شفقت و پیار سے نوجوان کا احتساب کیا۔ ان کا ''اے میرے چھوٹے بیٹے! پھونک نہ مارو'' کہنا اس بات پر دلالت کناں ہے۔

③ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان رسول کریم ﷺ پیش کیا۔

(۱۴)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجر اسود کو چھونے کی دعوت دینے والی عورت کا احتساب

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے ہٹ کر الگ تھلگ طواف کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت نے آگے بڑھ کر حجر اسود کو چھونے کی انہیں دعوت دی، تو انہوں نے

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: إحياء علوم الدين ۲/۳۲۹-۳۳۰؛ ومختصر منهاج القاصدين ص۱۳۳؛ وتنبيه الغافلين ص۴۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے عطاءؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

((كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ .

فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ : "اِنْطَلِقِي ، نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ۔"

قَالَتْ : "اِنْطَلِقِي عَنْكِ."

وَأَبَتْ .))[1]

''عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے ہٹ کر الگ تھلگ طواف کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت نے کہا: ''اے ام المومنین! چلیے ہم [بھی حجر اسود کو] چھوئیں۔''

انہوں نے فرمایا: ''تو ہی چلی جا۔''

اور خود جانے سے انکار کیا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① مردوں کے ساتھ اختلاط سے بچنے کی خاطر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اہتمام کس قدر شدید تھا۔ وہ اسی غرض سے مردوں سے ہٹ کر الگ تھلگ طواف کرتیں، اور حجر اسود کو چھونے کے لیے آگے جانا بھی گوارا نہ کرتیں۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احتساب میں سخت روی استعمال کی۔ چھونے کے لیے آگے جانے کی دعوت دینے والی عورت کو جھاڑتے اور ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''تو ہی چلی جا۔''

---

[1] صحيح البخاري كتاب الحج ، باب طواف النساء مع الرجال ، جزء من رقم الرواية ١٦١٨ ، ٣/٤٧٩-٤٨٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا مردوں میں گھس کر حجر اسود کو چھونے والی عورت کا احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی نے ان کے روبرو ذکر کیا کہ اس نے دوران طواف دو یا تین مرتبہ حجر اسود کو چھوا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مردوں کے درمیان گھس کر ایسا کرنے پر اس کو ڈانٹا۔

دلیل:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے منبوذ بن ابی سلیمان رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اپنی والدہ رحمہا اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لَهَا ، فَقَالَتْ لَهَا : "يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! طُفْتُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ، وَاسْتَلَمْتُ الرُّكْنَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا."
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : "لَا أَجَرَكِ اللّٰهُ ! لَا أَجَرَكِ اللّٰهُ ! تُدَافِعِينَ الرِّجَالَ أَلَا كَبَّرْتِ وَمَرَرْتِ؟)) [1]

"وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی آئی، اور ان سے کہنے لگی: "اے ام المومنین! میں نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، اور حجر اسود کو دو یا تین مرتبہ چھوا۔"
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: "اللہ تعالیٰ تجھے ثواب نہ دے! اللہ تعالیٰ تجھے ثواب نہ دے! تو مردوں کے ساتھ دھکم پیل کرتی ہے، تو نے اللہ اکبر کہہ کر

[1] السنن الکبری للبیهقی ، کتاب الحج ، باب الاستلام في الزحام ، ۵/۸۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(دور سے) گزرنے پر اکتفا کیوں نہیں کیا؟''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کے احتساب میں سخت روی اختیار کی۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں عورت کا مردوں میں گھسنا کس قدر ناپسندیدہ اور قبیح کام ہے، اگرچہ یہ گھسنا روئے زمین کی مقدس ترین سرزمین حرم پاک ہی میں اس حجر اسود کو چھونے کی غرض سے ہی کیوں نہ ہو جس کا چھونا گناہوں کے جھڑنے کا سبب ہے۔[1]

اب بھی حجر اسود کو چھونے یا بوسہ دینے کی غرض سے مردوں میں گھسنے والی نادان عورتیں، اور دیگر جگہوں میں غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط کرنے والی عورتیں اس واقعہ کی روشنی میں اپنے اپنے طرز عمل کا جائزہ لیں۔

(۱٦)
طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا انہیں اقربا میں مال خرچ کرنے کی تلقین کرنا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے پاس مال جمع ہونے کے سبب پریشان ہوئے، تو ان کی زوجہ محترمہ حضرت سعدی رضی اللہ عنہا نے انہیں وہ مال قرابت داروں میں تقسیم کرنے کی

[1] امام ترمذیؒ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا (أي مسح الركنين) كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا.)) ''یقیناً ان دونوں [حجر اسود اور رکن یمانی] کا چھونا خطاؤں کا کفارہ ہے''۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن الترمذي ١/ ٢٨٣).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلقین کی۔

دلیل:

امام طبرانی ؒ نے طلحہ بن یحییٰ ؒ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے اپنی دادی سعدی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((دَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ مِنْهُ فِعْلاً ، فَقُلْتُ : "مَالَكَ ؟ لَعَلَّهُ رَابَكَ مِنَّا شَيْءٌ فَغَيَّبَكَ."

قَالَ : "لَا ، وَلَنِعْمَ حَلِيلَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْتِ ، وَلَا كِبْرَ ، وَلٰكِنْ اِجْتَمَعَ عِنْدِي مَالٌ ، وَلَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِ؟"

قَالَتْ : "وَمَا يَغُمُّكَ مِنْهُ ، أُدْعُ قَوْمَكَ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ."

فَقَالَ : "يَا غُلَامُ ! عَلَيَّ قَوْمِي."

فَسَأَلْتُ الْخَازِنَ : "كَمْ قَسَّمَ؟"

قَالَ : " أَرْبَعَ مِائَةَ أَلْفٍ.")) [1]

''ایک دن میرے پاس طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو میں نے انہیں [خلاف معمول] کیفیت میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا: ''آپ کو کیا ہوا ہے؟ کیا آپ نے ہمارے ہاں کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھا ہے جس کی وجہ سے آپ چپ ہو گئے ہیں؟''

انہوں نے کہا: ''نہیں [ایسی کوئی بات نہیں]، آپ تو ایک مسلمان کی بہترین بیوی ہیں، اور یہ ازراہ تکبر نہیں [بلکہ حقیقت کے بیان کی خاطر] کہہ

---

[1] منقول از: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيدالله رضي الله عنه، ۱٤٨/٩.

حافظ ہیثمی ؒ نے اس روایت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو امام طبرانی ؒ نے روایت کیا ہے، اور اس کے روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱٤٨/٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوں، اصل بات یہ ہے کہ میرے پاس مال جمع ہو چکا ہے، اور میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کا کیا کروں۔''

انہوں نے [جواب میں] کہا: ''اس میں آپ کے لیے پریشان ہونے کی تو کوئی بات نہیں۔ اپنی قوم کے لوگوں کو بلائیے، اور اس [مال] کو ان میں تقسیم کر دیجیے۔''

انہوں نے کہا: ''اے غلام! میری قوم کے لوگوں کو بلاؤ۔''

[سعدی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا:] ''میں نے خازن سے پوچھا: ''انہوں نے کتنا مال تقسیم کیا؟''

اس نے جواب دیا: ''چار لاکھ۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں مال کا جمع ہونا باعث مسرت وشادمانی نہ تھا، بلکہ باعث تشویش تھا، کیونکہ ان کی نظر مال کے سبب پیدا ہونے والے فتنوں پر تھی۔

② کتنی خوش نصیب تھی وہ مسلمان بیوی جو اپنے شوہر کو انہی کے قرابت داروں میں مال خرچ کرنے کی تلقین کرتی ہیں! اور کتنا بخت آور ہے وہ مرد جس کو اللہ تعالیٰ نے ایسی بیوی عطا فرمائی۔

اے ہمارے رب! ہمیں اور ہماری بیویوں کو بھی انہی پاک باز لوگوں کے نقش قدم پر گامزن فرما دے۔ إِنَّكَ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ.

③ اللہ تعالیٰ نے اس سعادت مند بیوی کو کیسا عمدہ مشورہ دینے کی توفیق عطا فرمائی، اور پھر ان کے مشورے میں کس قدر تاثیر پیدا فرمائی کہ ان کی تجویز پر ان کے شوہر محترم نے چار لاکھ خرچ کر دیئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

(۱۷)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مسکین کو کچھ دے کر بھیجنے کا حکم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کچھ مسکین لوگ آئے، اور اصرار و تکرار سے سوال کیا۔ ایک عورت نے انہیں باہر نکل جانے کا حکم دیا، تو انہوں نے اس عورت کو ایسے کہنے سے منع کر دیا، اور حکم دیا کہ ہر مسکین کو کچھ نہ کچھ دے کر ہی واپس بھیجا جائے۔

دلیل:

حافظ ابن عبدالبرؒ نے ام الحسینؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَأَتَى مَسَاكِينُ ، فَجَعَلُوا يُلِحُّوْنَ ، وَفِيهِمْ نِسَاءٌ ، فَقُلْتُ : " أُخْرُجُوا......أَوِ اخْرُجْنَ- فَقَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "مَا بِهٰذَا أُمِرْنَا يَا جَارِيَةُ! ...... رُدِّي كُلَّ وَاحِدٍ......أَوْ وَاحِدَةٍ......وَلَوْ بِتَمْرَةٍ تَضَعِيُهَا فِي يَدِهَا.")) [1]

''وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھیں۔ کچھ مسکین لوگ آئے، اور ان سے اصرار و تکرار کے ساتھ سوال کیا۔ انہی [مسکینوں] میں عورتیں بھی تھیں، میں نے [ان سے] کہا: ''نکل جاؤ۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اے لڑکی! ہمیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا، [2] کم

---

[1] الاستيعاب في معرفة الأصحاب ٤/١٩٣٩-١٩٤٠.

[2] ہمیں اس بات کا تو حکم نہیں دیا گیا) حضرات صحابہ میں سے کوئی ایسا جملہ استعمال کرے تو وہ حکماً مرفوع ہوتا ہے، یعنی ان کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے کا نہیں، بلکہ اس کے برعکس کرنے کا حکم دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: لمحات في أصول الحديث ص٢١٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از کم ہر ایک کو ایک ایک کھجور ہاتھ میں تھما کر واپس کرو۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱ نبی کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کرنے کے شدید جذبے کے سبب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مسکینوں کو کچھ دیئے بغیر واپس بھیجنے سے منع فرما دیا، اور ہر مسلمان اسی بات کا پابند ہے کہ حکم مصطفیٰ ﷺ پر تا حد استطاعت عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))[1]

''اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تا حد استطاعت اس کو بجالاؤ۔''

۲ رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے خلاف بات کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے احتساب کیا، اگرچہ وہ بات انہی کی تائید میں کہی گئی تھی۔ اور اسی بات کا رب العالمین نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے۔

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى أَنْفُسِكُمْ ﴾[2]

[ترجمہ: ''اے ایمان والو! انصاف پر سختی سے قائم رہنے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے گواہی دینے والے ہو، اگرچہ وہ [گواہی] تمہارے اپنے خلاف ہو۔'']

---

[1] امام بخاریؒ کی روایت کردہ حدیث کا ایک حصہ۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم الحديث ۷۲۸۸، ۱۳ / ۲۵۱، عن أبي هريرة رضي الله عنه.

[2] سورة النساء/جزء من الآية ۳۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

حفصہ رضی اللہ عنہا کا بھائی کو شادی کرنے کا حکم دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شادی نہ کرنے کا ارادہ کیا، تو ان کی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس پر ان کا احتساب کرتے ہوئے انہیں شادی کرنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام شافعیؒ نے عمرو بن دینارؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ أَنْ لَّا يَنْكِحَ ، فَقَالَتْ لَهُ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : "تَزَوَّجْ ، فَإِنْ وُلِدَ لَكَ وَلَدٌ ، فَعَاشَ مِنْ بَعْدِكَ ، دَعَا لَكَ.")) [1]

''یقیناً ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نکاح نہ کرنے کا ارادہ کیا، تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: ''شادی کرو، اگر تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اور وہ تمہارے بعد زندہ رہا، تو تمہارے لیے دعا کرے گا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ بات کی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے جس کو امام مسلمؒ نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ : إِلَّا مِنْ

[1] ترتيب مسند الإمام الشافعي ، كتاب النكاح ، الباب الثالث في الترغيب في الزواج ، رقم الحديث ۳۱ ، ۲/۳.
علامہ سیوطیؒ نے اس سے ملتی جلتی روایت مسانید امہات المومنین میں ذکر کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مسانيد أمهات المؤمنين ص ۱۱۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.))[1]

''جب انسان مرجاتا ہے تو تین [صورتوں] کے سوا اس کے [نیک] اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے: صدقہ جاریہ سے، یا علم جس کا فیض جاری رہے، یا اس کے لیے دعا کرنے والا نیک بیٹا۔''

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نیکیوں کے کمانے کے بہت ہی دلدادہ، بلکہ اس بارے میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں شادی کا حکم دیتے وقت شادی کے متعدد فوائد میں سے اسی فائدے کا ذکر کیا جوان کے مزاج کے عین مطابق تھا۔ اور احتساب کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ دوران احتساب محتسب علیہ کے مزاج کا شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے خیال رکھا جائے۔[2]

(۱۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابن ہشام رحمہ اللہ کو عورتوں سے علیحدگی سے روکنا

حضرت سعد بن ہشام رحمہ اللہ نے رومیوں کے خلاف جہاد میں شرکت کی غرض سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ پھر مدینہ طیبہ آئے تاکہ اپنی غیر منقولہ جائیداد کو فروخت کر کے سامان جنگ خرید کر جہاد کے لیے نکل جائیں۔[3] انہوں نے اپنے اس پروگرام کا حضرت

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الوصیة ، باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته ، رقم الحدیث ۱۴ (۱۶۳۱) ، ۳/۱۲۵۵.

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب : من صفات الداعیة : مراعاة أحوال المخاطبین.

[3] صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: ((أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عِقَاراً لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ ، وَيُجَاهِدُ الرُّوْمَ حَتَّى يَمُوْتَ)) ''سعد بن ہشام نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا ارادہ کیا، مدینہ طیبہ ⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ذکر کیا تو انہوں نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے سعد بن ہشامؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

((أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقُلْتُ : "يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَبَتَّلَ."

فَقَالَتْ : "لَا تَفْعَلْ ۔ أَلَمْ تَقْرَأْ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾[1] قَدْ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدَ لَهُ۔"))[2]

''میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: ''اے ام المومنین! میں عورتوں سے (بغرض جہاد) علیحدہ ہونا چاہتا ہوں۔''

انہوں نے فرمایا: ''ایسے نہ کرو۔ کیا تو نے [یہ آیت کریمہ] نہیں پڑھی [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے] ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے۔'' بلا شک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی، اور آپ کے ہاں اولاد پیدا ہوئی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① سعد بن ہشامؒ کے خلاف سنت عمل اور ارادے پر احتساب کی تائید میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آیت کریمہ سے استدلال کیا، کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ) اس ارادے سے آئے کہ اپنی جائیداد فروخت کر کے ہتھیار اور گھوڑا خرید کر موت تک رومیوں سے جہاد کے لیے نکل جائیں''۔(المرجع السابق ، كتاب صلاة المسافرين وقصرها ، باب جامع صلاة الليل ، ومن نام عنه أو مرض ، جزء من الرواية ۱۳۹ (۷۱٦) ، ۱/۵۱۲).

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ((أَنَّهُ طَلَّقَ امرأته ، ثم انطلق إلى المدينة ليبيع عقاره .)) (المرجع السابق ۱/۵۱٤) ۔ [انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اور اپنی جائیداد بیچنے کے لیے مدینہ آئے۔]

[1] سورة الأحزاب / جزء من الآية ۲۱ . [2] المسند ٦/۱۱۲ ؛ نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦/۹۱ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اہل ایمان کے لیے بہترین نمونہ بنایا ہے۔

② کسی عمل کا زیادہ یا مشقت والا ہونا، اس کی عظمت، بلکہ اس کی شرعی حیثیت ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں۔ شرعی حیثیت کے اثبات کے لیے اساسی اور لازمی شرط یہ ہے کہ وہ عمل سنت رسول کریم ﷺ کے مطابق ہو۔ خلاف سنت عمل، لوگوں کی نگاہ میں خواہ کتنا عظیم بھی ہو، اسلام میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اس ضابطہ اور قاعدہ کو امت کے لیے خوب اچھی طرح واضح فرما دیا۔

اسی سلسلے میں آپ کے ارشادات عالیہ میں سے ایک حدیث امام احمدؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا:

((كَانَتْ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ رضي الله عنهما تَخْتَضِبُ وَتُطَيِّبُ، فَتَرَكَتْهُ.

فَدَخَلَتْ عَلَيَّ، فَقُلْتُ لَهَا: "أَمُشْهِدٌ أَمْ مُغِيبٌ؟"

فَقَالَتْ: "مُشْهِدٌ كَمُغِيبٍ."

قُلْتُ لَهَا: "مَالَكِ"؟

قَالَتْ: "عُثْمَانُ رضي الله عنه لَا يُرِيدُ الدُّنْيَا وَلَا يُرِيدُ النِّسَاءَ."

قَالَتْ عَائِشَةُ: "فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ."

فَلَقِيَ عُثْمَانَ رضي الله عنه، فَقَالَ: "يَا عُثْمَانُ! أَتُؤْمِنُ بِمَا نُؤْمِنُ بِهِ؟"

قَالَ: "نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ"

قَالَ: فَأُسْوَةٌ مَالَكَ بِنَا؟ "))[1]

''عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی خضاب اور خوشبو استعمال کرتی تھی، پھر اس نے ان کا استعمال ترک کر دیا۔ وہ میرے ہاں آئی، تو میں نے اس سے

[1] المسند ۱۰۶/۶۔ نیز ملاحظہ ہو: الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد، كتاب النكاح، أبواب حقوق الزوجين، باب حق الزوجة على الزوج، رقم الحديث ۲۶۵، ۲۳۳/۱۶؛ وبلوغ الأماني ۱۶/ ۲۳۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: ''[تمہارے شوہر] موجود ہیں یا غائب؟''

اس نے کہا: ''موجود تو ہیں، لیکن غائب ہی کے مانند ہیں۔''

میں نے دریافت کیا: ''تمہارا کیا مطلب؟''

اس نے جواب دیا: ''عثمان رضی اللہ عنہ کو نہ تو دنیا کی رغبت ہے، اور نہ ہی عورتوں کی چاہت۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ''میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو میں نے اس صورت حال سے آپ کو آگاہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، اور اس سے فرمایا: ''اے عثمان! کیا تمہارا اس چیز کے ساتھ ایمان ہے جس کے ساتھ ہمارا ایمان ہے؟''

انہوں نے عرض کی: ''جی ہاں اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ہمارے اُسوہ [طریقہ] کو کیوں تھام نہیں رہے؟''

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاصْنَعْ كَمَا نَصْنَعُ .))[1]

''ویسے ہی کرو جیسے ہم کرتے ہیں۔''

۳ عمل کرنے والے کی نیت کا اچھا ہونا اس عمل کے شرعاً درست ہونے کے لیے کافی نہیں، اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عمل سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ سعد بن ہشام رحمہ اللہ اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ دونوں کی نیتیں اعلیٰ وعمدہ تھیں۔

---

[1] المسند ٦/١٠٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰)

شوہر کے گھر سے مطلقہ کے نکلنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ایک ایسی عورت کا ذکر کیا گیا جس کو طلاق بائنہ دی گئی، اور وہ دوران عدت ہی شوہر کے گھر سے نکل گئی۔ اس پر انہوں نے اس عورت پر نقد فرمایا۔ اسی طرح انہوں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اس رائے پر بھی احتساب فرمایا، کہ طلاق بائنہ والی عورت عدت کے دوران ہی بلا عذر خاوند کے گھر سے نکل سکتی ہے۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے قاسمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ:

((أَلَمْ تَرَى إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ ؟ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، فَخَرَجَتْ."

فَقَالَتْ : "بِئْسَمَا صَنَعَتْ."

فَقَالَ : "أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؟"

فَقَالَتْ : "أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذٰلِكَ.")) [1]

''کیا آپ نے حکم کی فلاں بیٹی کو نہیں دیکھا کہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی، اور وہ [اس کے گھر سے] نکل گئی؟''

انہوں نے فرمایا: ''اس نے بری حرکت کی ہے۔''

انہوں [عروہ] نے عرض کی: ''کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی بات نہیں سنی؟''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلّقة ثلاثا لا نفقة لها، رقم الحدیث ٥٤ (١٤٨١)، ٢/١١٢١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا: ''اس بات کے ذکر کرنے میں اس کے لیے خیر نہیں۔''

حضرت عائشہ کا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رائے پر نقد کا سبب یہ تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیال میں طلاق بائنہ کی صورت میں عورت کے لیے دورانِ عدت شوہر کے گھر رہنے کا حق نہیں، حالانکہ اصل صورت حال یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عذر کے سبب شوہر کے گھر سے نکلنے کی اجازت دی تھی۔[1]

قصے سے مستفاد باتیں:

1. اہل علم کے سامنے کسی کی خامی نصیحت اور اصلاح کی غرض سے ذکر کرنا غیبت کے دائرے میں شامل نہیں۔ حضرت عروہؒ نے حکم کی بیٹی کے غلط عمل، اور فاطمہ کے غلط فتویٰ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ذکر کیا۔
2. ایک مفتی کا دوسرے مفتی کا احتساب کرنا، جب کہ اس کا فتویٰ خلاف نص ہو، یا اس نے خاص حکم کو عام کر دیا ہو، جیسا کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب کیا۔

(۲۱)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابو سلمہؒ کو تنازعہ زمین سے روکنا

ابو سلمہؒ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ ان کا ایک قوم سے زمین کے بارے میں جھگڑا چل رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین کے سلسلے میں کسی پر ظلم کے برے انجام سے ڈراتے ہوئے انہیں اس تنازعے سے باز رہنے کی تلقین کی۔

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۰/۱۰۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام بخاریؒ نے محمد بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: " يَا أَبَا سَلَمَةَ ! اِجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ."))[1]

''ابوسلمہ نے انہیں بتلایا کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان تنازعہ[2] تھا۔ انہوں نے اس کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: ''اس زمین کو چھوڑ دو۔ یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بالشت برابر زمین کا ظلم کیا[3] اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''[4]

قصے سے مستفاد باتیں:

(۱) دین خیر خواہی کا نام ہے، اور خیر خواہی کی ایک بہترین شکل یہ ہے کہ اپنے احباب ومعارف کو گناہ سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہؒ کے ساتھ یہی طریقہ اختیار فرمایا۔ خیر خواہی یہ نہیں کہ ہر تنازعہ میں ، اور ہر

---

[1] صحيح البخاري ، كتاب المظالم ، باب إثم من ظلم شيئا من الأرض ، رقم الحديث ۲٤٥۳ ، ۱۰۳/٥. امام احمدؒ نے بھی اس سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے۔(المسند ۷۹/٦ ، ۲٥۲).

[2] صحیح مسلم کی روایت میں ہے:((وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ.)) (صحيح مسلم ، كتاب المظالم ، باب إثم من ظلم شيئا من الأرض ، رقم الحديث ۱۲۳۱/۳۲).
[ان کے اور ایک قوم کے درمیان زمین میں تنازعہ تھا]

[3] یعنی بالشت برابر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی۔

[4] زمین کے سات طبق ہیں، اس کو زمین کے ساتویں طبق تک دھنسایا جائے گا اور زمین کا ہر طبق اس کی گردن میں ہار کی طرح ہوگا۔(ملاحظہ ہو: فتح الباري ٥/۱۰٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں اپنے شناسا لوگوں کی تایید کی جائے۔ ایسا طرز عمل حقیقت میں اپنے تعلق والوں کے ساتھ ظلم کرنا ہے۔

٢ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ رحمہ اللہ کو زمین کے تنازعہ سے دور کرنے کی غرض سے ظلم کے انجام سے ڈرایا۔

٣ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات کی تاکید وتایید کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی پیش کیا۔

(٢٢)

معاذہ رحمہا اللہ کی رضاعی بیٹی کو اکلِ حرام سے اجتناب کی تاکید

حضرت معاذہ عدویہ رحمہا اللہ نے اپنی رضاعی بیٹی کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ اکلِ حرام سے دور رہے۔

دلیل:

حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ نے ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

((كَانَتْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ[1] أَرْضَعَتْ أُمَّ الْأَسْوَدِ ، وَقَالَتْ أُمُّ الْأَسْوَدِ : قَالَتْ لِيْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ : " لَا تُفْسِدِيْ رَضَاعِيْ بِأَكْلِ الْحَرَامِ ، فَإِنِّيْ جَهَدْتُّ جُهْدِيْ حِيْنَ أَرْضَعْتُكِ حَتَّى أَكَلْتُ الْحَلَالَ ، فَاجْتَهِدِيْ أَنْ لَا تَأْكُلِيْ إِلَّا حَلَالًا لَعَلَّكِ أَنْ تُوَفَّقِيْ لِخِدْمَةِ سَيِّدِكِ ، وَالرِّضَا بِقَضَائِهِ."))[2]

[1] (معاذة العدوية) : ان کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے: معاذہ بنت عبداللہ ، سیدہ ، عالمہ ، ام صہباء عدویہ بصریہ ، عابدہ ، سید صلہ بن اشیم کی زوجہ۔ (ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٤/٥٠٨)۔

[2] صفة الصفوة ٤/٣٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''معاذہ عدویہؒ نے ام اسودکو دودھ پلایا تھا۔ ام اسودؒ نے بیان کیا کہ معاذہ عدویہ نے ان سے فرمایا: ''حرام کھا کر میرے دودھ کو خراب نہ کرنا، میں نے تمہاری مدت رضاعت کے دوران انتہائی جدو جہد کر کے حلال کھایا۔ خوب کوشش کرنا تا کہ صرف حلال ہی کھاؤ، شاید کہ اس طرح تمہیں اپنے مالک کی بندگی اور اس کے فیصلے پر راضی ہونے کی سعادت میسر آ جائے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① معاذہ عدویہؒ نے ام اسودؒ کو نصیحت کرتے وقت اس سے اپنے سابقہ تعلق کا ذکر کر کے غالباً اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ ان کی اس بات کے پس منظر میں ام اسود کی خیر خواہی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔

② معاذہؒ کی نصیحت کس قدر قیمتی اور اہم ہے! انہوں نے اکل حلال اور نیک اعمال کے باہمی گہرے تعلق اور شدید ربط کو واضح کیا۔ اللہ رب العالمین کے درج ذیل ارشاد گرامی میں بھی اسی حقیقت کی طرف راہ نمائی کی گئی ہے:

﴿ يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صٰلِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴾[1]

[ترجمہ: ''اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو، اور یقیناً میں تمہارے اعمال کو جاننے والا ہوں۔'']

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے کے حکم سے پہلے پاک چیزیں کھانے کا حکم دیا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے علامہ فخر الدین رازیؒ نے تحریر کیا ہے:

((وَتَقْدِيمُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ ﴾ عَلَى قَوْلِهِ ﴿ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ﴾ كَالدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لَا بُدَّ وَأَنَّ يَكُونَ مَسْبُوقًا بِأَكْلِ الْحَلَالِ.))[2]

---

[1] سورة المومنون / الآية ٥١.

[2] التفسير الكبير ٢٣/١٠٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''[نیک اعمال کرنے کے حکم] سے پہلے [پاک چیزوں کے کھانے کا حکم] ذکر کرنے میں گویا اس بات پر دلالت ہے کہ اکل حلال لازمی طور پر نیک عمل سے پہلے ہو۔''

اللہ حي وقیوم ہماری دودھ پلانے والی خواتین کو بھی اس حقیقت کو اپنی اولادوں کے ذہنوں میں راسخ کرنے کی سعی وکوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۲۳)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھانجے کو ساتھی سمیت کسی کے باغ سے کھانے پر ڈانٹا

مدینہ طیبہ کے باغ میں پھلانگ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے نے کچھ پھل کھایا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی، تو دونوں کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔

دلیل:

امام حاکمؒ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے یزید بن اصم سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:

((تَلَقَّيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ مُقْبِلَةٌ مِنْ مَكَّةَ أَنَا ، وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا ، وَقَدْ كُنَّا وَقَعْنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ ، فَأَصَبْنَا مِنْهُ ، فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ . فَأَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ أُخْتِهَا تَلُوْمُهُ وَتَعْذِلُهُ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِي مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ، ثُمَّ قَالَتْ : ''أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ سَاقَكَ حَتَّى جَعَلَكَ فِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ. ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ! مَيْمُوْنَةُ وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلَى غَارِبِكَ. أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَتْقَانَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَوْصَلِنَا لِلرَّحِمِ.'')) [1]

''عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکہ سے واپس آتے ہوئے میں اور ان کا بھانجا طلحہ بن عبید اللہ کا بیٹا راستے میں ان سے ملے، اور وہ ان کا بھانجا تھا، اور [اس سے پہلے] انہیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ ہم نے مدینہ کے ایک باغ میں داخل ہو کر وہاں سے کچھ کھایا ہے۔ انہوں نے اپنے بھانجے کی خوب ڈانٹ ڈپٹ کی۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئیں، اور مجھے موثر نصیحت کی، پھر انہوں نے فرمایا: ''کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل فرما دیا ہے؟ واللہ! میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں رہا۔ یقیناً وہ ہم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والی اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی عورتوں میں سے تھیں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ کی ابتدا اپنے بھانجے سے کی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے کی باز پرس بعد میں کی۔ ان کا یہ طرز عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق تھا کہ انہوں نے بھی دعوت توحید کی ابتدا اپنے اقارب سے کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت میں یہ ترتیب حکم ربانی کے مطابق تھی۔ [2]

---

[1] المستدرك على الصحيحين ، كتاب معرفة الصحابة ، ٤/ ٣٢ ۔ امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح مسلم کی شرط کے مطابق [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/ ٣٢) ؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/ ٣٢) .

[2] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: والدین کا احتساب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کا احتساب کرتے ہوئے ڈانٹ ڈپٹ کی، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے بھانجوں سے ایسی حرکت کی توقع نہ تھی۔

۳ اس قصے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عدل وانصاف اور شان وعظمت نمایاں ہے کہ انہوں نے اپنی سوکن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی اتنے شاندار الفاظ میں تعریف کی کہ شاید ہی کوئی اپنی سوکن کو اتنی فراخ دلی سے خراج تحسین پیش کرتی ہو۔

(۲۴)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا شراب کے ساتھ کنگھی کرنے پر احتساب

ایک شامی عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ وہ بیٹیوں کی کنگھی کے دوران شراب استعمال کرتی ہے۔ انہوں نے اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

دلیل:

امام حاکمؒ نے سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : "مِمَّنْ أَنْتُنَّ"؟

فَقُلْنَ : "مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ."

فَقَالَتْ : "صَوَاحِبُ الْحَمَّامَاتِ."

فَقُلْنَ : "نَعَمْ."

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلَى نِسَاءِ أُمَّتِي."

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : "لِي بَنَاتٌ اَمْشِطُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرَابِ."

قَالَتْ : " بِأَيِّ شَرَابٍ؟"

فَقَالَتْ : "اَلْخَمْر."

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : " أَفَكُنْتِ طَيِّبَةَ النَّفْسِ أَنْ تَمْتَشِطِي بِدَمِ الْخَنْزِيرِ؟"

قَالَتْ : "لَا."

قَالَتْ : " فَإِنَّهُ مِثْلُهُ.")) [1]

''عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں شامی عورتیں آئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا:

''تم کن میں سے ہو؟''

انہوں نے جواب دیا: ''اہل حمص میں سے۔''

انہوں نے فرمایا: ''حماموں والی؟''

انہوں نے عرض کی: ''جی ہاں۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''میری امت کی عورتوں پر حمام (میں جانا) حرام ہے۔''

ان میں سے ایک عورت نے کہا: ''میری بیٹیاں ہیں، میں اس مشروب کے ساتھ ان کی کنگھی کرتی ہوں۔''

انہوں نے دریافت کیا: ''کس مشروب کے ساتھ؟''

اس نے جواب دیا: ''شراب کے ساتھ۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ خنزیر کے خون کے

---

[1] المستدرك على الصحيحين، كتاب الأدب، ٤/٢٨٩-٢٩٠۔ امام حاکمؒ نے اس کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/٢٩٠)؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔(ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/٢٩٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کنگھی کرو؟''

اس نے عرض کی: ''نہیں۔''

انہوں نے فرمایا: ''وہ [شراب] اسی کی مانند ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنے والی عورتوں سے سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ وہ کن لوگوں میں سے ہیں۔ مخاطبین کے متعلق آگاہی دعوت واحتساب کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔[1]

② مہمان نوازی کے شیطانی آداب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ کتنے ہی مرد اور خواتین ایسی ہیں جو فریضہ احتساب ترک کرنے کے لیے مہمانوں کے جھوٹے ادب کا حیلہ تراش لیتے ہیں۔

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کو حماموں میں جانے سے روکنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال کیا۔

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شراب کے ساتھ کنگھی کرنے کی قباحت اور برائی کو واضح کرنے کی غرض سے خنزیر کے خون کے ساتھ کنگھی کرنے کے متعلق عورت سے سوال کیا، اور اس طرح مثال کے ذریعے بات کو سمجھانا، قرآن وسنت کا ایک ثابت شدہ بہترین اسلوب ہے۔

⑤ اس قصے سے برائی سے بچانے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جذبۂ صادقہ واضح ہوتا ہے۔ مثال سے وہ ہی سمجھانے کی کوشش کرتا ہے جس کے دل میں بات ذہن نشین کروانے کی سچی تڑپ ہو۔

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية : مراعاة أحوال المخاطبين .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۵)

میمونہ رضی اللہ عنہا کا شراب کی بدبو والے قریبی کو دھمکی دینا

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ایک رشتے داران کے ہاں آیا۔ اس کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ انہوں نے اس کو حکم دیا کہ وہ شرعی حد کے لیے اپنے آپ کو متعلقہ حکام کے روبرو پیش کرے، وگرنہ وہ اس سے قطع تعلق کر دیں گی۔

دلیل:

امام ابن سعدؒ نے یزید بن اصمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ ذَا قَرَابَةٍ لِمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَوَجَدَتْ مِنْهُ رِيْحَ شَرَابٍ ، فَقَالَتْ :" لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيَجْلِدُوْكَ......أَوْ قَالَتْ : يُطَهِّرُوْكَ[1]......لَا تَدْخُلُ عَلَيَّ بَيْتِي أَبَداً .")) [2]

''میمونہ رضی اللہ عنہا کا ایک قرابت داران کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کے ہاں [یعنی اس کے منہ میں] بدبو کو پایا، تو فرمایا: ''اگر تو مسلمانوں کے پاس نہ گیا، تا کہ وہ تجھے کوڑیں ماریں یا انہوں نے فرمایا: وہ تجھے پاک نہ کریں۔ تو تو کبھی بھی میرے گھر میں داخل نہ ہونا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے قریبی شخص کا احتساب کرتے ہوئے [دھمکی] کا درجہ

---

[1] (أَوْ قَالَتْ : يُطَهِّرُوْكَ) : ''یا انہوں نے یہ فرمایا: وہ تجھے پاک کریں''۔

[2] الطبقات الكبرى ٨/١٣٩. حافظ ذہبیؒ نے بھی اس واقعے کو ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٢/٢٤٤) ؛ اور شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش سیر أعلام النبلاء ٢/٢٤٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احتساب استعمال کیا، اور یہ احتساب کے متعدد درجات میں سے ایک ہے جس کو بوقت ضرورت استعمال کیا جاتا ہے۔[1]

۲ رشتے دار کی اصلاح کی غرض سے اس سے قطع تعلق کرنا شرعاً درست ہے، اسی لیے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے شراب کی بدبو والے قریبی رشتے دار کو قطع تعلق کی دھمکی دی۔ اصلاح کی خاطر قرابت دار سے بائیکاٹ قطع رحمی میں شامل نہیں۔ بلکہ بسا اوقات ایسا کرنا ہی صلہ رحمی ہوتا ہے۔

۳ اس قصے میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی دینی حمیت وغیرت واضح ہے۔ ان کی نظر میں دینی تقاضے کو توڑ کر اپنے طرز عمل پر اصرار کرنے والے قرابت دار سے کسی قسم کا تعلق باقی رکھنا درست نہیں۔

مولائے کریم کا درج ذیل ارشاد ایسے ہی پاک باز اور مقدس لوگوں کے بارے میں ہے:

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ أَوْ أَبْنَآءَ هُمْ اَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُمْ أُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ أُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾[2]

[ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے ہوں، یا ان

---

[1] ملاحظہ ہو: إحياء العلوم الدين ۲/۳۳۲.

[2] سورة المجادلة / الآية ۲۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی ہوں، یا خاندان والے ہوں، انہی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو راسخ کر دیا ہے، اور اپنی نصرت خاص سے ان کی تایید کی ہے، اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے، اور وہ اس سے خوش ہیں، یہی اللہ تعالیٰ کی جماعت کے لوگ ہیں، آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔'']

اے ہمارے حی و قیوم رب! ہم ناتوانوں اور ناکاروں کو بھی ایسے لوگوں میں شامل فرما دیجیے۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ.

(۲۶)

عورت کا برائی کا ارادہ کرنے والے کو قتل کرنا

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا۔ عورت کے انکار پر اس نے زبردستی اپنے ارادے کی تکمیل کی کوشش کی۔ عورت پیچھے ہٹی، ایک پتھر اٹھایا، اور اسی سے مرد کا کام تمام کر دیا۔

دلیل:

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((اِستَضَافَ رَجُلٌ نَاسًا مِنْ هُذَيْلٍ ، فَأَرْسَلُوا جَارِيَةً لَّهُمْ تَحْتَطِبُ ، فَأَعْجَبَتِ الضَّيْفَ فَتَبِعَهَا ، فَأَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ ، فَعَارَكَهَا سَاعَةً ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ انْفِلَاتَةً ، فَرَمَتْهُ بِحَجَرٍ ، فَفَضَّتْ كَبِدَهُ ، فَمَاتَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ جَاءَ تْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَأَخْبَرَتْهُمْ ، فَذَهَبَ أَهْلُهَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَأَخْبَرُوْهُ ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَوَجَدَ آثَارَهُمَا ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : "قَتِيْلُ اللّٰهِ ، لَا يُؤْدَى أَبَدًا.")) [1]

''قبیلہ ہذیل کے لوگوں کے پاس ایک مہمان آیا۔لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لیے انہوں نے اپنی ایک لونڈی بھیجی ۔مہمان اس پر فریفتہ ہوگیا، اور اس کے پیچھے لگ گیا۔ اس کو برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پھر اس نے اس عورت کے ساتھ لڑائی شروع کر دی، کچھ دیر لڑائی جاری رہی، یکا یک وہ پیچھے ہٹی، اور اس کو پتھر [اٹھا کر] دے مارا، پتھر نے اس کے جگر کے ٹکڑے کر دیئے اور وہ مر گیا۔

پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی، اور انہیں [سارا ماجرا] سنا دیا۔ اس کے گھر والے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور انہیں [ساری صورت حال سے] آگاہ کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے [تفتیش و تحقیق کے لیے کسی کو] بھیجا، تو ان دونوں کے نشانات [مبینہ مقام پر] پائے گئے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا قتل کردہ ہے، اس کی کبھی بھی دیت ادا نہ کی جائے گی۔'' [2]

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

---

[1] المصنف ، کتاب العقول ، باب الرجل یجد علی امرأته رجلا ، رقم الحدیث ۱۷۹۱۹، ۹/ ٤٣٥ . اس سے قریب قریب روایت امام ابن ابی شیبہؒ، امام بیہقیؒ اور امام بغویؒ نے بھی نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المصنف ، کتاب الدیات ، الرجل یرید المرأة علی نفسها ، رقم الروایة ۷۸٤۲ ، ۹/ ۳۷۱-۳۷۲ ؛ والسنن الکبری ، کتاب الأشربة والحد فیها ، باب الرجل یجد مع امرأته رجلاً فیقتله ، ۸/ ۳۳۷) . اور شرح السنہ کے محققین نے لکھا ہے کہ اس کے روایت کرنے والے [ثقہ] ہیں۔ (ملاحظہ ہو: ھامش شرح السنة ، ۱۰/ ۲۵۲).

[2] ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں: ((هٰذَا قَتِيْلُ اللّٰهِ ، وَاللّٰهِ ! لَا يُؤْدَى أَبَداً)) [یہ اللہ تعالیٰ کا قتل کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کی کبھی دیت نہ دی جائے گی]۔ (السنن الکبری للبیهقی ۸/ ۳۳۷).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ذَاكَ قَتِيلُ اللّٰهِ. وَاللّٰهِ ! لَا يُؤْدَي أَبَدًا.))[1]

''وہ اللہ تعالیٰ کا مارا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم! اس کی کبھی بھی دیت ادا نہ کی جائے گی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① اس مسلمان عورت کے دل میں اپنی عزت وناموس کی حفاظت کا کس قدر شدید جذبہ تھا۔ رحمها الله تعالى رحمة واسعة . اے ہمارے رب! ہماری عورتوں کو بھی یہی جذبہ عطا فرما، اور ان کی عزتوں کی ہمیشہ حفاظت فرمانا۔ آمین یا رب العالمین۔

① اگر کسی عورت کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا جائے، اور عورت کے لیے اپنے بچاؤ کی خاطر برا ارادہ کرنے والے کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو، اور وہ اس کو قتل کر دے، تو اس پر نہ تو کوئی گناہ ہوگا اور نہ ہی اس سے قصاص لیا جائے گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہی فیصلہ فرمایا۔ سرزمین شام میں حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سلیمان بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ امْرَأَةً بِالشَّامِ أَتَتِ الضَّحَاكَ بْنَ قَيْسٍ رضي الله عنه فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ إِنْسَانًا اِسْتَفْتَحَ عَلَيْهَا بَابَهَا، وَأَنَّهَا اسْتَغَاثَتْ، فَلَمْ يُغِثْهَا أَحَدٌ ، وَكَانَ الشِّتَاءُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ ، وَأَخَذَتْ رَحًى، فَرَمَتْهُ بِهَا ، فَقَتَلَتْهُ ، فَبَعَثَ مَعَهَا وَإِذَا لِصٌّ مِنَ اللُّصُوصِ ، وَإِذَا مَعَهُ مَتَاعٌ ، فَأَبْطَلَ دَمَهُ.))[2]

''یقیناً ایک عورت نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بتلایا کہ ایک

---

[1] السنن الكبرى ٨/٣٣٧.

[2] المصنف ، كتاب الديات ، الرجل يريد المرأة على نفسها ، رقم الرواية ٧٨٤٤ ، ٩/٣٧٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نے اس کو دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ اس عورت نے مدد کے لیے فریاد کی، لیکن کوئی اس کی مدد کو نہ پہنچا، اور تب سردی کا موسم تھا، اس نے [مجبوراً] دروازہ کھول دیا، اور چکی کا پاٹ مار کر اس کا کام تمام کر دیا۔

انہوں [ضحاک رضی اللہ عنہ] نے [تحقیق کی خاطر] ایک شخص کو اس [عورت] کے ساتھ روانہ کیا، تو وہاں چوروں میں سے ایک چور [مرا پڑا] تھا۔ اور اس کے ساتھ [چرایا ہوا] سامان تھا۔

انہوں نے اس کے خون کو باطل قرار دیا [یعنی عورت سے قصاص نہ لیا گیا]۔"

علاوہ ازیں متعدد علمائے امت نے بھی اس بات کو صراحت سے بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر امام احمدؒ نے ایسی عورت کے متعلق فرمایا:

((إِذَا عَلِمَتْ أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ إِلَّا نَفْسَهَا ، فَقَتَلَتْهُ لِتَدْفَعَ عَنْ نَفْسِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهَا.))[1]

"جب عورت کو معلوم ہو جائے کہ وہ اس سے برائی کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ اپنی عزت کو بچانے کی غرض سے اس [مرد] کو قتل کر دے، تو اس پر کچھ [گناہ یا قصاص] بھی نہیں۔"

امام بغویؒ نے فرمایا:

((لَوْ قَصَدَ رَجُلٌ الْفُجُوْرَ بِامْرَأَةٍ ، فَدَفَعَتْهُ عَنْ نَفْسِهَا ، فَقَتَلَتْهُ لَا شَيْءَ عَلَيْهَا.))[2]

"اگر کوئی مرد کسی عورت سے برائی کا قصد کرے، اور وہ [عورت] اس کو دھکا دے، اور قتل کر دے، تو اس پر کچھ [گناہ یا قصاص] نہیں۔"

صرف یہی بات نہیں، بلکہ عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر برائی کا ارادہ کرنے

---

[1] المغني ۱۲/۵۳۳.
[2] شرح السنة ۱۰/۲۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے شخص کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہو، تو ایسی صورت میں ایسے شخص کا قتل کرنا عورت پر واجب ہے، اور اس بات پر فقہائے امت کا اتفاق ہے۔ شیخ عبدالقادر عودہؒ نے تحریر کیا ہے:

((وَقَدْ اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ دَفْعَ الصَّائِلِ وَاجِبٌ عَلَى الْمُدَافِعِ فِي حَالَةِ الْعِرْضِ ۔ فَإِذَا أَرَادَ رَجُلٌ اِمْرَأَةً عَلَى نَفْسِهَا ، وَلَمْ تَسْتَطِعْ دَفْعَهُ إِلَّا بِالْقَتْلِ ، كَانَ مِنَ الْوَاجِبِ عَلَيْهَا أَنْ تَقْتُلَهُ إِنْ أَمْكَنَهَا ذٰلِكَ .))[1]

''فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عزت پر حملہ آور ہونے والے کا روکنا واجب ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے، اور عورت کے لیے اپنے بچاؤ کی غرض سے اس مرد کو قتل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو، تو استطاعت کی صورت پر ایسے مرد کو قتل کرنا واجب ہوگا۔''

◇ ۱ زنا کس قدر سنگین جرم ہے کہ کسی عورت کو اس پر مجبور کرنے والا واجب القتل قرار پاتا ہے۔[2]

(۲۷)

دوران طواف صلیب والے کپڑے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

دوران طواف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت پر صلیب کی شکل والی چادر

---

[1] التشريع الجنائي الإسلامي ١/٤٧٤.

[2] زنا کے گناہ کی سنگینی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي ص ١٧ - ٧٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی تو انہوں نے اس کو اتار پھینکنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے دقرہ ام عبدالرحمٰن اذینہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((كُنَّا نَطُوفُ بِالْبَيْتِ مَعَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَأَتْ عَلَى امْرَأَةٍ بُرْدًا فِيهِ تَصْلِيبٌ ، فَقَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : "اِطْرَحِيهِ اِطْرَحِيهِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى نَحْوَ هٰذَا قَضَبَهُ .))[1]

''ہم ام المومنین [عائشہ رضی اللہ عنہا] کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہی تھیں، انہوں نے ایک عورت پر صلیب والی چادر دیکھی، تو اس سے فرمایا: ''اس کو پھینک دو، اس کو پھینک دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیز دیکھتے، تو اس کو چیر دیتے۔''

(۲۸)

دوران سعی صلیب والے کپڑے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

سعی کے دوران ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت پر صلیب کی شکل والی چادر دیکھی، تو اس کو اتارنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے دقرہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

[1] المسند ٦/ ١٤٠. شیخ احمد البناؒ نے اس کی [سند کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ١٧/ ٢٨٥).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَرَأَيْتُ امْرَأَةً عَلَيْهَا خَمِيصَةٌ فِيهَا صَلِيبٌ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "اِنْزَعِي هٰذَا مِنْ ثَوْبِكِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَآهُ فِي ثَوْبٍ قَضَبَهُ.")) [1]

''میں عورتوں کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہی تھی۔ میں نے ایک عورت کے اوپر صلیب والی چادر دیکھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو حکم دیا: ''اس کو اپنے کپڑے سے اتار دو، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کپڑے میں اس کو دیکھتے، تو اس کو کاٹ دیتے۔''

دونوں قصوں سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں برائی کے خاتمہ کے لیے کس قدر شدید تڑپ اور جذبہ تھا۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی انہیں برائی کو مٹانے کی کوشش سے غافل نہ کر سکی۔ آج بھی اگر امت میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برائی کا غلبہ نہ رہے۔

ان دونوں واقعات میں ان سادہ لوح عبادت گزار دادیوں، نانیوں اور ماؤں کے لیے نصیحت اور تنبیہ ہے جو کہ گھر کے کونوں میں بیٹھے نوافل، تلاوت قرآن کریم اور مختلف اوراد میں مگن دکھائی دیتی ہیں، اور ان کے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، اور بیٹے بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے پروگراموں کے دیکھنے، سننے اور خود کرنے میں مشغول نظر آتے ہیں۔ ایسی بھولی بھالی غافل عورتیں اپنی غفلت سے بیدار ہو جائیں، اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ ان کا اپنی اولادوں کو فرائض کی پابندی کا مسلسل حکم دیتے رہنا، اور اپنے گھروں سے برائیوں کے مٹانے کی خاطر تسلسل کے ساتھ پوری قوت و طاقت

[1] المسند ٦/٢٢٥. شیخ احمد البنا رحمہ اللہ نے اس کی [سند کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ١٧/ ٢٨٥)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ کوشش کرتے رہنا ایسی عبادت سے کہیں زیادہ ضروری اور اعلیٰ وافضل ہے۔

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صلیب والی چادر اتار پھینکنے کا حکم دو مرتبہ دیا۔ احتساب میں [امر] اور [نہی] کو بوقت ضرورت ایک سے زیادہ دفعہ دہرایا جاتا ہے۔

۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں واقعات میں اپنے احتساب کے ثبوت کی خاطر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بطور دلیل پیش کیا، اور بلا شک وشبہ دلیل تو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے، یا فرمان رب العالمین۔

۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں کپڑے میں صلیب کی صورت کا ہونا کس قدر سنگین گناہ ہے کہ انہوں نے دوران طواف اور سعی بھی اس پر احتساب کیا۔ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالَی عَنْهَا وَأَرْضَاهَا.

(۲۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجی کا باریک دوپٹہ چیر دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی باریک دوپٹہ اوڑھے ان کے ہاں آئی۔ انہوں نے اس کا دوپٹہ چیر پھینکا، اس کو ڈانٹا، اور ساتھ ہی ایک موٹی اوڑھنی اس کو پہنا دی۔

دلیل:

امام ابن سعدؒ نے علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما، عَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ يَشُفُّ عَنْ جَيْبِهَا، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا، وَقَالَتْ: "أَمَا تَعْلَمِينَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي سُورَةِ النُّورِ"؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ دَعَتْ بِخِمَارٍ ، فَكَسَتْهَا.))[1]

''میں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی بیٹی حفصہ کو باریک دوپٹے میں دیکھا، اس کا گریبان نیچے سے نظر آ رہا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے دوپٹے کو چیر دیا، اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورہ نور[2] میں جو [حکم] نازل فرمایا ہے کیا تجھے اس کا علم نہیں؟''

پھر ایک اوڑھنی منگوائی، اور اس کو پہنا دی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا.))[3]

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو چیر دیا، اور اس کو ایک موٹی اوڑھنی پہنائی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے [ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑنے کا] درجہ احتساب استعمال کیا۔ اور شاید اس سختی کا سبب یہ تھا کہ آل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ ایسی باریک اوڑھنی میں گھر سے نکلے۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باریک اوڑھنی کو اتارنے کا حکم دینے کی بجائے اس کو چیر دیا۔ اور شاید اس میں بھتیجی کے لیے ہمیشہ یاد رہنے والا سبق، اور کبھی نہ بھولنے والی تنبیہ ہو۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس سلسلے میں متعدد واقعات ثابت ہیں۔ ان کی

---

[1] الطبقات الكبرى ٨/٧٢.

[2] شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود یہ آیت کریمہ تھی: ﴿ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوْبِهِنَّ ﴾ [سورة النور/الآية ٣١] [ترجمہ: اور آپ ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زیب و زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر رہتا ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔]

[3] المؤطا، كتاب اللباس باب ما يكره للنساء لبسه من الثياب، رقم الرواية ٦، ٢/٩١٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہوں میں اولاد کی اصلاح و تربیت کپڑوں اور دیگر چیزوں سے زیادہ قیمتی اور اہم تھی۔[1]

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھتیجی کے لیے اس کی غلطی کو واضح کرنے کی غرض سے قرآن کریم کی آیت کریمہ کا حوالہ دیا، اور قرآن وسنت کا حوالہ ہی بہترین حوالہ ہے۔

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غلط چیز کے ازالے پر اکتفا نہ کیا، بلکہ اس کا شرعی نعم البدل اپنی طرف سے مہیا بھی کیا۔ احتساب میں اس بات کا اہتمام بہت مفید ہے۔[2]

(۳۰)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچی کی لٹوں کو چھپانے کی ترغیب دینا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بچی کی بے پردہ لٹوں کو دیکھا، تو انہیں چھپانے کی ترغیب دی۔

دلیل:

امام ابن ابی شیبہؒ نے قابوسؒ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّهُ أَرْسَلَ امْرَأَةً إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَرَأَتْ جَارِيَةً لَهَا جُمَّةً فَقَالَتْ : "لَوِ اسْتَتَرَتْ هٰذِهِ كَانَ أَحْرَى بِهَا."

---

[1] اسی قسم کے بعض واقعات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: بچوں کا احتساب ص ۱۲۹-ص ۱۴۴۔

[2] اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایک بچے کی سونے کی انگوٹھی اتروانے کے بعد اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بنانے کا حکم دیا۔ (ملاحظہ ہو: بچوں کا احتساب ص ۱۴۸-۱۴۹)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ : "إِنَّهَا لَمْ تَحِضْ ، وَلَا بَدَا بَعْدُ الْحَيْضُ.")) [1]

''انہوں نے ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجی، [اس نے بیان کیا کہ] انہوں نے ایک [بے پردہ] لٹوں والی بچی کو دیکھا، تو فرمایا: ''اگر یہ ان کو چھپا لیتی، تو اس کے لیے زیادہ مناسب تھا۔''

اس عورت نے عرض کی: ''اس کو ابھی حیض نہیں آتا، اور نہ اس سے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱. بچیوں کو پردے کی تلقین زمانۂ بلوغت کو پہنچنے سے پہلے ہی کرنی چاہیے تاکہ بالغ ہونے تک پردے کی پابندی ان کی طبیعت کا حصہ بن چکی ہو۔ [2]

۲. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں عورت کے سر کے بالوں کو چھپانے کی اہمیت اس قدر زیادہ تھی کہ انہوں نے اس بات کی ترغیب نابالغہ بچی کو دی۔ اور مقامِ افسوس ہے کہ آج کی مسلمان بیٹیوں کی ایک بڑی تعداد زمانۂ بلوغت کو پہنچنے کے بعد بھی بالوں کو بے پردہ کیے ہوئے بازاروں میں گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

(۳۱)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچی کی آواز والی پازیبوں پر احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک چھوٹی بچی لائی گئی جس نے پازیبیں پہن رکھی

---

[1] المصنف ، كتاب الصلوات ، المرأة تصلّي ولا تغطّي شعرها ، ۲/۲۲۹ .

[2] بچوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی اہمیت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: بچوں کا احتساب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں، اور بچی کی حرکت کے سبب ان پازیبوں سے آواز نکل رہی تھی۔ انہوں نے ان پازیبوں کے اتار پھینکنے سے پہلے بچی کو اپنے ہاں داخل ہونے سے منع کر دیا۔

دلیل:

امام ابوداودؒ نے عبدالرحمٰن بن حسان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی بنانہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ أُدْخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ ، فَقَالَتْ : "لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا."

وَقَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ.")) [1]

''کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھی کہ ان کے پاس ایک بچی کو لایا گیا، جس نے آواز پیدا کرنے والی پازیبیں پہن رکھی تھیں۔ انہوں نے فرمایا: ''ان پازیبوں کو کاٹ پھینکنے تک اس کو میرے ہاں داخل نہ کرنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس گھر میں گھنٹی ہو [یعنی گھنٹی بجے] اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱۔ رحمٰن ورحیم رب کی لاتعداد رحمتیں ہوں عائشہ رضی اللہ عنہا پر کہ انہوں نے مہمان نوازی کے شیطانی آداب کو اپنے احتساب کی راہ میں رکاوٹ بننے نہ دیا۔ اے اللہ مالک!

---

[1] سنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود) ، كتاب الخاتم ، باب في الجلاجل ، رقم الحديث ۴۲۲۵، ۱۱/۱۹۶-۱۹۷. حافظ منذریؒ نے اس حدیث کے متعلق سکوت اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مختصر سنن أبي داود ، رقم الحديث ۴۰۶۷، ۱/۱۲۱) ؛ شیخ البانیؒ نے اس کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ۲/۷۹۶).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اور ہماری عورتوں کو بھی یہی توفیق نصیب فرما۔ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر.

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ممنوعہ زیور پہننے پر احتساب کیا۔ بچی کی چھوٹی عمران کے احتساب کی راہ میں حائل نہ ہو سکی۔

۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کا کس قدر اہتمام کرنے والی تھیں کہ ان کا گھر ایسی چیز سے پاک رہے جو رحمت والے فرشتوں کی دوری کا سبب ہو۔ اور انتہائی دکھ اور رنج کی بات ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بہت زیادہ مال خرچ کر کے اس قسم کے ساز و سامان کو اپنے گھروں میں لا رہی ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

۴ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی پیش کیا۔

(۳۲)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بچے کے سونے کی انگوٹھی پر احتساب

سعید بن حسین نامی بچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا۔ اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ انہوں نے اپنی خادمہ کو بچے کی انگوٹھی اتارنے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام ابن ابی شیبہؒ نے سعید بن حسینؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَنَا غُلَامٌ ، وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَتْ : "يَا جَارِيَةُ! نَاوِلِنِيْهِ."

فَنَاوَلَتْهَا إِيَّاهُ.

فَقَالَتْ : "اِذْهَبِيْ بِهِ إِلَى أَهْلِهِ ، وَاصْنَعِيْ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ."

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقُلْتُ : "لَا حَاجَةَ لِأَهْلِي فِيهِ."

قَالَتْ : "فَتَصَدَّقِي بِهِ ، وَاصْنَعِي خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.")) [۱]

''میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آیا، اور تب میں بچہ تھا، اور میں نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ انہوں نے فرمایا: ''اے خادمہ! یہ [انگوٹھی] مجھے دو۔'' اس نے [میرے ہاتھ سے انگوٹھی] اتار کر انہیں تھما دی۔

انہوں نے فرمایا: ''یہ اس کے گھر والوں کو دے آؤ، اور ایک چاندی کی انگوٹھی تیار کرو۔''

میں نے عرض کی: ''میرے گھر والوں کو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

انہوں نے [خادمہ کو] حکم دیا: ''اس کو صدقہ کر دو، اور [اس کے لیے] چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کرو۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے غلط چیز کو ہاتھ سے ختم کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ وہ بچے کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتار دے۔ اس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی:

((مَنْ رَأَى مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ .)) [۲]

[جو تم میں سے برائی کو دیکھے اس کو ہاتھ سے بدل دے] پر عمل کیا۔

۲۔ بچے کی کم سنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بنی۔ ان کے اس طرز عمل سے علمائے حسبہ کی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ شرائط احتساب میں سے ایک یہ ہے کہ: ''برائی موجود ہو، اس کا ارتکاب کرنے والا خواہ مکلّف ہو یا

---

[۱] المصنف ، كتاب العقيقة ، من كره خاتم الذهب ، رقم الرواية ۱۹۶ ۵، ۸/ ۲۷۹.

[۲] امام مسلم رحمہ اللہ کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کردہ حدیث کا ایک حصہ ہے۔ حوالے کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب ہذا کا ص ۳۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مکلّف، بڑا ہو یا چھوٹا۔''[1]

③ انہوں نے خادمہ کو صرف سونے کی انگوٹھی اتارنے ہی کا حکم نہ دیا، بلکہ بچے کے لیے چاندی کی انگوٹھی تیار کرنے کا حکم بھی دیا۔ دوران احتساب ممنوعہ چیزوں اور ناجائز باتوں سے روکتے وقت جائز چیزوں کے مہیا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرنی چاہیے۔

(۳۳)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت پر احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ایک ایسی عورت کا ذکر کیا گیا جو مردوں ایسے جوتے پہنتی تھی۔ یہ سن کر انہوں نے اس پر نقد فرمایا۔

دلیل:

امام ابوداود ؒ نے ابن ابی ملیکہ ؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعلَ.

فَقَالَتْ : "لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.")) [2]

---

[1] ملاحظہ ہو: احياء علوم الدين ۲/ ۳۲۷ ؛ وتنبيه الغافلين ص ۳۷.

[2] سنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود)، كتاب اللباس، باب في لبس النساء، رقم الحديث ۴۰۹۳، ۱۱/ ۱۰۵-۱۰۶. شیخ البانی ؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبی داود ۲/ ۷۷۳). اس سے ملتی جلتی روایت امام الحمیدی ؒ اور امام ابویعلی ؒ نے بھی نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مسند الحميدي، رقم الحديث ۲۷۲، ۱/ ۱۳۲ ؛ ومسند أبي يعلى، رقم الحديث ۵۲۴ (۴۸۸۰)، ۸/ ۲۸۹-۲۹۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: ''ایک عورت مردوں والی جوتی پہنتی ہے۔''

انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت فرمائی ہے جو لباس اور وضع قطع میں مردوں سے مشابہت کرتی ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① اہل علم کے سامنے مصلحت کی غرض سے کسی کی خامی کا ذکر کرنا غیبت کے دائرے میں داخل نہیں۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب میں نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی سے استدلال کیا۔

③ مردوں سے لباس اور وضع قطع میں عورت کا مشابہت اختیار کرنا کس قدر سنگین جرم ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے ایسی عورت پر لعنت کی ہے۔

بعض مسلمان عورتیں مردوں والی پتلونیں، جیکٹیں، شرٹیں اور جوتیاں پہننے، اور مردوں جیسی اپنے بالوں کی خراش تراش بنانے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کی لعنت کا مستحق بننا باعث فخر نہیں، بلکہ باعث شرم اور افسوس ہے۔

﴿ فَمَا لِهٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴾[1]

علاوہ ازیں بہت سے دین سے تعلق والے گھرانوں میں بچیوں کے لباس اور بالوں کی خراش تراش میں لڑکوں سے مشابہت عام ہے۔ کیا بیٹیوں سے محبت کے لیے یہی معیار باقی رہ گیا ہے کہ انہیں ایسے طرز زندگی کا عادی بنایا جائے کہ وہ بڑی ہو کر رسول اللہ ﷺ کی لعنت کی مستحق ٹھہریں؟ ان کی کم سنی کا عذر درست نہیں۔ ہم بحیثیت والدین اس بات کے پابند ہیں کہ اپنی گوشہ ہائے جگر کی تربیت شروع ہی سے اسلامی شریعت کے مطابق کریں، وگرنہ بعد میں نہ تو عام طور پر ان پر کوئی نصیحت کارگر ہوتی ہے، اور نہ افسوس وندامت ہمارے کسی کام آسکیں گے۔

---

[1] ترجمہ: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ بات سمجھنے کے قریب ہی نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۴)

زینب رضی اللہ عنہا کا [برہ] نام رکھنے سے روکنا

ابو عبداللہ قرشیؒ نے اپنی بیٹی کا نام [برہ] رکھا، تو حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے منع کیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

"سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّة.

فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ هٰذَا الْإِسْمِ ، وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : "لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ، اَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ."

فَقَالُوا : "بِمَ نُسَمِّيهَا؟"

قَالَ : "سَمُّوهَا زَيْنَبَ.")) [1]

''میں نے اپنی بیٹی کا نام [برہ] [2] رکھا، تو زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام [برہ] رکھا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو پاک قرار نہ دو، اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکی والوں کو زیادہ جانتا ہے۔''

انہوں [زینب رضی اللہ عنہا کے گھر والوں] نے عرض کی: ''ہم اس کا نام کیا رکھیں''؟

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الأدب ، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن ، وتغيير اسم برّة إلى زينب وجويرية ونحوها ، رقم الحديث ١٩ (٢١٤٢) ، ٣/١٦٨٧-١٦٨٨.

[2] (برہ) کا معنی ہے نیکوکار عورت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا نام زینب رکھو۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان مصطفیٰ ﷺ کو پیش کیا۔

② حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر والوں نے آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی پر عمل کرنے کے لیے فوراً پوچھا کہ ہم بچی کا کیا نام رکھیں؟ اہل ایمان کا ایک امتیازی وصف یہی ہے کہ وہ فرمان مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے میں تردّد اور تذبذب کا شکار نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہی کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوٓا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾[1]

[ترجمہ: مومنوں کو جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف بلایا جاتا ہے، تو ان کی بات تو صرف یہ ہوتی ہے: ''ہم نے سن لیا اور مان لیا۔'' اور یہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں]۔

(۳۵)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا گرنے والے پر ہنسنے سے روکنا

قریشی نوجوانوں نے خیمے کی رسی سے ٹھوکر کھا کر گرنے والے شخص کو دیکھ کر ہنسنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

---

[1] سورۃ النور / الآیۃ ۵۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام مسلمؒ نے اسودؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ ، فَقَالَتْ : "مَا يُضْحِكُكُمْ؟"

قَالُوا : "فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ ، فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ."

فَقَالَتْ : "لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.")) [1]

قریش کے [چند] نوجوان [مقام] منیٰ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئے، اور وہ ہنس رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: ''کیوں ہنس رہے ہو؟''

انہوں نے جواب دیا: ''فلاں شخص خیمے کی رسی کے ساتھ [ٹھوکر کھا کر] گر گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اسکی گردن ٹوٹ جاتی یا آنکھ ضائع ہو جاتی۔''

انہوں نے فرمایا: مت ہنسو! کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی بھی مسلمان کو کانٹا یا اس سے بڑی چیز نہیں چبھتی، مگر اس کے سبب اس کے لیے ایک درجہ تحریر کیا جاتا ہے، اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

(۱) کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوش ہو۔

امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر کیا ہے:

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب البر والصلة والآداب ، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك ، حتى الشوكة يشاكها ، رقم الحديث ٤٦ (٢٥٧٢) ، ١٩٩١/٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فِيهِ النَّهْيُ عَنِ الضِّحْكِ عَنْ مِّثْلِ هٰذَا إِلَّا أَنْ يَحْصُلَ غَلَبَةٌ لَا يُمْكِنُ دَفْعُهُ ، وَأَمَّا تَعَمُّدُهُ فَمَذْمُومٌ لِأَنَّ فِيهِ إِشْمَاتاً بِالْمُسْلِمِ وَكَسْراً لِقَلْبِهِ.)) [1]

''اس [حدیث] سے اس قسم کی ہنسی کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، ہاں اگر کوئی شخص اس طرح مغلوب ہو جائے کہ ہنسی کا روکنا اس کے قابو میں نہ رہے [تو پھر معاملہ مختلف ہے] ، لیکن قصداً ایسے کرنا قابل مذمت ہے، کیونکہ اس [طرز عمل] میں مسلمان کی مصیبت پر اظہار خوشی اور اس کی دل شکنی ہے۔''

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا۔

۳ مسلمان کی مصیبت اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اجر وثواب کا سبب بن جاتی ہے۔

(۳۶)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھانجے کو حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے سے روکنا

حضرت عروہؒ نے اپنی خالہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کے موقع پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی گفتگو کے پیش نظر انہیں برا بھلا کہا۔ حضرت عائشہ نے انہیں اس سے روک دیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عروہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

[1] شرح النووي ۱۶/۱۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَسَبَبْتُهُ ، فَقَالَتْ : "يَا ابْنَ أُخْتِي ! دَعْهُ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .")) [1]

''یقیناً حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بہت باتیں کیں تھیں، [اس پر] میں [عروہ] نے انہیں برا بھلا کہا۔ انہوں [عائشہ رضی اللہ عنہا] نے فرمایا: ''اے میرے بھانجے! انہیں کچھ نہ کہو، کیونکہ وہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتے تھے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱. مخلص اور سچا مسلمان بھی بسا اوقات کسی مسلمان کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو کر نامناسب بات کہہ دیتا ہے جیسا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں غلط فہمی کے سبب نادرست اور غلط بات کہی۔

۲. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کس قدر بلند وبالا ہے کہ انہوں نے دفاع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی خدمات کے پیش نظر، اپنے بارے میں ان کی نامناسب گفتگو سے درگزر کرنے کی اپنے بھانجے کو تلقین کی۔

(۳۷)

بریرہ رضی اللہ عنہا کا عبدالملک کو خون ریزی سے بچنے کی تلقین کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا، عبدالملک بن مروان

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۱۵۴ (۲۴۸۷)، ۱۹۳۳/۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس بات کی تلقین کیا کرتی تھیں کہ وہ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد خون ریزی سے اجتناب کرے۔

دلیل:

حافظ ابن عبدالبرؒ نے زید بن واقدؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ قَالَ : "كُنْتُ أُجَالِسُ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ أَنْ أَلِيَ هٰذَا الْأَمْرَ ، فَكَانَتْ تَقُولُ لِيْ : "يَا عَبْدَ الْمَلِكِ ! إِنِّي أَرَى فِيكَ خِصَالًا ، وَإِنَّكَ لَخَلِيقٌ أَنْ تَلِيَ هٰذَا الْأَمْرَ ، فَإِنْ وُلِّيتَ هٰذَا الْأَمْرَ فَاحْذَرِ الدِّمَاءَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْفَعُ عَنْ بَابِ الْجَنَّةِ بَعْدَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا بِمَلْءِ مِحْجَمَةٍ مِنْ دَمٍ يُرِيقُهُ مِنْ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.")) [1]

''یقیناً عبدالملک بن مروان نے اس کو بتلایا کہ وہ اس منصب کو سنبھالنے سے پیشتر [یعنی خلیفہ بننے سے پہلے] مدینہ میں بریرہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا کرتا تھا، اور وہ مجھے فرمایا کرتے تھیں: ''اے عبدالملک! میں تم میں [کچھ] خصلتیں دیکھتی ہوں، اور بلا شک وشبہ تم اس منصب کو پانے کے اہل ہو۔ اگر تمہیں اس منصب پر فائز کیا گیا، تو خون ریزی سے بچنا، کیونکہ میں نے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلا شک وشبہ مسلمان کا سنگھی کی بھرائی کے برابر ناحق خون بہانے والے شخص کو جنت کے دروازے کو دیکھنے کے بعد [وہاں سے] دھتکار دیا جائے گا۔''

---

[1] الاستيعاب في معرفة الأصحاب ٤/١٧٩٥ . حافظ ابن عبدالبرؒ نے تحریر کیا ہے کہ زید بن واقدؒ شامی ثقہ راویوں میں سے ہے، اور ان کی ملاقات واثلہ بن الأسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/١٧٩٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کی فطانت وفراست۔

② عقل ودانش کا عمدہ استعمال کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے [نہی عن المنکر] کے لیے اس کو استعمال کیا۔

③ برائی کا قلع قمع کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی شدید تڑپ اور جذبہ صادقہ، کہ انہوں نے اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی عبدالملک بن مروان کو اس سے بچنے کی تلقین شروع کردی۔

④ خون ریزی سے ڈرانے کے لیے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کا زور بیان، اور انہوں نے اپنی نصیحت میں یہ قوت رسول کریم ﷺ کے خون ریزی کے بیان کردہ خوف ناک انجام کے ذکر کرنے سے بفضل رب العزت حاصل کی۔

(۳۸)

عمرہ انصاریہؒ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ جانے سے روکنا

متعدد صحابہ اور تابعین نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کی دعوت پر وہاں جانے سے منع کیا۔ انہی میں سے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن انصاریہؒ [1] بھی تھیں۔

دلیل:

انہوں نے اس بارے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک چٹھی ارسال کی۔

---

[1] عمرہ انصاریہؒ: وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ بن عدس انصاریہ نجاریہ، مدنیہ، فقیہہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تربیت یافتہ اور شاگردہ تھیں۔ وہ علوم دینیہ میں سند کی حیثیت رکھتی تھیں۔ (ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٤/٥٠٧ - ٥٠٨)۔ امام ابن حبانؒ نے ان کے بارے میں تحریر کیا ہے: ''عائشہ رضی اللہ عنہا کی احادیث کا انہیں تمام لوگوں سے زیادہ علم تھا''۔ (تهذيب التهذيب ١٢/٤٣٩)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبیؒ نے اس سلسلے میں لکھا ہے:

((وَقَدْ كَتَبَتْ إِلَيْهِ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُعَظِّمُ عَلَيْهِ مَا يُرِيْدُ أَنْ يَصْنَعَ ، وَتَأْمُرُهُ بِلُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ ، وَتُخْبِرُهُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُسَاقُ إِلَى مَصْرَعِهِ ، وَتَقُوْلُ : أَشْهَدُ لَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "يُقْتَلُ حُسَيْنٌ بِأَرْضِ بَابِلَ."))[1]

''ان [حضرت حسین رضی اللہ عنہ] کے اس اقدام یعنی کوفہ جانے کی سنگینی سے آگاہی، اور جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے کی ضرورت کے متعلق انہوں [عمرہؒ] نے انہیں لکھا۔ نیز انہوں نے اس بات سے بھی انہیں متنبہ کیا کہ وہ اپنے مقتل[2] کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا: ''میں گواہی دیتی ہوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سرزمین بابل میں حسین (رضی اللہ عنہ) کو قتل کیا جائے گا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عالی مقام، عمرہ انصاریہؒ کے لیے اپنی دانست کے مطابق ان کی خدمت عالیہ میں درست بات واضح انداز میں عرض کرنے سے رکاوٹ نہ بن سکا۔

② حضرت عمرہؒ نے اپنی بات کی تائید میں آنحضرت ﷺ کا فرمان پیش کیا۔

---

[1] تاریخ الإسلام (حوادث ووفیات ٦١-٨٠ هـ) ص٩ ؛ نیز ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٣/٢٩٦-٢٩٧.

[2] قتل گاہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۹)

اسماء رضی اللہ عنہا کا بیٹے کو موت کے ڈر سے غلط شرائط ماننے سے روکنا

جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں تھے تو حجاج بن یوسف ثقفی نے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا۔ وہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے اپنے بیٹے کو موت کے ڈر سے نامناسب شرائط تسلیم کرنے سے منع کر دیا۔

دلیل:

حافظ ذہبیؒ نے عروہؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا:

((دَخَلْتُ أَنَا وَأَخِي (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ) ، قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ ،عَلَى أُمِّنَا بِعَشْرِ لَيَالٍ ، وَهِيَ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : "كَيْفَ تَجِدُنِيكِ؟"

قَالَتْ : "وَجِعَةٌ."

قَالَ : "إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً."

قَالَتْ : "لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي ؛ فَلَا تَفْعَلْ."

وَضَحِكَتْ وَقَالَتْ: "وَاللّٰهِ ! مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ ، حَتّٰى تَأْتِيَ عَلٰى أَحَدِ طَرَفَيْكَ : إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبُكَ ؛ وَإِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، إِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلٰى خِطَّةٍ فَلَا تُوَافِقُ ، فَتَقْبَلَهَا كَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ.")) [1]

"میں اور میرا بھائی (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) قتل ہونے سے دس دن پہلے اپنی والدہ کے پاس حاضر ہوئے، اور وہ اس وقت تکلیف میں تھیں۔

---

[1] سیر أعلام النبلاء ۲/۲۹۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہؒ نے پوچھا: ''آپ کیسی ہیں؟''

انہوں نے فرمایا: ''تکلیف میں ہوں۔''

انہوں نے عرض کی: ''یقیناً موت میں عافیت ہے۔''

انہوں نے فرمایا: ''شاید تجھے میرا مرنا پسند ہے۔ ایسے نہ کرو۔'' اور [ساتھ ہی] وہ ہنسنے لگیں۔ پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہارے دو میں سے ایک بات تک پہنچنے تک موت کی خواہش نہیں رکھتی۔ یا تو تم قتل کر دیئے جاؤ، اور میں اس پر صبر کر کے ثواب حاصل کروں، یا تم کامیاب ہو جاؤ، اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ خبردار! موت کے ڈر سے کسی نامناسب تجویز کو قبول نہ کرنا۔''

قصے پر تعلیق:

مذکورہ بالا نصیحت کا واضح معنی یہ ہے کہ نامناسب شرائط اور موت میں سے ایک کو چننے کا فیصلہ کرنا ہو، تو بلا تردّد موت کو چن لیا جائے۔ کسی عزیز اور پیارے کو اس بات کی نصیحت کرنا کس قدر کٹھن اور دشوار معاملہ ہے، اور خاص طور پر جب کہ نصیحت گوشہ جگر اور نور نظر کو کی جائے۔ لیکن یہاں تعجب نہیں، کیونکہ نصیحت کرنے والی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ذات النطاقین اسماء رضی اللہ عنہا ہیں۔ امام طبریؒ نے اس واقعہ کی مزید تفصیل بیان کی ہے۔ انہوں نے مخرمہ بن سلیمان والبیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى أُمِّهِ حِينَ رَأَى مِنَ النَّاسِ مَا رَأَى مِنْ خِذْلَانِهِمْ ، فَقَالَ : "يَا أُمَّهُ! خَذَلَنِي النَّاسُ حَتَّى وَلَدِي وَأَهْلِي ، فَلَمْ يَبْقَ مَعِي إِلَّا الْيَسِيرُ مِمَّنْ لَيْسَ عِنْدَهُ مِنَ الدَّفْعِ أَكْثَرُ مِنْ صَبْرِ سَاعَةٍ ، وَالْقَوْمُ يُعْطُونَنِي مَا أَرَدْتُ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنيَا ، فَمَا رَأْيُكِ ؟"

فَقَالَتْ : "أَنْتَ وَاللّٰهِ ! يَا بُنَيَّ أَنْتَ أَعْلَمُ بِنَفْسِكَ ، إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ عَلَى حَقٍّ ، وَإِلَيْهِ تَدْعُو فَامْضِ لَهُ ، فَقَدْ قُتِلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُكَ ، وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ رَقَبَتِكَ يَتَلَعَّبُ بِهَا غِلْمَانُ أُمَيَّةَ ، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا أَرَدْتَ الدُّنْيَا فَبِئْسَ الْعَبْدُ أَنْتَ ! أَهْلَكْتَ نَفْسَكَ وَأَهْلَكْتَ مَنْ قُتِلَ مَعَكَ."

وَإِنْ قُلْتَ : "كُنْتُ عَلَى حَقٍّ فَلَمَّا وَهَنَ أَصْحَابِي ضَعُفْتُ ، فَهٰذَا لَيْسَ فِعْلَ الْأَحْرَارِ وَلَا أَهْلَ الدِّيْنِ ، وَكَمْ خُلُوْدُكَ فِي الدُّنْيَا ! اَلْقَتْلُ أَحْسَنُ."

فَدَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَبَّلَ رَأْسَهَا ، وَقَالَ : "هٰذَا ، وَاللّٰهِ ! رَأْيِي ، وَالَّذِي قُمْتُ بِهِ دَاعِيًا إِلٰى يَوْمِي هٰذَا ، مَا رَكَنْتُ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلَا أَحْبَبْتُ الْحَيَاةَ فِيْهَا ، وَمَا دَعَانِي إِلَى الْخُرُوْجِ إِلَّا الْغَضَبُ لِلّٰهِ أَنْ تُسْتَحَلَّ حُرَمُهُ ، وَلٰكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ رَأْيَكِ ، فَزِدْتِيْنِي بَصِيْرَةً مَعَ بَصِيْرَتِي."

فَانْظُرِي يَا أُمَّهْ ! فَإِنِّي مَقْتُوْلٌ مِنْ يَوْمِي هٰذَا ، فَلَا يَشْتَدَّ حُزْنُكِ ، وَسَلِّمِي الْأَمْرَ لِلّٰهِ ، فَإِنَّ ابْنَكِ لَمْ يَتَعَمَّدْ إِتْيَانَ مُنْكَرٍ ، وَلَا عَمَلًا بِفَاحِشَةٍ ، وَلَمْ يُجِرْ فِي حُكْمِ اللّٰهِ ، وَلَمْ يَغْدُرْ فِي أَمَانٍ ، وَلَمْ يَتَعَمَّدْ ظُلْمَ مُسْلِمٍ وَلَا مُعَاهِدٍ ، وَلَمْ يَبْلُغْنِي ظُلْمٌ عَنْ عُمَّالِي فَرَضِيْتُ ، بَلْ أَنْكَرْتُهُ ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ آثَرَ عِنْدِي مِنْ رِضَا رَبِّي ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَقُوْلُ هٰذَا تَزْكِيَةً مِنِّي لِنَفْسِي ، أَنْتَ أَعْلَمُ بِي ، وَلٰكِنْ أَقُوْلُهُ تَعْزِيَةً لِأُمِّي لِتَسْلُوَ عَنِّي."

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ أُمُّهُ : "إِنِّي لَأَرْجُو مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَّكُوْنَ عَزَائِي فِيكَ حَسَنًا إِنْ تَقَدَّمْتَنِي ، وَإِنْ تَقَدَّمْتُ فَفِي نَفْسِي ، أَخْرُجُ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَى مَا يَصِيرُ أَمْرُكَ."

قَالَ : "جَزَاكِ اللّٰهُ يَا أُمَّه خَيْرًا ، فَلَا تَدَعِي الدُّعَاءَ لِي قَبْلُ وَّبَعْدُ."

فَقَالَتْ : "لَا أَدَعُهُ أَبَدًا ، فَمَنْ قُتِلَ عَلٰى بَاطِلٍ ، فَقَدْ قُتِلْتَ عَلٰى حَقٍّ."

ثُمَّ قَالَتْ: "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ طُوْلَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ فِي اللَّيْلِ الطَّوِيلِ ، وَذٰلِكَ النَّحِيبَ وَالظَّمَأَ فِي هَوَاجِرِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ ، وَبَرَّهِ بِأَبِيْهِ وَبِي. أَللّٰهُمَّ قَدْ سَلَّمْتُهُ لِأَمْرِكَ فِيْهِ ، وَرَضِيْتُ بِمَا قَضَيْتَ ، فَأَثِبْنِي فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ ثَوَابَ الصَّابِرِيْنَ الشَّاكِرِيْنَ۔")[1]

''جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی بے وفائی دیکھی، تو اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کی: ''اے میری ماں! لوگ حتی کہ میری اولاد اور گھر والے بھی مجھے چھوڑ گئے ہیں۔ اب میرے ساتھ بہت قلیل تعداد میں لوگ باقی رہ گئے ہیں، جن میں تھوڑی دیر سے زیادہ دفاع کی استطاعت نہیں، اور مخالفین منہ مانگی دنیا دینے کے لیے تیار ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟''

انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! اے بیٹے! تو اپنے آپ [یعنی اپنے معاملات] کو زیادہ جاننے والا ہے۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ تو حق پر ہے، اور حق کی طرف دعوت دے رہا ہے، تو اپنی راہ پر چلتا رہ۔ اس مشن کی خاطر تیرے ساتھی قتل کیے گئے، [اب] تو اپنی گردن بنوامیہ کے لونڈوں کے سپرد

[1] تاريخ الطبري ٦/١٨٨-١٨٩ ؛ نیز ملاحظہ ہو: الكامل لابن الأثير ٤/١٢٣-١٢٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کر، کہ وہ اس سے کھیلیں۔ اور اگر تیرا مقصود دنیا تھا، تو تو بدترین بندہ ہے! [اس کی خاطر] تو نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا، اور اپنے ساتھیوں کو ہلاک کیا۔''

اور اگر تم یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ: ''میں تو حق پر تھا، لیکن جب میرے ساتھیوں نے بزدلی دکھائی، تو میں بھی کمزور ہو گیا ہوں۔'' [تو میں جواب میں یہ کہوں گی کہ] یہ آزاد اور دین والوں کا طریقہ نہیں۔ تو نے دنیا میں کتنے دن رہنا ہے؟ [حق کی خاطر] قتل ہونا بہتر ہے۔''

ابن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے قریب ہوئے، اور ان کے سر کو چوما۔ پھر عرض کیا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! یہی میری رائے ہے، اور اسی کی طرف آج تک میں دعوت دیتا رہا ہوں۔ میں نہ تو دنیا کی طرف مائل ہوا ہوں، اور نہ ہی میں نے اس میں جینے کو پسند کیا ہے، میرے خروج کا سبب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی کے خلاف اللہ تعالیٰ کے لیے غضبناک ہونا ہی تھا، لیکن میں نے چاہا کہ آپ کی رائے سے آگاہ ہو جاؤں۔ آپ نے میری بصیرت میں اضافہ فرمایا ہے۔''

''اے میری ماں! دیکھیے، یقیناً مجھے آج قتل کر دیا جائے گا۔ [اس پر] آپ کا غم شدید نہ ہو جائے۔ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیجیے، کیونکہ آپ کے بیٹے نے جان بوجھ کر نہ غلط کام کیا ہے، اور نہ ہی بے حیائی کا ارتکاب کیا ہے، اس نے حکم الٰہی میں جور نہیں کیا، اور نہ ہی اس نے [کسی کو] امان دے کر بے وفائی کی ہے، اس نے کسی مسلمان یا ذمی پر ظلم کا قصد نہیں کیا۔ کسی بھی اپنے عامل کے ظلم کی رپورٹ ملنے پر میں راضی نہیں ہوا، بلکہ میں نے اس کو اس پر ٹوکا ہے۔ میں نے اپنے رب کی رضا پر کسی بات کو ترجیح نہیں دی۔ اے میرے اللہ! آپ میرے بارے میں زیادہ جانتے ہیں کہ میں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں اپنے نفس کی پاکی بیان کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اپنی والدہ کی تسلی کے لیے کرر ہا ہوں، تا کہ وہ مطمئن ہو جائیں۔''

ان کی والدہ نے فرمایا: ''اگر تو مجھ سے پہلے [دنیا سے] روانہ ہو گیا تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں تسلی اور اطمینان ہوگا، اور اگر میں تم سے پہلے [اس دنیا سے] کوچ کر گئی تو میرے دل میں یہ تمنا رہے گی کہ میں [دنیا سے روانہ ہونے سے پہلے] تمہارے انجام کو دیکھ لیتی۔''

انہوں نے کہا: ''اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی جزا عطا فرمائے! آپ میرے لیے کبھی بھی دعا کو نہ چھوڑنا۔''

انہوں نے فرمایا: ''میں کبھی بھی اس [تیرے لیے دعا] کو نہ چھوڑوں گی۔ جو باطل پر قتل کیا گیا [میرا اس سے تو کوئی تعلق نہیں، لیکن] یقیناً تو، تو حق پر قتل کیا جا رہا ہے۔''

پھر انہوں نے کہا: ''اے میرے اللہ! طویل رات میں لمبے قیام پر، طویل گریہ زاری پر، مدینہ اور مکہ کی دوپہر کی شدید گرمی کی [روزوں کی وجہ سے] پیاس پر، اپنے باپ اور میرے ساتھ اس کے حسن سلوک پر رحم فرما! اے میرے اللہ! میں نے اس کو، آپ کے اس کے بارے میں فیصلے کے سپرد کر دیا ہے، اور آپ کے فیصلے پر راضی ہوں، پس آپ مجھے عبداللہ کے بارے میں صبر اور شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرمانا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

(۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی نگاہ میں حق پر ثابت قدم رہنے کی اہمیت کس قدر زیادہ تھی۔ ان کے نزدیک غلط بات کو تسلیم کرنے کی بجائے لخت جگر کا راہ حق میں قربان ہونا، اور ان کا اس عظیم قربانی پر صبر کرنا قابل قبول اور زیادہ پسندیدہ تھا۔

(۲) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے بے مثال جرات وشجاعت، اور غیر معمولی صراحت و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت سے بیٹے کو حق پر ڈٹے رہنے کی تلقین اور تاکید فرمائی۔

③ مصلحت اور ضرورت کے پیش نظر آدمی اپنے اوصاف کا ذکر کر سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی تسلی اور اطمینان کی خاطر دنیوی مقاصد سے اپنی جدوجہد کے مبرا ہونے کا ذکر کیا۔

④ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کتنے اعلیٰ اوصاف والے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ کی سچی شہادت کے مطابق تہجد میں طویل قیام کرنے والے، بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے روبرو گریہ زاری کرنے والے، دیار مقدسہ کی شدت کی گرمیوں میں روزے رکھنے والے، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔

⑤ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا صبر عظیم اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہونا۔

(۴۰)

ام سعد رضی اللہ عنہا کا بیٹے کو جلد لشکر اسلامی کے ساتھ ملنے کا حکم دینا

غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت کبشہ بنت رافع انصاریہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو لشکر اسلامی سے دور ایک قلعہ کے پاس سے گزرتے دیکھا، تو انہیں فوراً لشکر اسلامی میں جا کر شامل ہونے کا حکم دیا۔

دلیل:

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّهَا كَانَتْ فِي حِصْنِ بَنِي حَارِثَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَكَانَ مِنْ أَحْرَزِ حُصُوْنِ الْمَدِيْنَةِ ، وَكَانَتْ أُمُّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْحِصْنِ.

فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَرَّ سَعْدٌ ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ لَهُ ، مُقَلِّصَةٌ ، وَقَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا ذِرَاعُهُ كُلُّهَا ، وَفِي يَدِهِ حِرْبَةٌ يَرْفُلُ بِهَا ، وَيَقُولُ :

لَبِّثْ قَلِيْلًا يَشْهَدِ الْهَيْجَآءَ جَمَلْ
لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَانَ الْأَجَلْ

فَقَالَتْ أُمُّه : "اِلْحَقْ أَيْ بُنَيَّ ! فَقَدْ وَاللّٰهِ ! أَخَّرْتَ.")) [1]

''یقیناً وہ غزوہ خندق کے موقع پر بنو حارثہ کے قلعے میں تھیں جو کہ مدینہ کا سب سے محفوظ قلعہ تھا۔ ام سعد رضی اللہ عنہا بھی اسی قلعے میں تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تب ہم پر پردہ فرض نہیں کیا گیا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ [وہاں سے] گزرے، اور انہوں نے گھٹنی گرہوں والی زرہ پہن رکھی تھی، اور اس میں سے ان کی ساری کہنی باہر نکلی ہوئی تھی، اور وہ ہاتھ میں خنجر تھامے متکبرانہ چلتے ہوئے یہ شعر پڑھتے جا رہے تھے [جس کا ترجمہ یہ ہے]

تھوڑی دیر ٹھہرو، لڑائی میں جمل [نامی شخص] پہنچ رہا ہے۔ وقتِ موت آنے کے بعد مرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ان کی ماں نے کہا: ''اے میرے پیارے بیٹے! [لشکر اسلامی کے ساتھ جلدی] شامل ہو جاؤ تم نے واللہ! تاخیر کر دی ہے۔''

قصے پر تعلیق:

اللہ اکبر! معرکہء کارزار کی طرف مجاہد کے جانے پر ماں کو نہ حسرت و افسوس ہے، نہ رنج و غم۔ وہاں نہ چیخ و پکار تھی، اور نہ شور و غل، نہ رونا پیٹنا تھا اور نہ ہی نوحہ و ماتم، بلکہ ماں نے بیٹے کو جلد اسلامی لشکر میں جا کر شامل ہونے کا حکم دیا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَنِ

---

[1] السيرة للنبوية لابن هشام ٣/١٣٦ . حافظ ذہبی نے ابن اسحاق کے حوالے سے اس روایت کو اپنی کتاب سير أعلام النبلاء ١/٢٨١-٢٨٢ میں بھی نقل کیا ہے، اور شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کے راویوں کو [ثقہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش سير أعلام النبلاء ١/٢٨٢).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنِهَا ، وَأَرْضَاهَا. امت اسلامیہ کو آج ام سعد رضی اللہ عنہا ایسی ماؤں کی کس قدر شدید ضرورت ہے جو اپنے بیٹوں کو ان ایسی تلقین کریں۔ ﴿ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴾[1]

مطلب دوئم

خواتین کا عام لوگوں، اقربا اور معارف میں سے جماعتوں کا احتساب

تمہید:

قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں نے نہ صرف عام لوگوں، قرابت داروں اور شناسا لوگوں میں سے افراد کا احتساب کیا، بلکہ انہوں نے تب بھی فریضۂ احتساب ادا کیا جب کہ غلطی کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ یہاں توفیق الٰہی سے اس بارے میں بیس شواہد مختلف عنوانوں کے ضمن میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

(۱)

آدھی رات کو طہر دیکھنے کے لیے طلبِ چراغ پر بنت زید رضی اللہ عنہا کا نقد

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی[2] کو خبر ملی کہ کچھ عورتیں اپنے طہر کی جانچ پڑتال کے لیے رات کو چراغ طلب کرتی ہیں، اس پر انہوں نے نقد فرمایا۔

[1] ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا کچھ دشوار نہیں۔

[2] علامہ عینیؒ نے تحریر کیا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی یہ صاحبزادی شاید ام سعد ہوں جن کا ذکر ابن عبد البرؒ نے صحابیات میں کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: عمدة القاري ۲۹۸/۳ ؛ نیز ملاحظہ ہو: الاستیعاب في معرفة الأصحاب ، رقم الترجمة ٤١٥٦ ، ١٩٣٨/٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام مالکؒ نے عبداللہ بن ابی بکرؒ سے، اور انہوں نے اپنی پھوپھی [1] سے، اور انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے روایت نقل کی کہ:

((أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ ، فَكَانَتْ تَعِيْبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِنَّ ، وَتَقُوْلُ : "مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا.")) [2]

''انہیں خبر پہنچی کہ کچھ عورتیں آدھی رات کو چراغوں کو طلب کرتی ہیں، تاکہ وہ دیکھیں کہ آیا وہ حیض سے پاک ہو چکی ہیں، اس پر وہ ان پر تنقید کرتیں، اور فرماتیں: ''عورتیں [3] ایسے تو نہ کیا کرتی تھیں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

(۱) اسلام آسان دین ہے۔ اس میں بے جا مشقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ﴾ [4]

[ترجمہ: ''اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔'']

نیز ارشاد فرمایا:

﴿ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴾ [5]

[ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے، اور وہ تمہارے لیے تنگی

---

[1] ان کی پھوپھی کا نام عمرہ بنت حزم تھا۔ (ملاحظہ ہو: عمدة القاري ۳/۲۹۸).

[2] المؤطا ، كتاب الطهارة ، باب طهر الحائض ، رقم الحديث ۹۸، ۱/۵۹. امام بخاریؒ نے اس واقعہ کو تعلیقاً ذکر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري ، كتاب الحيض ، باب إقبال الحيض وإدباره ، ۱/۴۲۰).

[3] عورتوں سے مراد صحابیات ہیں۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱/۴۲۰).

[4] سورة الحج / جزء من الآية ۷۸۔ [5] سورة البقرة / جزء من الآية ۱۸۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پسند نہیں کرتا۔‘‘]

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اس بات کا پابند نہیں کیا کہ وہ آدھی رات کو اٹھیں، اور دیکھیں کہ آیا وہ حیض سے پاک ہو چکی ہیں یا نہیں۔

علامہ عینیؒ نے ان کے نقد کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

((وَإِنَّمَا عَابَتْ عَلَيْهِنَّ لِأَنَّ ذٰلِكَ يَقْتَضِي الْحَرَجَ ، وَهُوَ مَذْمُومٌ ، وَكَيْفَ لَا ، وَجَوْفُ اللَّيْلِ لَيْسَ إِلَّا وَقْتُ الْاِسْتِرَاحَةِ.))[1]

’’انہوں نے عورتوں پر اس لیے نقد فرمایا کیونکہ ان کے طرز عمل میں مشقت تھی اور (دین میں بے جا) مشقت قابل مذمت ہے، اور ایسے کیوں نہ ہو، جب کہ آدھی رات کا وقت آرام کے لیے ہے (طہر کی جانچ پڑتال کے لیے نہیں)۔‘‘

۲ دینی امور کی سرانجام دہی میں بے جا مشقت قابل تعریف نہیں، بلکہ قابل نقد واحتساب ہے۔ قابل تعریف طرز عمل تو حدود شریعت میں رہتے ہوئے دینی کاموں کو سرانجام دینا ہے۔

۳ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی نے اپنے احتساب کی تائید میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک کی عورتوں کے طرز عمل کو پیش کیا، کہ اگر نصف رات کو اٹھ کر طہر کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہوتا، تو آنحضرت ﷺ کے بابرکت زمانے کی عورتیں ایسے ضرور کرتیں۔

[1] عمدة القاري ۳/ ۲۹۸ ؛ نیز ملاحظه ہو : فتح الباري ۱/ ۴۲۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

طواف کی رکعتوں کو مکروہ وقت تک موخر کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

نماز فجر کے بعد کچھ لوگوں نے طواف کیا۔ پھر وہ مجلس وعظ میں بیٹھ گئے۔ جب طلوع آفتاب کا وقت ہوا، تو طواف کی دو رکعتوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے اس طرز عمل پر نقد فرمایا۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے عروہؒ سے روایت نقل کی، اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ:

((أَنَّ نَاسًا طَافُوا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّوْنَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ ، قَامُوا يُصَلُّوْنَ.")) [1]

"یقیناً کچھ لوگوں نے نماز صبح کے بعد طواف کیا، پھر وعظ کرنے والے کے پاس بیٹھ گئے۔ جب طلوع آفتاب کا وقت ہوا، تو انہوں نے اٹھ کر نماز شروع کر دی۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "[طواف کے بعد] بیٹھے رہے، اور جب وہ وقت آ پہنچا، جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے، تو اٹھ کر نماز شروع کر دی۔"

شاید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احتساب کے پس منظر میں یہ بات تھی کہ نماز فجر کے بعد ان لوگوں کے لیے طواف کی دو رکعتیں ادا کرنے کی اجازت تھی، لیکن انہوں نے اس وقت تو ادا نہ کی، اور عین طلوع آفتاب کے مکروہ وقت میں ادا کرنا شروع

[1] صحيح البخاري ، كتاب الحج ، باب الطواف بعد الصبح والعصر ، رقم الحديث ١٦٢٨ ، ٤٨٨/٣ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب.

تنبیہ:

آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق رات اور دن کے کسی بھی وقت بیت اللہ کا طواف کرنا، اور اس کے بعد طواف کی دو رکعتیں ادا کرنا درست ہے۔ حضرات ائمہ احمد ، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم رضی اللہ عنہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ! لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّي أَيَّةَ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔))[1]

---

[1] المسند ٤/٨٠ ؛ وسنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود) ، كتاب المناسك ، باب الطواف بعد العصر ، رقم الحديث ١٨٩١ ، ٥/٢٤٢ ؛ وجامع الترمذي (المطبوع مع تحفة الأحوذي) ، أبواب الحج ، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر وبعد المغرب في الطواف لمن يطوف ، رقم الحديث ٨٧٩، ٣/٥١٤ ؛ وسنن النسائي (المطبوع مع شرح السيوطي) ، كتاب مناسك الحج، إباحة الطواف في كل الأوقات ، ٥/٢٢٣ ؛ وسنن ابن ماجة ، أبواب إقامة الصلاة ، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة ، رقم الحديث ١٢٤ ، ١/٢٢٧ ؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، كتاب الطهارة ، فصل في الأوقات المنهي عنها ، ذكر الخبر الدال على أنَّ هذا الزجر أطلق بلفظة عام مرادها خاص ، رقم الحديث ١٥٥٣ ، ٤/٤٢١ ؛ والمستدرك على الصحيحين ، كتاب المناسك ، ١/٤٤٨ ؛ الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٣/٥١٥) ؛ حافظ المنذري نے امام ترمذیؒ کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مختصر سنن أبي داود ٢/٣٨٢) ؛ امام حاکمؒ نے اس حدیث کو [صحیح مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ١/٤٤٨) ؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ١/٤٤٨) ؛ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ١/٣٥٤ ؛ وصحيح سنن الترمذي ١/٢٥٩ ؛ وصحيح سنن النسائي ٢/٦١٤ ؛ وصحيح سنن ابن ماجه ١/٢١٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے بنو عبد مناف! رات اور دن کی کسی بھی گھڑی میں کسی کو اس گھر کے طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے نہ روکو۔''

(۳)

مسجد میں جنازہ لانے کو ناپسند کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو امہات المومنین رضی اللہ عنہم کی خواہش پر ان کا جنازہ مسجد میں لایا گیا، اور انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ کچھ لوگوں نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ:

((أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمُرُّوا بِجِنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ. فَفَعَلُوا، فَوُقِفَ بِهِ عَلَى حُجَرِهِنَّ ، يُصَلِّينَ عَلَيْهِ۔ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ.

فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ ، وَقَالُوا : "مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ."

فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ : "مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ ! عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ ! وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ."))[1]

''یقیناً جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو نبی ﷺ کی بیویوں نے پیغام بھیجا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے گزارا جائے، تاکہ وہ ان کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔

لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس [جنازے] کو ان کے حجروں کے سامنے رکھا گیا، اور انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھ لی۔ [پھر] اس [جنازے] کو باب الجنائز کے راستے جو کہ مقاعد[2] کے قریب تھا، باہر لے جایا گیا۔

انہیں [نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو] اطلاع ملی کہ لوگوں نے اس پر تنقید کی ہے، اور کہا ہے کہ: ''جنازے تو مسجد میں داخل نہیں کیے جاتے تھے۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں علم ہوا، تو انہوں نے فرمایا: ''جس بات کا لوگوں کو علم نہیں، اس پر تنقید کرنے میں انہوں نے کتنی جلد بازی کی ہے! جنازے کے مسجد میں سے گزارنے پر انہوں نے ہم پر اعتراض کیا ہے، [حالانکہ] رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی کے اندر ادا کی تھی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

1. مسجد میں جنازے کا لانا، اور مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔
2. بعض لوگ لاعلمی کے باوجود سنت مطہرہ سے ثابت شدہ باتوں پر اعتراض کرتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة في المسجد، رقم الحديث ١٠٠ (٩٧٣)، ٢/٦٦٨.

[2] (المقاعد): مسجد نبوی کے پڑوس میں ایک مخصوص جگہ کا نام ہے، جہاں وضو وغیرہ کے لیے لوگ بیٹھتے تھے۔ (ملاحظہ ہو: هامش صحیح مسلم للشيخ محمد فؤاد عبدالباقي ٢/٦٦٨).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اہل علم کے ہاں ان کے اعتراضات کی قطعی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے موقف میں مضبوط اور احتساب میں زوردار تھیں، اور ایسے کیوں نہ ہو، جب کہ ان کی تایید سنتِ مصطفیٰ ﷺ سے ہوتی تھی، اور اس کے بعد تو کسی کی تنقید ان کی نگاہ میں پرکاہ کی حیثیت بھی نہ رکھتی تھی۔

(۴)

جوان عورتوں کو عیدگاہ جانے سے روکنے پر ایک خاتون کا احتساب

بصرہ میں جوان عورتوں کو عیدگاہ جانے سے روکا جاتا تھا۔ایک صحابیہ وہاں تشریف لائیں، تو انہوں نے اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے ارشاد کو بیان کر کے ایسا کرنے سے منع کیا۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے حفصہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدَيْنِ ، فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ ، فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا. فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ ﷺ : "أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟"

قَالَ :"لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ."

فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْتُهَا : "أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ ﷺ؟"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : بَأَبِي نَعَمْ...... وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ :بِأَبِي......
سَمِعْتُهُ يَقُولُ:"يَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ ،
وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ
الْمُصَلَّى."

قَالَتْ حَفْصَةُ : فَقُلْتُ : "اَلْحُيَّضُ؟"

فَقَالَتْ : "أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا"؟))[1]

''عیدین کے موقع پر جوان عورتوں کے جانے سے ہم منع کیا کرتے تھے۔ ایک خاتون تشریف لائیں، اور قصر بنی خلف میں مہمان ٹھہریں۔ انہوں نے اپنی بہن سے روایت نقل کی کہ ان کی بہن نے نبی ﷺ سے سوال کیا:

''اوڑھنی نہ ہونے کی وجہ سے اگر ہم سے کوئی [عیدگاہ] نہ جائے، تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اس کو اپنی جلباب اوڑھا دے۔''

جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، تو میں نے ان سے دریافت کیا: ''کیا آپ نے [اس بارے میں] نبی ﷺ سے [کچھ] سنا؟''

انہوں نے جواب دیا: ''میرے باپ [ان پر] قربان ہو جائیں- اور وہ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر کرتیں، تو کہتیں: ''میرے باپ [ان پر] قربان ہو جائیں۔'' میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ''جوان، پردہ نشین اور حیض والی عورتوں کو [عیدگاہ] لے جایا جائے، وہ خیر اور اہل ایمان کی دعا میں شامل ہوں، اور حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے دور رہیں۔''

حفصہؒ نے بیان کیا کہ میں نے [ازراہ تعجب] کہا: ''حیض والی بھی [عورتیں

[1] صحیح البخاري، کتاب الحیض، باب شهود الحائض العیدین ودعوة المسلمین ویعتزلن المصلی، رقم الحدیث ۳۲٤، ۱/۲۳؛ باختصار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیدگاہ جائیں]؟''

اس پر انہوں [ام عطیہ رضی اللہ عنہا] نے کہا: ''کیا وہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ نہیں جاتیں؟''

قصے سے مستفاد باتیں:

① عورتوں کے عیدگاہ جانے، اور آتے جاتے ان کا پردے کا اہتمام کرنا، ان دونوں باتوں کی اہمیت اس قصے میں واضح ہے۔

② کسی بستی یا شہر میں رائج دستور و عادت کی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹکراؤ کی صورت میں قطعاً کوئی حیثیت نہیں، اسی لیے مسلمان عورت نے بصرہ میں [جوان عورتوں کو عیدگاہ جانے سے منع کرنے کی روش پر] نقد کیا۔

③ مسلمان عورت نے اپنے احتساب کی تائید میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ احتساب کی اصل قوت و طاقت تو قرآن و سنت یا ان دونوں میں سے ایک کی تائید ہی سے ہے۔

④ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مسلمان عورت کی بیان کردہ حدیث کی توثیق کے لیے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق سوال کیا۔

⑤ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر احترام کرتی تھیں۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں، تو ساتھ ہی کہتیں [میرے باپ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر) قربان ہو جائیں] اے ہمارے اللہ! ہمیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں عزت و تکریم کرنے کی توفیق نصیب فرما۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵)

عشاء کے بعد بے کار گفتگو پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کچھ گھر والے عشاء کے بعد بے کار گفتگو میں بیٹھتے۔ وہ انہیں اس سے منع فرماتیں۔

دلیل:

امام مالکؒ نے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تُرْسِلُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَتَقُولُ : " أَلَا تُرِيحُونَ الْكُتَّابَ"؟))[1]

''انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کے کچھ لوگوں کو پیغام بھیجا کرتی تھیں کہ: ''کیا تم [نامہ اعمال] لکھنے والے [فرشتوں] کو آرام نہیں کرنے دو گے؟''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ چ کا یہ احتساب ان کی نبی کریم ﷺ کی کمال اتباع پر دلالت کناں ہے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا جس کو آنحضرت ﷺ ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

امام بخاریؒ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.))[2]

---

[1] المؤطا، کتاب الکلام، باب ما یکره من الکلام بغیر ذکر اللّٰه، رقم الروایة ۹، ۲/۹۸۷.

[2] صحیح البخاري، کتاب مواقیت الصلاة، باب ما یکره من النوم قبل العشاء، رقم الحدیث ۵٦۸، ۲/۴۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ترجمہ: ''یقیناً رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے، اور اس کے بعد گفتگو کو ناپسند فرماتے تھے۔'']

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے احتساب میں ڈانٹ ڈپٹ کا اسلوب اختیار فرمایا۔ ان کا سوالیہ انداز انکار و توبیخ کے لیے ہے۔

③ ان کے احتساب میں بے کار گفتگو کرنے والوں کے لیے تنبیہ ہے کہ ہوش کرو۔ جو بول رہے ہو، کراماً کاتبین اس کو تحریر کر رہے ہیں۔

مقام افسوس ہے کہ ہمارے درمیان یہ وبا بہت عام ہو چکی ہے رات کو دیر تک بے کار باتوں میں بیدار رہنا، اور دن کو کام اور طلب علم کے دوران جمائیاں لینا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون . إلى الله المشتكى وهو المستعان .

(٦)

حوا انصاریہ رضی اللہ عنہا کا سائل کو ضرور کچھ دینے کا حکم

حضرت عمرو بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک سائل آیا۔ ان کی دادی حضرت حواء رضی اللہ عنہا[1] نے اہل خانہ کو حکم دیا کہ اس کو ضرور کچھ دیا جائے۔

دلیل:

امام احمدؒ نے حضرت عمرو بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں

---

[1] (حواء): حافظ ابن عبد البرؒ نے ان کے متعلق تحریر کیا ہے: حواء بنت یزید بن السکن الأنصاریۃ، قبیلہ بنو عبد الأشہل سے ہیں، وہ مدینہ طیبہ کی رہنے والی اور عمرو بن معاذ الأشہلی کی دادی ہیں رضی اللہ عنہا۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سائل کو [کچھ دے کر] واپس کرو، خواہ وہ جلا ہوا کھر ہو۔'' اور ان سے یہ حدیث ان کے پوتے عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ نے روایت کی۔ (ملاحظہ ہو: الاستيعاب في معرفة الأصحاب ٤/ ١٨١٣- ١٨١٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بیان کیا:

((إِنَّ سَائِلًا وَقَفَ عَلَى بَابِهِمْ ، فَقَالَتْ لَهُ جَدَّتُهُ حَوَّاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :
"أَطْعِمُوْهُ تَمْرًا."

قَالُوا : "لَيْسَ عِنْدَنَا."

قَالَتْ : "فَاسْقُوْهُ سَوِيْقًا."

قَالُوا : "اَلْعَجَبُ لَكَ نَسْتَطِيْعُ أَنْ نُطْعِمَهُ مَا لَيْسَ عِنْدِنَا."

قَالَتْ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ.")) [1]

''ایک سائل ان کے دروازے پر آ کھڑا ہوا۔ ان کی دادی حواء (رضی اللہ عنہا) نے اس کو کہا: ''اس کو ایک کھجور کھلاؤ۔''

انہوں [اہل خانہ] نے کہا: ''ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔''

انہوں [ان کی دادی] نے کہا: ''تو اس کو ستو پلا دو۔''

انہوں نے کہا: ''آپ عجیب [بات کہہ رہی] ہیں۔ کیا ہم اس کو ایسی چیز کھلا سکتے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہی نہیں؟''

انہوں نے کہا کہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''سائل کو [خالی ہاتھ] واپس نہ کرو۔ اور کچھ میسر نہ ہو تو [گائے یا بکری کے] پائے کا جلا ہوا نچلا حصہ ہی دے دو۔''

---

[1] المسند ٦/٤٣٥ . اس حدیث کو امام نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔ اور شیخ البانی ؒ نے اس کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن النسائي ، کتاب الزکاۃ ، باب ردّ السائل ، رقم الحدیث ٢٤٠٥ ، ٢/٥٤١-٥٤٢). حضرات ائمہ ابوداودؒ، الترمذیؒ اور نسائیؒ نے ام بجید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی اسی معنی کی حدیث کو روایت کیا ہے، اور شیخ البانیؒ نے اس کو [صحیح] کہا ہے: (ملاحظہ ہو: صحیح سنن أبي داود ١/٣١٣ ؛ وصحیح سنن الترمذي ١/٢٠٣-٢٠٤ ؛ وصحیح سنن النسائي ٢/٥٤٣-٥٤٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

۱ حضرت حواء رضی اللہ عنہا کا سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کا جذبہ کس قدر شدید تھا۔

۲ حضرت حواء رضی اللہ عنہا نے اپنی بات کی تائید میں فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔

(۷)

مٹی کے مٹکوں میں نبیذ بنانے کے متعلق کثرتِ سوال پر صفیہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

کوفہ کی کچھ عورتیں ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ اور مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے کے بارے میں کثرت سے سوالات کیے۔ اس پر انہوں نے ان پر نقد فرمایا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے یعلی بن حکیمؒ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے صہیرہ بنت جیفرؒ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا:

((حَجَجْنَا ، ثُمَّ انصَرَفْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، فَوَافَقْنَا عِنْدَهَا نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقُلْنَ لَهَا[1]: "إِنْ شِئْتُنَّ سَأَلْتُنَّ وَسَمِعْنَا ، وَإِنْ شِئْتُنَّ سَأَلْنَا وَسَمِعْتُنَّ."

فَقُلْنَا : "سَلْنَ."

فَسَأَلْنَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا ، وَمِنْ أَمْرِ

[1] المسند میں (لَهَا) ہے، لیکن مجمع الزوائد (۵۹/۵)، اور الفتح الربانی (۱۱۷/۱۷) میں (لَنَا) ہے۔ اور یہی۔ واللہ تعالی أعلم۔ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَحِيضِ ، ثُمَّ سَأَلْنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِ .

فَقَالَتْ : "أَكْثَرْتُمْ يَا أَهْلِ الْعِرَاقِ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَمَا عَلَى إِحْدَاكُمْ أَنْ تَطْبُخَ تَمْرَهَا ، ثُمَّ تُدْلِكُهُ ، ثُمَّ تُصَفِّيهِ فَتَجْعَلُهُ فِي سِقَائِهَا تُؤْكِيءُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا طَابَ شَرِبَتْ وَسَقَتْ زَوْجَهَا.")) [1]

''ہم نے حج کیا، پھر ہم مدینہ چلی گئیں، [وہاں ہم] صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، تو ان کے پاس کوفہ کی بھی کچھ عورتیں تھیں۔

انہوں نے ہم سے کہا: ''اگر پسند کرو، تو تم سوال کرو، اور ہم سنتی ہیں۔ اور اگر چاہو، تو ہم سوال کرتی ہیں، اور آپ لوگ سنو۔''

ہم نے کہا: ''آپ لوگ سوال کیجیے۔''

انہوں نے عورت، اس کے شوہر، حیض اور دیگر کئی باتوں کے متعلق پوچھا۔

پھر انہوں نے مٹی کے مٹکوں کی نبیذ کے بارے میں دریافت کیا۔

انہوں [صفیہ رضی اللہ عنہا] نے فرمایا: ''اے اہل عراق! تم نے مٹی کے مٹکوں کی نبیذ کے بارے میں بہت سوالات کیے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی کھجوروں کو پکائے، پھر انہیں اچھی طرح مل لے، پھر صاف کر کے چمڑے کے مشکیزے میں ڈال کر اس کے منہ کو اوپر سے باندھ دے، اور جب [نبیذ] تیار ہو جائے، تو خود پیے، اور اپنے شوہر کو پلائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''انہوں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے مٹی کے مٹکوں کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔''

---

[1] المرجع السابق ٦/٣٣٧. حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ حضرات ائمہ احمد رحمہ اللہ، الطبرانی رحمہ اللہ اور ابویعلی رحمہ اللہ نے اس کو روایت کیا ہے، اور میرے علم کے مطابق صہیرہ سے یعلی بن حکیم کے سوا کسی اور نے روایت نقل نہیں کی ہے، اور اس کے باقی روایت کرنے والے [الصحیح] کے روایت کرنے والے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٥/٥٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

① ممنوعہ کاموں اور چیزوں کا سبب بننے والی باتوں اور چیزوں کو بھی شریعتِ اسلامیہ میں حرام قرار دیا جاتا ہے، تاکہ لوگ حرام کردہ باتوں اور چیزوں سے آسانی سے بچ سکیں۔ مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے کی صورت میں نشہ پیدا ہونے کے زیادہ امکانات کے پیش نظر ان میں نبیذ کا تیار کرنا حرام کردیا گیا ہے۔

② ممنوعہ چیزوں کے بارے میں کثرت سوال ناپسندیدہ ہے، اسی لیے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ کے متعلق کثرت سوال پر نقد فرمایا۔

③ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے کی حرمت بیان کرنے پر اکتفا نہ کیا، بلکہ اس کے ساتھ جائز متبادل طریقہ کار کی طرف رہنمائی فرمائی۔ دعوت واحتساب میں اس بات کی اہمیت وضرورت بہت زیادہ ہے۔

④ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے کی حرمت کے متعلق اپنے احتساب کی تائید میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی، اور بلا شک وشبہ حلت وحرمت کے سلسلے میں حرف آخر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان وبیان ہی ہے۔

(٨)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ازواج مطہرات کے طلبِ میراث کے ارادے پر احتساب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد آپ کی بعض بیویوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں سے اپنے حصے طلب کرنے کے لیے حضرت صدیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عروہؒ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ .‘‘

قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَهُنَّ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : ”لَا نُورِثُ ، مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.“))[1]

’’جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو نبی کریم ﷺ کی بیویوں نے عثمان بن عفان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا، تاکہ وہ نبی کریم ﷺ کے ترکہ میں سے اپنی میراث طلب کریں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: ’’کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تھا: ’’ہم وارث نہیں بناتے، جو ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے۔‘‘

قصے سے مستفاد باتیں:

① امہات المومنین معصوم عن الخطأ نہیں، ان سے غلطی ہوسکتی ہے۔

② امہات المومنین قابل عزت واحترام ہیں، لیکن غلطی کی صورت میں ان کا مقام ومرتبہ ان کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہیں۔

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی اساس فرمان نبی کریم ﷺ پر رکھی،

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الجهاد والسير ، باب قول النبي ﷺ : ”لَا نُوْرَث ، ما تركنا فهو صدقة“۔ رقم الحديث ٥١ (١٧٥٨) ، ٣/ ١٣٧٩. اسی حدیث کو امام احمدؒ نے بھی روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المسند ٦/٢٦٢ ـ (ط : المكتب الإسلامي).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ اساس انتہائی قوی، مضبوط اور ٹھوس ہے۔

(۹)

صحابہ کو گالی دینے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

کچھ لوگوں نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا احتساب کرتے ہوئے، اس حرکت کی سنگینی اور قباحت کو بیان فرمایا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عروہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا:

((يَا ابْنَ أُخْتِيْ ! أُمِرُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَسَبُّوْهُمْ.)) [1]

"اے میرے بھانجے! انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لیے دعائے مغفرت کا حکم دیا گیا، [لیکن] انہوں نے انہیں گالی دی۔"

قاضی عیاضؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان کے پس منظر کے بارے میں تحریر کیا ہے:

((اَلظَّاهِرُ أَنَّهَا قَالَتْ هٰذَا عِنْدَ مَا سَمِعَتْ أَهْلَ مِصْرَ يَقُوْلُوْنَ فِيْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ مَا قَالُوْا ، وَأَهْلَ الشَّامِ فِيْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ مَا قَالُوْا ، وَالْحَرُوْرِيَّةَ فِى الْجَمِيْعِ مَا قَالُوْهُ .)) [2]

"معلوم ہوتا ہے کہ اہل مصر کی عثمان رضی اللہ عنہ، اہل شام کی علی رضی اللہ عنہ اور خوارج

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب التفسير ، رقم الحديث ١٥ (٣٠٢٢) ، ٤/٢٣١٧.

[2] منقول از شرح النووي ١٨/١٥٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں گفتگو سن کر انہوں نے یہ بات فرمائی۔"

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اہل ایمان کو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے دعائے مغفرت کا حکم دیا گیا ہے۔شاید ان کا اشارہ درج ذیل آیت کریمہ کی طرف تھا:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ ﴾[1]

[ترجمہ: "اور جو ان [مہاجرین وانصار] کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔"]

② حضرات صحابہ کو برا بھلا کہنے سے نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں منع فرمایا ہے۔انہی میں سے ایک حدیث وہ ہے جس کو امام مسلمؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِيْ ، لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِيْ ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.))[2]

"تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو، تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے، تو تب بھی وہ ان کے [راہ اللہ میں خرچ کیے ہوئے] مد

---

[1] سورة الحشر / جزء من الآية ١٠.

[2] اس بارے میں مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: "من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم" ص ٦١-٦٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ آدھے مد [کے اجر وثواب] کو نہ پا سکے گا۔''

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے کو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق لوگوں کے طرزِ عمل کی غلطی پر متنبہ کرنے اور اس بارے میں صحیح موقف سے آگاہ کرنے کا اہتمام کیا۔ اے ہمارے رب! ہمارے زمانے کی خالاؤں کو بھی اپنے بھانجے بھانجیوں کو ایسی باتوں سے آگاہ کرنے کا فکر عطا فرما۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ.

(١٠)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے والوں کا احتساب

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ کچھ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق نامناسب گفتگو کی ہے۔ اس پر انہوں نے ان پر شدید تنقید کی، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت کو بیان فرمایا۔

دلیل:

امام احمد رحمہ اللہ نے عمر بن ابراہیم یشکری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی والدہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ان کی ماں حج کے لیے گئیں، اور تب بیت اللہ کے دو دروازے تھے۔ انہوں [1] نے بتلایا:

((فَلَمَّا قَضَيْتُ طَوَافِي دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: "يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! إِنَّ بَعْضَ بَنِيكِ بَعَثَكِ يُقْرِئُكِ اَلسَّلَامَ، وَأَنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَا تَقُولِيْنَ فِيْهِ؟" قَالَتْ: "لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَهُ."

[1] یعنی عمر بن ابراہیم یشکری رحمہ اللہ کی نانی رحمہا اللہ نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا أَحْسِبُهَا إِلَّا قَالَتْ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

"لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْنِدٌ فَخِذَهُ إِلَى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ، وَإِنِّي لَأَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَنَّ الْوَحْيَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ زَوَّجَ اِبْنَتَيْهِ إِحْدَاهُمْ عَلَى إِثْرِ الْأُخْرَى، وَأَنَّهُ يَقُوْلُ: "أُكْتُبْ عُثْمَانُ."

[وَفِيْ لَفْظٍ: أُكْتُبْ يَا عُثَيْمُ].

قَالَتْ: "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُنْزِلَ عَبْدًا مِنْ نَبِيِّهِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ إِلَّا عَبْدًا عَلَيْهِ كَرِيْمًا.")) [1]

''جب میں طواف کر چکی تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی، اور عرض کی:

''اے مومنوں کی ماں! یقیناً آپ کے بعض بیٹوں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے، اور یہ پیغام دیا ہے کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق [بہت نامناسب] گفتگو کی ہے [نیز دریافت کیا ہے کہ] آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟''

انہوں نے فرمایا: ''جو ان پر لعنت کرے، اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔''

''میرے خیال کے مطابق انہوں نے [یہی بات] تین مرتبہ دہرائی۔''

''یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ران عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ لگائے دیکھا، میں آپ کی پیشانی سے پسینہ پونچھ رہی تھی، اور آپ پر وحی

---

[1] الفتح الرباني في ترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل، كتاب الإمارة والخلافة، الباب الثاني في مناقبة رضی اللہ عنہ، الفصل الأول فيما ورد في فضله، ٢٣/ ٩٥ - ٩٦. حافظ ہیثمیؒ نے اس روایت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ: ''احمدؒ اور طبرانیؒ نے اس کو ام کلثوم سے روایت کیا ہے۔'' اور ام کلثومؒ کے متعلق تحریر کیا ہے کہ میں ان کو نہیں جانتا، اور طبرانی کے بقیہ روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد منبع الفوائد ٩/ ٨٦-٨٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہورہی تھی۔ بلا شک وشبہ آپ ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں کی یکے بعد دیگرے ان کے ساتھ شادی کی، اور یقیناً آپ نے فرمایا: ''اے عثمان! لکھو۔''

[ایک روایت میں ہے: ''اے عثیم![1] تحریر کرو]

انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے ہاں یہ مقام کسی ایسے شخص کو ہی عطا فرماتے ہیں، جو اس کے ہاں باعزت ہو۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت، اور ان کے بارے میں نامناسب گفتگو کرنے والوں کی غلطی کے متعلق نبی کریم ﷺ نے امت کو پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا۔ امام ترمذیؒ نے ابوالاشعث صنعانیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ شام میں خطباء کھڑے ہوئے [انہوں نے تقریریں کیں]، ان میں نبی ﷺ کے صحابہ بھی تھے۔ سب سے آخر میں ایک شخص کھڑے ہوئے، جنہیں مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے بیان کیا:

((لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا قُمْتُ.

"وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا.

فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ، فَقَالَ: "هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى."

فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ (رضی اللہ عنہ) فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَقُلْتُ: "هٰذَا؟"

قَالَ: "نَعَمْ.")) [2]

---

[1] عثیم: آنحضرت ﷺ نے پیار سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو [عثیم] کہہ کر پکارا۔

[2] صحیح سنن الترمذي، مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، باب، رقم الحدیث ۲۹۲۲-۳۹۷۰، ۲۱۰/۳۔ شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی نہ ہوتی تو [تقریر کے لیے] کھڑا نہ ہوتا۔ آپ ﷺ نے فتنوں کا ذکر فرمایا، اور انہیں بہت قریب کیا۔ [یعنی بتلایا کہ وہ جلد نمودار ہونے والے ہیں]۔

[اسی وقت] ایک شخص کپڑے میں [اپنے منہ کو] چھپائے ہوئے گزرا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس دن ہدایت پر ہوگا۔''

میں اس شخص کی طرف اٹھا، تو وہ عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) تھے میں نے ان کا چہرہ آنحضرت ﷺ کی طرف کر کے پوچھا: ''یہ؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت پر استدلال آنحضرت ﷺ کے ان کے ساتھ طرز عمل سے کیا۔ اور حقیقی قدرت ومنزلت تو انہی کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ہاں مقام ومرتبے والے ہوں۔

۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کرنے والوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لعنت کی۔ بلا شک وشبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے والے لعنت ہی کے مستحق ہیں۔ خود رحمت دو عالم ﷺ نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .))[1]

---

[1] المعجم الكبير، رقم الحديث ١٢٧٠٩، ١٢/١١٠-١١٠. شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الجامع الصغير وزيادته، رقم الحديث ٦١٦١، ٥/ ٢٩٩؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ٢٣٤٠، ٥/٤٤٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے میرے صحابہ [رضی اللہ عنہم] کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔''

اے ہمارے رب! ہمیں ایسے بدنصیب لوگوں میں شامل نہ فرمانا۔ آمین یارب العالمین۔

(۱۱)

علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے سے نہ روکنے پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

کچھ لوگوں کے روبرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی گئی، اور انہوں نے اس سے منع نہ کیا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ہوئی، تو انہوں نے خاموشی اختیار کرنے والوں پر شدید تنقید کی۔

دلیل:

امام احمدؒ نے ابی عبداللہ جدلیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِيْ : " أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكُمْ؟"

فَقُلْتُ : "مَعَاذَ اللّٰهِ" أَوْ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا .

قَالَتْ : "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ ."))[1]

---

[1] المسند ٦/٣٢٣ . حافظ ہیثمیؒ نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ ابوعبداللہ الجدلی کے سوا اس کے روایت کرنے والے [الصحیح] کے راویوں میں سے ہیں، اور وہ بھی ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٩/ ١٣٠).
امام حاکم نے اس روایت کی سند کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ، كتاب معرفة الصحابة ٣/١٢١؛ اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٣/١٢١).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تمہارے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟''

میں نے کہا: ''معاذ اللہ'' یا ''سبحان اللہ'' یا اس طرح کا کوئی اور جملہ کہا۔

انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے علی (رضی اللہ عنہ) کو گالی دی، یقیناً اس نے مجھے گالی دی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابو عبداللہ جدلی نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی:

((أنّى يُسَبّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے گالی دی جاتی ہے؟''

انہوں نے فرمایا:

((أَلَيْسَ يُسَبُّ عَلِيٌّ رضي الله عنه وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّهُ .))[1]

''کیا علی (رضی اللہ عنہ) اور ان سے محبت کرنے والے کو گالی نہیں دی گئی؟ اور بلا شک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے تھے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

1. حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قدر ومنزلت اور مقام ومرتبہ کس قدر بلند وبالا تھا۔

---

[1] ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، باب منه جامع فيمن يحبّه ومن يبغضه، ٩/ ١٣٠. حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس روایت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ طبرانی نے تینوں [معاجم] میں، اور ابو یعلی نے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابو عبداللہ الجدلی کے سوا طبرانی کے راوی [صحیح] کے راویوں میں سے ہیں، اور ابو عبداللہ الجدلی بھی ثقہ ہے۔ طبرانی نے اسی معنی کی ایک اور روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی اس کے بعد روایت کی ہے، اور اس کے سارے روایت کرنے والے اشخاص ثقات ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٩/ ١٣٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی رائے میں کسی مسلمان کے لیے یہ روا نہیں کہ اس کے روبرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دی جائے، اور وہ خاموش تماشائی بنا بیٹھا رہے، بلکہ اس کو چاہیے کہ ایسا کرنے سے منع کرے۔

۳ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دیئے جانے پر سکوت اختیار کرنے کی غلطی کی سنگینی کے پیش نظر، احتساب میں سختی اور درشتی کا اسلوب اختیار کیا۔

۴ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمائے ہوئے ارشاد گرامی سے کی۔

(۱۲)

علی رضی اللہ عنہ کو وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ذکر کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی[1] تھے۔ انہوں نے اس باطل عقیدے کی دلیل و برہان کے ساتھ تردید کی۔

دلیل:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی کہ انہوں نے بیان کیا:

((ذَكَرُوا عِندَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا،

فَقَالَتْ: "مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟"

فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي [أَوْ قَالَتْ: حَجْرِي]،

---

[1] (وصي): اَلْمُوْصِيْ وَالْمُوْصَى. (ملاحظہ ہو: القاموس المحيط، مادة "وصي" ٤/٤٠٣). اس جگہ اس سے مراد ہے "وصیت کیا جانے والا"۔ اور شیعہ حضرات نے اس کو اپنے باطل عقائد میں سے ایک عقیدہ بنا لیا ہے۔ (اس کی مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب: "الشيعة والسنة" للشيخ إحسان إلهي ظهير رحمه الله من ص ٥٧- إلى ص ٦٠).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَدَعَا بِطَسْتٍ. فَلَقَدُ انْخَنَثَ فِيُ حَجُرِيُ ، وَمَا شَعَرُتُ أَنَّهُ مَاتَ. فَمَتَى أَوُصَى إِلَيُهِ؟)) [1]

''(بعض لوگوں نے) عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ [وصی] تھے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ نے کب انہیں وصیت کی [یعنی وصی بنایا]''؟

یقیناً میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ [یا انہوں نے کہا: گود کے ساتھ] لگا رکھا تھا، تو آپ نے تھالی طلب فرمائی۔ آپ ﷺ میری گود میں گرے، اور مجھے بھی پتہ نہ چل سکا کہ آپ انتقال فرما گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے کب انہیں وصیت کی؟''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رسول کریم ﷺ کے [وصی] ہونے کا عقیدہ بے اصل اور بلا دلیل ہے۔

۲: دین کے متعلق کوئی بات کہنے والے سے اس کی دلیل طلب کی جائے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وصی ہونے کے عقیدے کی دلیل طلب کی۔

۳: ام المومنین حضرت عائشہ کے احتساب میں کس قدر زور اور قوت تھی۔ اور ایسے کیوں نہ ہو، وہ تو آنحضرت ﷺ کے احوال واقوال واعمال سے خوب آگاہ تھیں۔ رضی اللہ عنہا وأرضاها.

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الوصية ، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه ، رقم الحديث ١٩ (١٦٣٦) ، ٣/١٢٥٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳)

اہل عراق کی حسین رضی اللہ عنہ سے بے وفائی پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تنقید

اہل کوفہ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو مکاتیب ارسال کیے، جن میں ان کے لیے اپنی محبت، اخلاص اور وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے انہیں کوفہ آنے کی دعوت دی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہما ان کی باتوں کا یقین کرتے ہوئے ان کی طرف روانہ ہوئے، لیکن ان کی وہاں تشریف آوری سے پیشتر یزید کی طرف سے والیٔ عراق کی حیثیت سے عبیداللہ بن زیاد پہنچ چکا تھا۔ اہل کوفہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بجائے عبیداللہ بن زیاد کے ساتھی بن گئے۔ عبیداللہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان معرکۂ کارزار بپا ہوا، جس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس صورت حال کی خبر ملی، تو انہوں نے اہل کوفہ کی بے وفائی کی بنا پر ان پر لعنت کی۔

دلیل:

امام طبرانی رحمہ اللہ نے شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْنَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ، وَقَالَتْ : "قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ، غَرُّوْهُ وَذَلُّوْهُ ، لَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى.))[1]

''جب حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی، تو میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اہل عراق پر لعنت کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: ''انہوں نے ان کو قتل

---

[1] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، كتاب المناقب ، باب مناقب الحسين بن علي رضي الله عنهما، ۱۹٤/۹ . حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کے روایت کرنے والوں کو [ثقہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۹/۱۹٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، اللہ عزوجل انہیں قتل کرے، انہوں نے انہیں دھوکا دیا اور پھسلایا، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① اہل کوفہ کس قدر بے وفا اور غدار تھے۔

② مسلمانوں کے ساتھ غداری کر کے ان کو قتل کروانے کے لیے بددعا کرنا، اور اس پر لعنت کرنا صحیح اور درست ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اہل کوفہ کے اسی قسم کے طرز عمل کی بنا پر ان کے لیے بددعا کی، اور ان پر لعنت بھی کی۔

(۱۴)

معرکۂ یرموک میں بھاگنے والوں کو مسلمان عورتوں کا ڈانٹنا

معرکۂ یرموک میں رومیوں کے حملے کی شدت کے وقت بعض مسلمانوں نے پسپائی اختیار کی۔ اس پر مسلمان خواتین نے انہیں ڈانٹا، اور معرکۂ کارزار میں واپس پلٹنے کی تلقین کی۔

دلیل:

حافظ ابن کثیرؒ نے اس بارے میں تحریر کیا ہے:

((وَكُنَّ...... اَلْمُسْلِمَاتِ...... يَضْرِبْنَ مَنِ انْهَزَمَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَيَقُلْنَ : "أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ وَتَدَعُوْنَنَا لِلْعُلُوْجِ ؟" فَإِذَا زَجَرْنَهُمْ لَا يَمْلِكُ أَحَدٌ نَفْسَهُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْقِتَالِ))[1]

''اور وہ (یعنی مسلمان خواتین) پسپائی اختیار کرنے والے مسلمانوں کو

[1] البداية والنهاية ۱۳/۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارتیں، اور کہتیں: ''ہمیں عجمی کافروں کے ہاتھوں میں چھوڑ کر تم کہاں جا رہے ہو؟''

ان کے ڈانٹنے کے بعد کسی کے لیے میدان کارزار کی طرف پلٹے بغیر چارہ کار نہ رہتا۔''

علاوہ ابومحمد کوفی نے اس واقعے کو قدرے تفصیل سے لکھا ہے۔ اس بارے میں انہوں نے یہ بھی تحریر کیا ہے:

((قَالَتْ سَعْدَاءُ بِنْتُ عَاصِمٍ الْخَوْلَانِيُّ : "كُنْتُ مَعَ النِّسَاءِ يَوْمَئِذٍ عَلَى التَلِّ. فَلَمَّا انْكَسَرَتِ الْمَيْمَنَةُ صَاحَتْ بِنَا لُبْنَى بِنْتُ جَرِيْرٍ الْحِمْيَرِيَّةُ : "يَا بَنَاتُ الْعَرَبِيَّات دُوْنَكُنَّ وَالرِّجَالُ. فَاحْمِلْنَ أَوْلَادَكُنَّ عَلَى أَيْدِيْكُنَّ."

فَأَقْبَلَتِ النِّسَاءُ يَرْمِيْنَ الدَّوَابَ بِالْحِجَارَةِ.

وَجَعَلَتْ اِبْنَةُ الْعَاصِ بْنِ مُنَبِّهٍ تُنَادِيْ : "قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَ رَجُلٍ يَفِرُّ عَنْ خَلِيْلَتِهِ."

وَجَعَلَتِ النِّسَاءُ يَقُلْنَ لِبَعُوْلَتِهِنَّ : "لَسْتُمْ بِنَا بِبُعُوْلٍ إِنْ لَمْ تَمْنَعُوْا عَنَّا الْأَعْلَاجِ."

وَاسْتَقْبَلَتْ [هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ] خَيْلَ مَيْمَنَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَرَأَتْهُمْ مُنْهَزِمِيْنَ ، فَصَاحَتْ بِهِمْ : "إِلَى أَيْنَ تَفِرُّوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَجَنَّتِهِ ، وَهُوَ مُطَّلِعٌ عَلَيْكُمْ؟"

وَنَظَرَتْ إِلَى أَبِيْ سُفْيَانَ ، وَهُوَ مُنْهَزِمٌ ، فَضَرَبَتْ وَجْهَ حِصَانِهِ بِعَمُوْدِهَا ، وَقَالَتْ : "أَيْنَ يَا ابْنَ صَخْرٍ ! اِرْجِعْ إِلَى الْقِتَالِ ، وَابْذُلْ مُهْجَتَكَ حَتَّى يُمَحِّصَ اللّٰهُ عَنْكَ مَا سَلَفَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَحْرِيْضِكَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .))[1]

سعداء بنت عاصم خولانیؒ نے بیان کیا کہ: ''اس روز میں عورتوں کے ساتھ ٹیلے پر تھی۔ جب [لشکر اسلامی کا] دائیں حصہ پسپا ہوا، تو لبنیٰ بنت جریر حمیریہ نے ہمیں چیخ کر کہا: ''اے عرب عورتو! آدمیوں کے سامنے اٹھ کھڑی ہو جاؤ، اور اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا لو۔''

عورتوں نے [بھاگنے والے مسلمانوں کو لے جانے والے] جانوروں کو پتھر مارے۔

عاص بن منبہ کی بیٹی نے بآواز بلند کہنا شروع کیا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ذلیل وخوار کر دے جو اپنی بیوی کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرے۔''

دوسری عورتوں نے بھی اپنی شوہروں سے کہنا شروع کیا: ''اگر تم عجمی کافروں سے ہماری حفاظت نہ کرو، تو تم ہمارے خاوند ہی نہیں۔''

ہند بنت عتبہ (رضی اللہ عنہا) نے [اسلامی لشکر کے] دائیں حصے کے گھوڑسواروں کو دیکھا کہ وہ پسپا ہو رہے ہیں، تو انہیں چیخ کر کہا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کی جنت سے بھاگ کر کہاں جا رہے ہو، اور وہ تمہارے [حالات] سے آگاہ ہے؟

اور انہوں نے ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ وہ [بھی] پسپا ہو رہے ہیں، تو انہوں نے ان کے گھوڑے کو اپنی چھڑی ماری، اور کہا: ''اے ابن صخر! کہاں جا رہے ہو؟ ''لڑائی کی طرف پلٹو، اور اپنے خون کو نثار کرو، تاکہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کی ہوئی تمہاری شرارتوں سے تجھے پاک کر دے۔''

قصے پر تعلیق:

اللہ اکبر! مسلمان خواتین کتنے صبر واستقلال اور جذبۂ ایمان والی تھیں! رومیوں کی

---

[1] الفتوح ۱/۲۰۲ - ۲۰۳ باختصار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدت یلغار کے وقت نہ چیخ وپکار، اور نہ ہی رونا پیٹنا، نہ گھبراہٹ اور پریشانی، اور نہ ہی راہ فرار اختیار کرنے کی خواہش، بلکہ بھاگنے والے مسلمان مردوں کی سواریوں کو پتھر مار مار کر میدان کارزار کی طرف واپس پلٹانے کی سعی وکوشش، اور مسلمان مردوں کو راہ حق میں جانیں نثار کرنے کی پر زور اور شدید تلقین۔ محمد ہاشمی ﷺ کے رب کی قسم! جس امت کی عورتیں ایسے جذبہ ایمانی والی ہوں وہ مولائے قادر ومقتدر کے فضل وکرم سے دنیا میں ذلیل ورسوا نہیں ہوسکتی۔ اے ہمارے رب قدیر! ہماری عورتوں کو ان پاک باز عورتوں کے نقش قدم پر چلا۔ إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ.

(۱۵)

نرد والے کنبے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے گھر سے نکالنے کی دھمکی

ایک کنبے کے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مقیم تھے، انہیں اطلاع ملی کہ ان کے پاس نرد ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں وارننگ دی کہ اگر انہوں نے نرد کو گھر سے باہر نہ نکال پھینکا، تو وہ انہیں اپنے گھر سے نکال دیں گی۔

دلیل:

امام مالک رحمہ اللہ نے ام علقمہ رحمہا اللہ سے روایت نقل کی ہے، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ:

((أَنَّهُ بَلَغَهَا : أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ فِي دَارِهَا ، كَانُوْا سُكَّانًا فِيْهَا ، وَعِنْدَهُمْ نَرْدٌ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ : "لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوْهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَأُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِيْ۔" وَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ.))[1]

''یقیناً انہیں خبر ملی کہ ایک گھرانے والے، جوان کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے، ان کے پاس نرد ہے۔ انہوں نے انہیں پیغام بھیجا: ''اگر تم نے اس کو باہر نکال نہ پھینکا، تو میں تمہیں اپنے گھر سے ضرور نکال دوں گی۔'' اور اس بنا پر ان لوگوں پر تنقید کی۔

قصے سے مستفاد باتیں:

① دوران احتساب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تہدید اور دھمکی استعمال کی، اور یہ احتساب کے درجات میں سے ایک درجہ ہے۔[2]

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے گھر کو نافرمانی کے سامان سے پاک رکھنے کی خواہش اور رغبت کس قدر شدید تھی! اس کے برعکس آج کے بہت سے مسلم گھرانوں نے کیا شکل وصورت اختیار کر رکھی ہے؟ ڈرائنگ روموں، لابیوں اور بیڈ روموں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساز وسامان سے بھرنے اور بزعم خود سجانے پر کس قدر مال ودولت اور سعی وکوشش مرد وخواتین صرف کرتے ہیں۔ إنا لله وإنا إليه راجعون.

اے ہمارے رب! ہمارے، ہمارے بہن بھائیوں اور ہماری آئندہ نسلوں اور سارے مسلمانوں کے گھروں کو اپنی نافرمانی کے ساز وسامان سے ہمیشہ ہمیشہ پاک وصاف رکھنا، اور ایسا مال ودولت کبھی بھی نہ دینا، جس سے ایسی چیزیں خریدی جاسکیں۔

آمین یاحي یا قیوم.

---

[1] المؤطا، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في النرد، ۲/۹۸۵. علاوہ ازیں امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اس کو اپنی کتاب ''الأدب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: الأدب المفرد، باب الأدب، وإخراج الذين يلعبون بالنرد وأهل الباطل، رقم الرواية ۱۲۷۹، ص ۴۲۱.

[2] ملاحظہ ہو: إحياء علوم الدين ۲/۳۳۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)

خواتینِ حمص کے حماموں میں جانے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حمص کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، اور وہ عورتیں حماموں میں جایا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بنا پر ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((أَتَيْنَ نِسْوَةٌ مِّنْ أَهْلِ حَمْصٍ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: " لَعَلَّكُنَّ مِنَ النِّسَاءِ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ"؟
فَقُلْنَ لَهَا : "إِنَّا نَفْعَلُ."
فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: " أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ .))[1]

''حمص کی عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: ''شاید کہ تم ان عورتوں میں سے ہو، جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں؟''
انہوں نے جواب دیا: ''ہم ایسے [ہی] کرتی ہیں۔''
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: ''خبردار! یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس عورت نے اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ کپڑے اتارے، اس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان [پردے] کو اٹھا دیا۔''

---

[1] المسند ٦/٢٦٧. اسی کے قریب قریب روایت امام حاکمؒ نے نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين، كتاب الأدب، ٤/٢٨٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حمص کی خواتین کے متعلق سنی ہوئی بات پر احتساب سے پہلے انہی سے اس بات کی تصدیق کی۔ بہت سے احتساب کرنے والے اس بارے میں کوتاہی کا شکار ہیں، سنی سنائی بات پر بلاتحقیق اعتماد کر کے احتساب شروع کر دیتے ہیں۔

۲ مہمانی کے شیطانی اور جھوٹے آداب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے مہمان عورتوں کی غلطی پر احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

۳ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔

(۱۷)

خواتین حمص کے حماموں میں جانے پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حماموں میں جانے والی حمص کی کچھ خواتین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، تو انہوں نے بھی ان کے وہاں جانے پر احتساب کیا۔

دلیل:

امام حاکم رحمہ اللہ نے سائب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((إِنَّ نِسَاءً دَخَلْنَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَأَلَتْهُنَّ : "مَنْ أَنْتُنَّ؟"

قُلْنَ : "مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ."

قَالَتْ : "مِنْ أَصْحَابِ الْحَمَّامَاتِ؟"

قُلْنَ : "وَبِهَا بَأْسٌ؟"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : "أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتْرَهُ.")) [1]

''نبی ﷺ کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ عورتیں آئیں، تو انہوں نے ان سے دریافت کیا: ''تم کون ہو؟''

انہوں نے جواب دیا: ''اہل حمص میں سے ہیں۔''

انہوں نے فرمایا: ''تم حماموں میں جانے والی عورتوں میں سے ہو؟''

انہوں نے پوچھا: ''[کیا] وہاں [جانے میں] کچھ حرج ہے؟''

انہوں نے جواب دیا کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس عورت نے اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اپنے کپڑے اتارے، اللہ تعالیٰ اس سے اپنے پردے کو چیر دیتے ہیں۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

سابقہ قصے کے مانند اس قصے سے بھی سنی سنائی بات پر احتساب سے پہلے اس کی تصدیق کرنا، مہمانوں کی غلطی پر ان کا احتساب کرنا، احتساب کی تایید فرمان نبی کریم ﷺ سے کرنا، تینوں باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

دونوں قصوں میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما دونوں ہی نے حمص کی خواتین کے حماموں میں جانے کا نوٹس لیا، اور انہیں وہاں جانے سے منع کیا۔ اب بھی اگر اہل دین میں سے ہر ایک مرد وزن اپنی بساط کے مطابق احتساب کرنا شروع کر دے، تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شر میں کمی اور خیر میں اضافہ ہو جانے کی قوی امید کی جا سکتی ہے۔

---

[1] المستدرك على الصحيحين كتاب الأدب، ٤/٢٨٩. حافظ ذہبیؒ نے اس حدیث پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/٢٨٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا عورتوں کو چہرے چھیلنے سے منع کرنا

کچھ عورتیں اپنے چہروں پر زعفران وغیرہ کا لیپ کرتیں، تاکہ اوپر والی چمڑی اتر جائے، اور نیچے سے نئی چمڑی نکل آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسے کرنے سے منع فرمایا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے کریمہ بنت ہمام سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا:

((یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ! إِیَّاکُنَّ وَقَشْرَ الْوَجْهِ."

فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ[1]، فَقَالَتْ : "لَا بَأْسَ بِالْخِضَابِ ، وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ لِأَنَّ حَبِيبِي ﷺ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ"))[2]

"اے عورتو! چہرے کو چھیلنا نہیں۔"

ایک عورت نے مہندی لگانے کے بارے میں ان سے دریافت[3] کیا، تو

---

[1] سنن أبي داود کے الفاظ ہیں: "أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا خِضَابِ الْحِنَّاءِ" [ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی سے رنگنے کے متعلق سوال کیا]۔ (سنن أبي داود ، کتاب الترجّل ، باب في الخضاب للنساء ، جزء من رقم الحدیث ۴۱۵۸ ، ۱۱/۱۴۸).

[2] الفتح الرباني لترتیب مسند الإمام أحمد ، کتاب اللباس والزینة ، باب استحباب الخضاب والحناء للنساء ، رقم الحدیث ۲۳۸ ، ۱۷/۳۰۴. شیخ احمد البناؒ نے اس حدیث کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کو ابوداودؒ اور نسائیؒ نے روایت کیا ہے، اور ابوداودؒ اور المنذریؒ نے اس پر سکوت اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ۱۷/۳۰۴).

[3] امام ابوداودؒ نے فرمایا: ((تَعْنِيْ خِضَابَ شَعْرِ الرَّأْسِ)) [یعنی عورت نے سر کے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگنے کے متعلق سوال کیا]۔ (ملاحظہ ہو: سنن أبي داود ۱۱/۱۴۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا: ''مہندی لگانے میں کچھ حرج نہیں، لیکن میں اس کو ناپسند کرتی ہوں، کیونکہ میرے حبیب ﷺ اس کی بو کو ناپسند کرتے تھے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① عورتوں کو سمجھانے کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اہتمام۔

② رسول کریم ﷺ کی ناپسندیدہ چیز کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ناپسند کرنا۔

(۱۹)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا نشہ کے سبب بننے والے برتنوں سے روکنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں نے مختلف قسم کے برتنوں میں نبیذ بنانے کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے ہر اس برتن سے منع فرمایا جو مشروب میں نشہ پیدا کرنے کا سبب بنے۔

دلیل:

امام حاکم رحمہ اللہ نے مریم بنت طارق رحمہا اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ مِنَ النِّسَاءِ الْمُهَاجِرَاتِ حَجَجْنَا ، فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : "فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ" ، فَقَالَتْ : "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! إِنَّكُنَّ لَتَذْكُرْنَ ظُرُوفًا مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنْهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَاتَّقِينَ اللّٰهَ ، وَاجْتَنِبْنَ مَا يُسْكِرُكُنَّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.)) [1]

[1] المستدرك على الصحيحين ، كتاب الأشربة ، كل مسكر حرام ، ٤/١٤٨ . امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو [صحيح الإسناد] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/١٤٨) ؛ اور حافظ ذہبی نے ان کی تائید کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/١٤٨)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں مہاجر عورتوں کے ساتھ تھی، ہم نے حج کیا، پھر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔''

انہوں [مریمؒ] نے بیان کیا کہ: ''عورتوں نے برتنوں [میں نبیذ بنانے] کے متعلق پوچھنا شروع کیا، تو انہوں [عائشہ رضی اللہ عنہا] نے فرمایا: ''اے عورتو! تم ایسے برتنوں کا ذکر کر رہی ہو جن میں سے بہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موجود نہ تھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ہر اس [برتن کے استعمال] سے گریز کرو جو تمہارے لیے [مشروب کو] نشہ آور بنا دے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نشہ آور [چیز] حرام ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

1. ام المومنین رضی اللہ عنہا نے سوال کرنے والی عورتوں کو ایک عام ضابطہ اور اصول بتلا دیا کہ وہ ہر ایسے برتن کے استعمال سے اجتناب کریں کہ جس سے مشروب میں نشہ پیدا ہو۔
2. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کردہ ضابطے کے پس منظر میں شریعت مطہرہ کا مشہور اور مسلم قاعدہ ہے کہ جو عمل یا چیز، ممنوعہ کاموں تک لے جائے، اس سے ابتدا ہی سے اجتناب کیا جائے، اور اسی کا نام شرعی اصطلاح میں [سدّ الذرائع] ہے۔[1]
3. بیان کردہ قاعدہ اور اصول پر عمل کرنے کا حکم دینے سے پہلے انہیں اس بات کی تاکید فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ تمام معاملات کی اساس، اصل اور جڑ ہے، اور دل میں تقویٰ کے جاگزین ہونے کے بعد ہر ممنوعہ چیز اور عمل سے بچنا انتہائی آسان اور سہل ہو جاتا ہے۔
4. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نصیحت کی تایید میں فرمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش کیا۔

---

[1] اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی دو کتابیں: التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي اور التدابير الواقية من الربا في الإسلام.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۰)

حفصہؒ کا جوانوں کو زمانہ شباب سے فائدہ اٹھانے کا حکم

دلیل:

امام ابن جوزیؒ نے ہشام بن حسانؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا[1] ہمیں کہا کرتی تھیں:

((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! خُذُوا مِنْ أَنْفُسِكُمْ وَأَنْتُمْ شَبَابٌ ، فَإِنِّي مَا رَأَيْتُ الْعَمَلَ إِلَّا فِي الشَّبَابِ.))[2]

''اے جوانو! زمانۂ جوانی میں اپنی جانوں سے فائدہ حاصل کرو۔ میں نے جوانی کے عمل ایسا [بہترین] عمل کسی اور زمانے میں نہیں دیکھا۔''

قصے سے تعلیق:

اطاعت وعبادت تو زندگی کے ہر مرحلے میں بھلی، اور اچھی ہے۔ لیکن زمانۂ شباب کی نیکی، فرمانبرداری، اور بندگی کے کیا کہنے! یقیناً یہ تو آنکھوں کو ٹھنڈا، اور دلوں کو باغ باغ کر دیتی ہے۔ اس کی شان وعظمت پر وہ حدیث بھی دلالت کناں ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے سات اشخاص کا ذکر فرمایا، جنہیں روز محشر، جب کہ کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے سایے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ انہی سات میں سے ایک شخص کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

---

[1] (حفصہ بنت سیرین): حافظ ذہبیؒ نے ان کے متعلق تحریر کیا ہے: ام ہذیل، فقیہہ اور انصاریہ ہیں، انہوں نے ام عطیہ اور ام الرائح رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سير أعلام النبلاء ٤/٥٠٧).

[2] صفة الصفوة ٤/٥٠٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ .))[1]

''اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھنے والا جوان۔''

اے ہمارے رب! ہمارے جوانوں کو ایسے ہی بنا دے۔ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاء .

[1] اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلم ؒ نے روایت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري ، كتاب الأذان ، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد ، رقم الحديث ٦٦٠، ١٤٣/٢ ؛ وصحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب فضل إخفاء الصدقة ، رقم الحديث ٩١ (١٠٣١) ، ٧١٥/٢ . متن میں نقل کردہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث دوئم

خواتین کا علماء اور طلبہ کا احتساب

تمہید:

قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین نے نہ صرف عامۃ الناس کا احتساب کیا، بلکہ انہوں نے اہل علم اور طلبہ کا بھی احتساب کیا۔ غلطی سرزد ہونے کی صورت میں کسی کا علم وفضل ان کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔ حدیث، تراجم اور تاریخ کی کتابوں میں اس بارے میں متعدد شواہد موجود ہیں۔ توفیق الٰہی سے اس مقام پر بیس شواہد پیش کیے جا رہے ہیں۔

(۱)

رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق سوال پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

مسروق رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سوال پر اظہار استغراب کیا، اور مسروق رحمہ اللہ کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام احمد رحمہ اللہ نے عامر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((أَتَى مَسْرُوقٌ فَقَالَ : "يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ! هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّهُ؟"

قَالَتْ : "سُبْحَانَ اللّٰهِ ! لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي لِمَا قُلْتَ ۔ أَيْنَ أَنْتَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ ثَلَاثٍ؟ مَنْ حَدَّثَكُهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ .
مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ :
﴿ لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ﴾[1] ﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآیءِ حِجَابٍ ﴾[2]
وَمَنْ أَخْبَرَكَ بِمَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ﴾[3]
هٰذِهِ الْآيَةَ .
وَمَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ :
﴿ يٰٓأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾[4]
وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ فِي صُوْرَتِهِ .))[5]

''مسروق رحمہ اللہ آئے، اور کہا: ''اے ام المومنین! کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟''

انہوں نے جواب میں کہا: ''سبحان اللہ! تمہاری بات کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ تم ان تین باتوں کے متعلق کہاں ہو؟ کہ جو بھی تجھے ان کے متعلق بتلائے اس نے جھوٹ بولا:

جو تجھے یہ بتلائے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا، اس نے جھوٹ بولا، پھر انہوں نے [یہ آیتیں] پڑھیں، [ان کے معانی کا ترجمہ یہ ہے: [مخلوق کی] نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں، اور وہ ان نگاہوں کا پورا ادراک

---

[1] سورة الأنعام / جزء من الآية ١٠٣ . [2] سورة الشورى / جزء من الآية ٥١ .
[3] سورة لقمان / جزء من الآية ٣٤ . [4] سورة المائدة / جزء من الآية ٦٤ .
[5] المسند ٦/٤٩-٥٠ ؛ اسی روایت کے قریب قریب روایت امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الصحیح میں نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو: صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، باب معنى قول الله عزوجل : ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾، وهل رأى النبي ﷺ ربه ليلة الإسراء؟ ، رقم الحديث ٢٨٧ ، ورقم الحديث ٢٨٩، ١/١٥٩-١٦٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے] [اور کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ بات کرے، سوائے اس کے کہ اس پر وحی نازل کرے، یا پس پردہ سے]

اور جو تجھے آئندہ کل کے بارے میں بتلائے، اس نے جھوٹ بولا، پھر انہوں نے [آیت کریمہ] پڑھی: [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے: بے شک اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے جو ماں کے رحم میں ہوتا ہے، اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا، اور نہ ہی کوئی یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس خطے میں اس کی موت ہوگی، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا، بڑا باخبر ہے]

اور جو تجھے یہ خبر دے کہ محمد ﷺ نے [کچھ] چھپایا اس نے جھوٹ بولا۔ پھر انہوں نے [یہ آیت کریمہ] پڑھی: [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے: اے رسول! آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے]

لیکن انہوں نے جبریل علیہ السلام کو اپنی [حقیقی] شکل میں دیکھا۔"

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسروق رحمہ اللہ کے سوال پر تعجب اور غصے کا اظہار اس لیے کیا، کہ انہیں ان سے ایسے سوال کی توقع نہ تھی۔ اہل علم کا ایسی بات یا حرکت کا کرنا، جو ان کی شان کے شایان نہ ہو، انہیں ڈانٹ ڈپٹ کا مستحق بنا دیتا ہے۔[1] امام نووی رحمہ اللہ نے شرح حدیث میں تحریر کیا:

((أَمَا قَوْلُهَا (سُبْحَانَ اللّٰه) فَمَعْنَاهُ: اَلتَّعَجُّبُ مِنْ جَهْلِ مِثْلِ هٰذَا۔ وَكَأَنَّهَا تَقُوْلُ : "كَيْفَ يَخْفٰى عَلَيْكَ مِثْلَ هٰذَا"؟))[2]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: من صفات الداعية : اللين والرفق .

[2] شرح النووي ۳/ ۱۰ باختصار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے (سبحان اللہ) کہنے کا مقصد اس [مسروق رحمہ اللہ] کی ایسی بات سے لاعلمی پر اظہار تعجب کے لیے تھا، گویا کہ انہوں نے کہا: ''اس قسم کی بات تجھ سے کیسے مخفی رہی؟''

ان کا یہ فرمانا: (قَفَّ شَعْرِي) سے مراد یہ ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں، کیونکہ میں نے ایسی بات سنی ہے، جس کا کہنا مناسب نہ تھا۔''

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بات کی تائید میں قرآن کریم کی آیات پیش کیں، اور قرآن کریم کی تائید سب سے بڑی تائید ہے۔

(۲)

رونے پر عذاب میت کے متعلق قولِ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے تھی کہ گھر والوں کے رونے کی بنا پر میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ہوئی، تو انہوں نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام مسلم رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : ''اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.''

فَقَالَتْ : ''رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ.

إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ ، وَهُمْ يَبْكُونَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ ، فَقَالَ : "أَنْتُمْ تَبْكُونَ ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ.")) [1]

''عائشہ کے روبرو ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ذکر کیا گیا کہ: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔''

انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! انہوں نے ایک چیز کو سنا، لیکن اس کو یاد نہیں رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا، اور وہ [یعنی اس کے احباب واقارب] اس پر رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم [تو] اس پر رو رہے ہو، اور اس کو یقیناً عذاب دیا جا رہا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا : "يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ ـ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰي عَلَيْهَا ، فَقَالَ : "إِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا.")) [2]

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کو معاف فرما دے! انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا، لیکن وہ بھول گئے ہیں، یا ان سے چوک ہوئی ہے۔ [اصل صورت حال یہ تھی کہ] یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے [جنازے کے] پاس سے گزرے، جس پر رویا جا رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو اس پر رو رہے ہیں، اور اس کو یقیناً قبر میں

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الجنائز ، باب المیت یُعَذَّب ببکاء أهله علیه ، رقم الحدیث ٢٥ (٩٣١) ، ٦٤٢/٢.

[2] صحیح مسلم ، کتاب الجنائز ، باب المیت یُعَذَّب ببکاء أهله علیه ، رقم الحدیث ٢٧ (٩٣٢) ، ٦٤٣/٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب دیا جائے گا۔"[1]

قصے سے مستفاد باتیں:

① دوران احتساب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نرمی اور ادب واحترام کا رویہ اختیار کیا۔ یہ بات درج ذیل امور سے واضح ہوتی ہے:

ا انہوں نے احتساب کی ابتدا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کے ساتھ کی کہ "اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے"، "اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے۔"

ب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر، ان کی کنیت [ابوعبدالرحمٰن] کے ساتھ کیا۔ اہل عرب کے ہاں نام کی بجائے کنیت ذکر کرنے میں عزت وتکریم سمجھی جاتی ہے۔

ج انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ ان کی رائے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غلطی کا سبب جھوٹ نہیں، بلکہ بھول یا چوک ہے۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احتساب میں قوت اور زور تھا۔ اس کا اظہار انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے پس منظر سے آگاہ ہونے اور اس کو یاد رکھنے کے ذکر سے کیا، جب کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یا تو اس سے آگاہ ہی نہ تھے، یا اس کو بھول چکے تھے۔

---

[1] میت کے گھر والوں کے رونے کی بنا پر میت کو عذاب کے متعلق علمائے امت میں اختلاف ہے۔ جمہور علمائے امت کی رائے میں گھر والوں کے میت کی وصیت پر رونے پیٹنے کے سبب تو میت کو عذاب ہوگا، وگرنہ نہیں۔ بعض علماء کی رائے میں اہل خانہ کو رونے پیٹنے سے منع نہ کرنے پر بھی ان کے رونے پیٹنے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوگا۔ اس بارے میں علمائے امت کے کچھ اور اقوال بھی ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: صحیح البخاري ۳/۱۵۰-۱۵۱؛ وشرح النووي ۶/۲۲۸-۲۳۰؛ وفتح الباري ۳/۱۵۲-۱۶۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)
دورانِ غسل مینڈھیوں کو کھولنے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عورتوں کو دورانِ غسل مینڈھیوں کو کھولنے کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ہوئی، تو انہوں نے اس بنا پر ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عبید بن عمیرؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ . فَقَالَتْ : "يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هٰذَا ! يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ ۔ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوسَهُنَّ ؟

لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، وَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ .))[1]

''عائشہ کو خبر ملی کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما عورتوں کو غسل کے وقت سروں [کے بالوں] کے کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا: ''اس ابن عمرو پر تعجب ہے! وہ عورتوں کو وقتِ غسل سروں کے کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة، رقم الحديث ٥٩ (٢٣١)، ١/ ٢٦٠. اسی کے قریب روایت امام احمد نے بھی نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المسند ٦/ ٤٣).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ انہیں سروں کے منڈھوانے [ہی] کا حکم کیوں نہیں دے دیتے؟
یقیناً میں اور رسول اللہ ﷺ ایک [ہی] برتن سے غسل کیا کرتے تھے، میں اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالنے کے علاوہ اور کچھ نہ کرتی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوران احتساب اظہار تعجب کیا، اور سخت رویہ اختیار کیا۔ شاید اس کا سبب یہ تھا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ اس قسم کا فتویٰ دیں گے۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں مینڈھیوں کے کھولے بغیر اپنے غسل کا ذکر کیا۔ اگر مینڈھیوں کا کھولنا ضروری ہوتا، تو آپ ﷺ ضرور ایسا کرنے کا حکم دیتے۔

③ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے علم وورع کے باوجود اپنے فتویٰ میں معصوم نہ تھے۔

تنبیہ:

امام نووی رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے اس فتوے کے سبب کے متعلق متعدد احتمالات پیش کیے ہیں۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ شاید انہیں حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی اس بارے میں روایت کردہ حدیث کا علم نہ تھا، یا ان کا بالوں کو کھولنے کا حکم وجوب کے لیے نہیں، بلکہ از راہ استحباب تھا۔[1]

ان کے فتوے کا سبب کچھ بھی ہو، لیکن بنیادی قاعدہ اور حتمی اصول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث شریف سے متعارض کسی بھی امتی کے فتویٰ کی کوئی حیثیت نہیں۔

ترجمان القرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیا خوب بات فرمائی ہے:

((مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ مَأْخُوذٌ مِنْ كَلَامِهِ ، وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ .))[2]

---

[1] ملاحظہ ہو: شرح النووي ٤/١٢-١٣.
[2] منقول از: حجة الله البالغة ١/١٥٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کی بات لی بھی جا سکتی ہے، اور اس کو ردّ بھی کیا جا سکتا ہے] (لیکن آنحضرت ﷺ کی کسی بات کو ردّ نہ کیا جائے گا، بلکہ ان کے ہر ہر فرمان پر عمل کیا جائے گا۔''

(۴)

پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کے فتویٰ پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنت رسول کریم ﷺ کی روشنی میں اس حکم کی تردید کی۔

دلیل:

امام احمدؒ اور امام ابو یعلی الموصلیؒ نے عبداللہ بن شدادؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ مَرْوَانَ ، قَالَ: "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ."

قَالَ : فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ: "نَهِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي كَتِفًا ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .")) [1]

''میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان کو یہ بات بتلاتے ہوئے سنا: ''آگ کی

---

[1] المسند ٦/٣٠٦ ؛ ومسند أبي يعلى ، مسند أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم، رقم الحديث ١٢٧ ، (٧٠٠٥) ، ١٢/٤٣٧ . متن میں منقولہ الفاظ حدیث مسند الإمام احمد کے ہیں۔ مسند ابی یعلی کے محقق نے اس کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش مسند أبي يعلى ١٢/٤٣٧)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکی ہوئی چیز سے وضو کرو۔''

انہوں [عبداللہ بن شداد] نے بیان کیا: ''مروان نے اس بارے میں استفسار کی غرض سے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد بھیجا۔''

انہوں [ام سلمہ رضی اللہ عنہا] نے فرمایا: ''میرے ہاں نبی ﷺ نے شانے کے گوشت کو دانتوں کے کناروں کے ساتھ کھایا، پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے، اور پانی کو چھوا [بھی] نہیں۔''[1]

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے عظیم خزانے کے حافظ اور عالم ہونے کے باوجود اپنے فتاویٰ میں معصوم نہ تھے۔

② حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے احتساب کی قوت اور زور کس قدر شدید تھا! اور اس میں کچھ تعجب اور اچنبھے کی بات نہیں، کہ ان کے احتساب کے پس منظر میں امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی سنت مبارکہ تھی کہ جس کے مقابلے میں کسی بھی امتی، بلکہ کسی بھی انسان بشمول انبیاء اور رسل ﷺ کے فتوے اور بات کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۵)
طلوع فجر کے بعد وتر نہ ہونے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت ابوالدرداء کا فتویٰ کہ [طلوع فجر کے بعد وتر نہیں]، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیا گیا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی سنت کی روشنی میں اس پر تنقید کی۔

[1] آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے دیکھئے: صحيح البخاري ۱/۳۱۰ - ۳۱۱؛ وشرح المهذب ۲/۵۷-۶۰؛ وفتح الباري ۱/۳۱۰ -۳۱۲؛ وتحفة الأحوذي ۱/۸۱-۸۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام احمدؒ نے ابونہیکؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ أَبَا الدَّرْدَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَخْطُبُ النَّاسَ : "أَنْ لَا وِتْرَ لِمَنْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ."

فَانْطَلَقَ رِجَالٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَخْبَرُوهَا ، فَقَالَتْ : "كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ ، فَيُوتِرُ.")) [1]

''یقیناً ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے دوران خطبہ فرمایا: ''صبح پانے والے کے لیے وتر نہیں''۔ کچھ اشخاص عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے، اور انہیں اس بات کی خبر دی، اس پر انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت وتر پڑھتے تھے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اپنی صداقت واستقامت کے باوجود اپنے فتاویٰ میں معصوم نہیں تھے۔

② سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعارض کی صورت میں کسی کی شان وعظمت اس پر احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہیں۔

③ احتساب کی تائید سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی جائے گی، یا فرمان رب العالمین سے، یا دونوں سے۔ اس کے بغیر احتساب میں زور وقوت کا پیدا ہونا مشکل ہے۔

---

[1] المسند ۲۴۲/۶-۲۴۳. حافظ ہیثمیؒ نے حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو احمدؒ اور الطبرانیؒ نے [المعجم الأوسط] میں روایت کیا ہے، اور اس کی [اسناد حسن] ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۲۴۶/۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)
عائشہ رضی اللہ عنہا کا تہجد چھوڑنے سے منع کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کو نماز تہجد چھوڑنے سے منع فرمایا:

دلیل:

امام حاکم رحمہ اللہ نے عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ:

((قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسَلَ صَلَّى قَاعِدًا.))[1]

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: ''رات کے قیام کو نہ چھوڑو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ چھوڑتے تھے۔ آپ جب بیمار یا سست ہوتے، تو بیٹھ کر نماز [تہجد] پڑھتے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی نصیحت کی تایید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کیا، جو کہ یقیناً ساری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیماری اور سستی کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے متبادل آسان اور سہل طریقہ نماز بیان فرما دیا کہ ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز تہجد ادا کر لی جائے۔ دعوت و احتساب میں شریعت مطہرہ کی

---

[1] المستدرك على الصحيحين، كتاب صلاة التطوع، تحريض قيام الليل، ۱/۳۰۸.
امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو [صحیح مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱/۳۰۸)؛ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تایید کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخیص ۱/۳۰۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کردہ متبادل آسان صورتوں کو بیان کرنا بہت مفید اور ضروری ہے۔

(۷)

حائضہ کی قضائے نماز کے فتویٰ پر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

ام المومنین ام سلمہ کو خبر ملی کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا خواتین کو حیض کے دنوں میں چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام ابوداود ؒ نے مسہ ازدیہ ؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حج کیا، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی، اور عرض کی:

((يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ! إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِيْنَ صَلاَةَ الْمَحِيْضِ .

فَقَالَتْ:" لاَ يَقْضِيْنَ ، كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، لاَ يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلاَةِ النِّفَاسِ .")) [1]

''اے مومنوں کی ماں ! یقیناً سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواتین کو ایام حیض کی نمازوں کی قضا کا حکم دیتے ہیں۔''

---

[1] سنن أبي داود (المطبوع مع بذل المجهود) ، كتاب الطهارة ، باب ما جاء في وقت النفساء ، ۲/۳۸۹ - ۳۹۰. شیخ البانی ؒ نے اس حدیث کو [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ۱/۶۳) . امام حاکم ؒ نے اسی معنی کی روایت نقل کی ہے، اور اس کو [صحيح الإسناد] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ، كتاب الطهارة ، ۱/۱۷۵) ؛ حافظ ذہبی ؒ نے ان سے موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ۱/۱۷۵).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا: ''وہ ادا نہیں کریں گی۔ نبی ﷺ کی عورتوں میں سے ایک عورت[1] چالیس دنوں تک نفاس کی وجہ سے بیٹھتی تھی۔ [لیکن] نبی ﷺ اس کو ایامِ نفاس کی [چھوڑی ہوئی] نمازوں کو قضا کا حکم نہ دیتے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① اصلاح و احتساب کی غرض سے اہل علم کے روبرو کسی کے غلط فتویٰ کا ذکر غیبت کے دائرے میں داخل نہیں۔

② حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ شرفِ صحبت نبی کریم ﷺ سے بہرہ ور ہونے کے باوجود، اپنے فتویٰ میں معصوم نہ تھے۔

③ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید میں سنت مصطفیٰ ﷺ کو پیش کیا۔ جب آنحضرت ﷺ نے نفاس کے چالیس دنوں کی چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیا، تو حیض کے چھ یا سات دنوں کی چھوڑی ہوئی نمازوں کی قضا کا حکم تو بطریق اولیٰ نہ دیا جائے گا۔

(۸)

فجر پانے والے جنبی کے روزہ نہ رکھنے کے فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ کو بتلایا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ: حالتِ جنابت میں فجر پانے والا شخص روزہ نہ رکھے۔ ان دونوں نے اس فتویٰ کی سنت

---

[1] اس سے مراد آنحضرت ﷺ کی زوجہ محترمہ نہیں، بلکہ آپ کے قرابت داروں میں سے کوئی عورت، یا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی بیوی ہے۔ (ملاحظہ ہو: بذل المجهود ۲/ ۳۹۰).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم ﷺ کی روشنی میں تردید کی۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے ابوبکرؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُصُّ ، يَقُولُ فِي قَصَصِهِ : "مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ."

فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ (لأبيه) فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہما ، فَسَأَلَهُمَا عَبْدُالرَّحْمٰنُ عَنْ ذٰلِكَ.

قَالَ : "فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ : "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ."

قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

فَقَالَ مَرْوَانُ : "عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ."

قَالَ:"فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ."

قَالَ : "فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ."

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ : "أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ ؟"

قَالَ : "نَعَمْ."

قَالَ : "هُمَا أَعْلَمُ."

ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، فَقَالَ: "سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم "

قَالَ : " فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ."))[1]

''میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وعظ کہتے ہوئے سنا۔ انہوں نے دوران وعظ کہا: ''جس کو فجر حالت جنابت میں پائے، وہ روزہ نہ رکھے۔''

میں نے اس بات کا ذکر عبدالرحمٰن بن حارث [یعنی اپنے والد] سے کیا، تو انہوں نے اس پر انکار کیا۔ پھر عبدالرحمٰن اور میں عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا۔

راوی نے بیان کیا: ان دونوں نے فرمایا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حالتِ جنابت میں (احتلام کی وجہ سے نہیں)[2] بیدار ہوتے، اور روزہ رکھتے۔''

مروان نے کہا: ''میں تجھے اس بات پر قسم دیتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، اور ان کے سامنے ان کی بات کی تردید کرو۔''

راوی نے بیان کیا: ''عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان [ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ] کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا ان دونوں نے تجھے یہ بات بتلائی ہے؟''

انہوں [عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ] نے جواب دیا: ''جی ہاں۔''

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب الصيام ، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب ، رقم الحديث ٧٥ ، ٧٧٩/٢ - ٧٨٠ . حضرات ائمہ بخاریؒ، مالکؒ اور احمدؒ نے بھی اسی معنی کی روایت اپنی اپنی کتابوں میں نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري ، كتاب الصيام ، باب الصائم يصبح جنبا ، رقمي الحديث ١٩٢٥ و١٩٢٦ ، ١٢٣/٤ ؛ والمؤطا ، كتاب الصيام ، باب ما جاء في صيام الذي يصبح جنبا في رمضان ، رقم الحديث ١١، ٢٩٠/١ - ٢٩١ ؛ والمسند ٢٧٨/٦ و٣٠٨ و٣١٢ و٣١٣).

[2] مراد یہ ہے کہ گھر والوں سے صحبت کی وجہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے فرمایا: ''وہ دونوں [اس بارے میں] زیادہ جانتی ہیں۔''

پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے فتویٰ کا مرجع فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بتلاتے ہوئے فرمایا: ''میں نے یہ بات فضل (رضی اللہ عنہ) سے سنی، نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔''

راوی نے بیان کیا: ''پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے عالی قدر مقام و مرتبے کے باوجود، فتویٰ میں معصوم عن الخطأ نہ تھے۔

② انوکھے اور غیر معروف فتویٰ کے بارے میں اہل علم و فضل سے پوچھنا چاہیے۔ ابوبکرؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے متعلق اپنے باپ عبدالرحمٰن سے، اور ان کے باپ نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے استفسار کیا۔

③ ام المومنین عائشہ اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اپنے احتساب کی تائید سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، جس کی اتباع ہر مسلمان پر لازم ہے۔

امام مالکؒ کی روایت میں ہے کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا:

((یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ! أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْنَعُ؟))

''اے عبدالرحمٰن! کیا تو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنا چاہتا ہے؟''

عبدالرحمٰن نے عرض کی:

"لَا ، وَاللّٰهِ!" ''نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِمَاعٍ ، غَيْرِ احْتِلَامٍ ، ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ .))[1]

''پس میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتی ہوں کہ وہ صحبت کی وجہ سے، نہ کہ احتلام کے سبب، حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر اس دن کا روزہ رکھتے۔''

حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

((وَأَنَّ الْحُجَّةَ عِنْدَ الْاِخْتِلَافِ فِي الْمَصِيْرِ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ .))[2]

''یقیناً اختلاف میں حجت کتاب وسنت کی طرف پلٹنا ہے۔''

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنی رائے کو چھوڑ کر سنت رسول کریم ﷺ کی طرف پلٹنا۔ حافظ ابن حجرؒ نے تحریر کیا ہے:

((فِيْهِ فَضِيْلَةٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاعْتِرَافِهِ بِالْحَقِّ وَرُجُوْعِهِ إِلَيْهِ .))[3]

''اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے کہ انہوں نے حق کا اعتراف کیا، اور اس کی طرف واپس پلٹ آئے۔''

اہل ایمان ایسے ہی ہوتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے:

﴿ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا دُعُوْا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾[4]

[ترجمہ: جب مومنوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف

---

[1] ملاحظہ ہو: المؤطا، كتاب الصيام، باب ما جاء في صيام الذي يصبح جنبا في رمضان، رقم الحديث ۱۱، ۱/۲۹۰ - ۲۹۱.

[2] فتح الباري ٤/١٤٨. [3] المرجع السابق ٤/١٤٨.

[4] سورة النور / الآية ٥١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے، تو ان کا کہنا یہی ہوتا ہے:

''ہم نے سنا اور مان لیا''، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔'']

(۹)

روایتِ ابن عمر پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عائشہ کو اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ اس پر انہوں نے روایت کے بیان کرنے میں ان کی غلطی کی نشان دہی کی۔

دلیل:

امام احمدؒ نے یحییٰ بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت نقل ہے، اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.))[1]

''مہینہ انتیس دن ہے۔''

لوگوں نے اس بات کا ذکر عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا، تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! انہیں سہو ہو گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے کے لیے اپنی عورتوں سے الگ ہوئے۔ انتیس دن [پورے] ہونے پر آپ [بالا خانے سے] نیچے تشریف لائے، اور فرمایا: ''مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① اس قصے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ضبط حدیث میں مہارت، باریک بینی اور

[1] المسند، رقم الحدیث ٥١٦٢، ١٤٢/٧. شیخ احمد شاکر نے اس حدیث کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ١٤٢/٧).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دقت نظر نمایاں ہے۔

◇۲ حضرت ابن عمر کے احتساب میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نرمی اختیار کی۔ اس کا اظہار درج ذیل تین باتوں سے ہوتا ہے۔

ا: انہوں نے احتساب کی ابتدا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا سے کی۔

ب: انہوں نے نام کی بجائے ان کی کنیت [ابوعبدالرحمٰن] کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا۔

ج: غلطی کی نشاندہی کے لیے انتہائی نرم اسلوب اختیار کرتے ہوئے کہا کہ [ان سے سہو ہو گیا ہے]

◇۳ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے غلطی کو غلط قرار دینے پر اکتفا نہ کیا، بلکہ صحیح روایت بھی بیان فرما دی۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَأَرْضَاهَا .

(۱۰)

احرام سے پہلے خوشبو کو ناپسند کرنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام میں داخل ہونے سے پہلے خوشبو کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر ہوئی، تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی سے ان کے موقف کی تردید فرمائی۔

دلیل:

امام مسلم رحمہ اللہ نے محمد بن منتشر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا .

فَقَالَ : "مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا. لَأَنْ أَطْلِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ."
فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : "مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا . لَأَنْ أَطْلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ."
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : "أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.")) [1]

''میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں استفسار کیا جو خوشبو استعمال کرتا ہے، اور پھر احرام میں داخل ہو جاتا ہے۔''

انہوں نے جواب دیا: ''مجھے یہ پسند نہیں کہ میں ایسی حالت میں احرام میں داخل ہوں کہ مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ اس کی بجائے میرے نزدیک گندھک مل لینا زیادہ پسندیدہ ہے۔''

میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، اور انہیں بتلایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے، ''میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ حالتِ احرام میں داخل ہوتے وقت مجھ سے خوشبو آ رہی ہو۔ اس کے مقابلے میں گندھک مل لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت میں نے انہیں خوش بو لگائی، پھر آپ نے اپنی بیویوں کے ہاں چکر لگایا، اور پھر احرام میں داخل ہو گئے۔''

امام بخاریؒ کی روایت میں ہے:

((قَالَتْ : "يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! كُنْتُ أُطَيِّبُ

[1] صحيح مسلم ، كتاب الحج ، باب الطيب للمحرم عند الإحرام ، رقم الحديث ٤٧ (١١٩١)، ٢/٨٤٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.")) [۱]

انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! میں رسول اللہ ﷺ کو خوش بو لگایا کرتی تھی، پھر آپ اپنی ازواج کے ہاں چکر لگاتے، پھر آپ احرام میں داخل ہوتے، اور تب خوش بو آ رہی ہوتی تھی۔"

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر کیا ہے:

((وَفِيهِ إِنْكَارُ عَائِشَةَ عَلَيْهِ – أَيْ عَلَى ابْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا))) [۲]

"اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا ان...... ابن عمر رضی اللہ عنہما...... پر نقد ہے۔"

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین عائشہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے احتساب میں نرمی اور شفقت کا رویہ اختیار فرمایا۔ احتساب کی ابتدا ان کے لیے دعا کے ساتھ کی، اور ان کا تذکرہ ان کے نام کی بجائے کنیت سے کیا۔

② انہوں نے اپنے احتساب کی تایید سنت خیر الانام حضرت محمد ﷺ سے کی۔ اور آپ کی سنت کے مقابلے میں کسی کی پسند یا ناپسند کی قطعی طور پر کوئی حیثیت نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کی لاتعداد رحمتیں ہوں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر بھی، کہ جب ان کے سامنے سنت مصطفیٰ ﷺ ذکر کی گئی، تو انہوں نے اس کی تردید یا تاویل میں ایک حرف تک بولنے کی جراءت نہ کی۔

امام سعید بن منصورؒ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ : " لَا بَأْسَ بِأَنْ يَمَسَّ الطِّيبَ

---

[۱] صحيح البخاري ، كتاب الغسل ، باب إذا جامع ثم عاد ومن دار على نسائه في غسل واحد ، رقم الحديث ۲٦۷ ، ۱/۳۷٦.

[۲] فتح الباري ۳/۳۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ الْإِحْرَامِ.''

قَالَ : ''فَدَعَوْتُ رَجُلًا وَأَنَا جَالِسٌ بِجَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، فَأَرْسَلْتُهُ إِلَيْهَا ، وَقَدْ عَلِمْتُ قَوْلَهَا ، وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَسْمَعَهُ أَبِي.''

فَجَاءَ نِي رَسُوْلِي ، فَقَالَ : ''إِنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ : ''لَا بَأْسَ بِالطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، فَأَصِبْ مَا بَدَا لَكَ.''

قَالَ : ''فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.''))[1]

یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: ''احرام کے وقت خوشبو استعمال کرنے[2] میں کچھ مضائقہ نہیں۔''

انہوں نے بیان کیا کہ: ''میں نے ایک شخص کو بلایا، اور تب میں اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھا تھا، میں نے اس [شخص] کو ان [عائشہ رضی اللہ عنہا] کی خدمت میں بھیجا، اور مجھے [پہلے سے] ان کی رائے کا علم تھا، لیکن میں نے چاہا کہ میرے والد بھی اس کو سن لیں۔

میرے قاصد نے واپس آ کر کہا: ''یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے: ''احرام کے وقت خوش بو استعمال کرنے میں کچھ حرج نہیں، جو خوش بو چاہو استعمال کرو۔''

انہوں نے بیان کیا: ''اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے''۔

اللہ تعالیٰ خوش نصیب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بلند نصیب صاحبزادے پر اپنی ان گنت نوازشات فرمائے کہ انہوں نے اپنے والد کی خلافِ سنت رائے کی اصلاح کے لیے کس قدر دانش مندانہ اور باادب طریقہ اختیار کیا۔ اے ہمارے حي وقیوم رب! ہماری اولادوں کو بھی ایسے ہی بنا دے۔ آمین

---

[1] منقول از: فتح الباري ۳/۳۹۸؛ نیز ملاحظہ ہو: المحلّى، مسألة ۸۲۵، ۷/۹۰-۹۱.

[2] مراد یہ ہے کہ حالت احرام میں داخل ہونے سے پہلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے:

((وَكَذَا كَانَ سَالِمٌ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما) يُخَالِفُ أَبَاهُ ، وَجَدَّهُ فِي ذٰلِكَ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. وَقَالَ : "سُنَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ.")) [1]

اسی طرح (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک دوسرے بیٹے) سالمؒ بھی عائشہ ﷺ کی حدیث کی بنا پر اپنے والد اور دادا کی رائے سے اختلاف کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تھا: ''رسول اللہ ﷺ کی سنت اتباع کی زیادہ حق دار ہے۔''

(۱۱)

فہم آیت میں غلطی پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ محترمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا کہ وہ آیت کریمہ

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [2]

کی روشنی میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج وعمرے میں صفا ومروہ کے درمیان سعی چھوڑنے

---

[1] فتح الباري ۳۹۸/۳ ؛ نیز ملاحظہ ہو : المسند ، للإمام أحمد ۱۰۶/۶ ؛ وترتيب مسند الإمام الشافعي، كتاب الحج ، الباب الرابع : فيما يلزم المحرم عند تلبسه الإحرام ، رقم الرواية ۷۷۹، ۲۲۹/۱ ؛ والسنن الصغير للإمام البيهقي ۱۹۸/۲ .

[2] سورة البقرة / الآية ۱۵۸ . [ترجمہ: بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نشانات ہیں، اس لیے جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے، اس کے لیے ان دونوں کے درمیان طواف کرنے میں کوئی گناہ کی بات نہیں۔]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ حرج نہیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان کی رائے کی تردید کی، اور آیت کریمہ کا صحیح معنی بیان فرمایا۔

دلیل:

امام مسلمؒ نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: "مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا، وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا."

قَالَتْ: "بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً."

وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ **إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا** ﴾.

وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ: "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا."

قَالَ الزُّهْرِيُّ (أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ): فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: "إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ.")) [1]

''میں نے نبی ﷺ کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''میں (حج و عمرے کے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان أنّ السعي بين الصفا والمروة ركن لا يصحّ الحج إلّا به، رقم الحديث ٢٦١ (١٢٧٧)، ٢/٩٢٩. امام بخاریؒ نے بھی اسی معنی کی روایت نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الحج، باب وجوب الصفا والمروة، وجعل من شعائر الله، رقم الحديث ١٦٤٣، ٣/٤٩٧ - ٤٩٨).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوران) صفا اور مروہ کے درمیان سعی چھوڑنے والے پر گناہ نہیں سمجھتا، اور مجھے خود بھی (حج وعمرے کے دوران) سعی چھوڑنے پر کچھ فکر نہیں۔''

انہوں نے فرمایا: ''اے میرے بھانجے! تو نے بری بات کی ہے۔ [ان کے درمیان] رسول اللہ ﷺ نے سعی کی، اور مسلمانوں نے سعی کی، اسی وجہ سے یہ سنت ہے۔

درحقیقت بات یہ تھی کہ جو لوگ مشلّل نامی جگہ میں موجود بت [مناۃ] کے لیے حج کرتے، وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرتے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس بارے میں پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے [یہ آیت کریمہ] نازل فرمائی:

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾

اور اگر بات وہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو، تو آیت کریمہ یوں ہوتی:

﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾

[ترجمہ: ''ان کے درمیان سعی نہ کرنے کی صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔'']

زہری [حدیث کے ایک راوی] نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشامؒ سے کیا۔ تو انہوں نے اس کو [بہت] پسند کیا۔ اور فرمایا: ''درحقیقت یہی تو علم[1] ہے۔''[2]

قصے سے مستفاد باتیں:

① ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھانجے کے احتساب میں سخت روی اختیار کرتے ہوئے فرمایا [تم نے بہت بری بات کہی ہے]، لیکن ساتھ ہی اے میری بہن کے بیٹے فرما

---

[1] شرح النووي ۹/۲۱.
[2] ان کا مقصود یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا طرز استدلال اور انداز بیان ان کے تبحر علمی پر دلالت کناں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سختی میں نرمی کی آمیزش فرما کر یہ بات واضح کر دی کہ ان کی سختی کا مقصود بھی اپنے بھانجے کی مصلحت ہے۔

۲۔ اس قصے میں ام المومنین کی قرآن فہمی کا عظیم ملکہ ظاہر ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

((قَالَ الْعُلَمَاءُ: هٰذَا مِنْ دَقِيقِ عِلْمِهَا وَفَهْمِهَا الثَّاقِبِ ، وَكَبِيرِ مَعْرِفَتِهَا بِدَقَائِقِ الْأَلْفَاظِ لِأَنَّ الآيَةَ الْكَرِيمَةَ إِنَّمَا دَلَّ لَفْظُهَا عَلٰى رَفْعِ الْجَنَاحِ عَمَّنْ يَّطَّوَّفُ بِهِمَا ، وَلَيْسَ فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى عَدَمِ وَجُوبِ السَّعْيِ ، وَلَا عَلٰى وَجُوبِهِ ، فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْآيَةَ لَيْسَتْ فِيهَا دَلَالَةٌ لِلْوُجُوبِ وَلَا لِعَدَمِهِ .))

''علماء نے فرمایا ہے: یہ بات ان کے دقیق علم، بلندیٔ فہم اور الفاظ کی باریکیوں سے گہری شناسائی پر دلالت کناں ہے، کیونکہ آیت کریمہ کے الفاظ تو صرف ان کے درمیان سعی کرنے والے سے گناہ کی نفی پر دلالت کرتے ہیں۔ ان میں سعی کے وجوب یا عدم وجوب کے متعلق کچھ بھی نہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہی بتلایا کہ آیت کریمہ میں [سعی کے] وجوب یا عدم وجوب کے متعلق کچھ بھی نہیں۔

۳۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا طرز استدلال کس قدر اعلیٰ، عمدہ اور قوی تھا۔ انہوں نے سب سے پہلے آیت کریمہ کا شان نزول بیان کیا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے بیان کی ذمہ داری انہی کو تو سونپی تھی[1] پھر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل کو پیش کیا، جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب وحکمت کی تعلیم خود دی۔

---

[1] اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ سورة النحل / الآية ٤٤. [ترجمہ: اور ہم نے ذکر [قرآن] آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کے لیے جو کچھ نازل کیا گیا ہے، اسے آپ ان کے لیے کھول کر بیان کر دیں، اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲)

قربانی بھیجنے پر احرام کی پابندیوں کے متعلق فتویٰ پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ بیت اللہ کی طرف قربانی کا جانور بھیجنے والے پر جانور کے ذبح کیے جانے تک احرام کی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس فتویٰ کی اطلاع ملی، تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی رو سے اس کی تردید فرمائی۔

دلیل:

امام بخاری رحمہ اللہ نے عمرہ بنت عبدالرحمن رحمہا اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ:

((إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : "مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِ حَتَّى يُنْحَر هَدْيُهُ."

قَالَتْ عَمْرَةُ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: "لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يُحْرَمْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ، حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.")) [1]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب من قلّد القلائد بيده، رقم الحديث ١٧٠٠، ٣/٥٤٥. اسی معنی کی حدیث امام مسلم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے بھی روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم، رقم الحديث ٣٦٩ (١٣٢١)، ٢/٩٥٩؛ والمؤطا، كتاب الحج، باب ما لا يوجب الإحرام من تقليد الهدي، رقم الحديث ٥١، ١/٣٤٠-٣٤١).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے: ''جو شخص [بیت اللہ کی طرف] قربانی بھیجے، اس پر قربانی کے ذبح ہونے تک وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں، جو کہ حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہیں۔''

عمرہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''بات وہ نہیں جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے،[1] میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے قلادے اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں [جانوروں کو وہ قلادے] اپنے ہاتھوں سے پہنائے، اور پھر انہیں [ان جانوروں کو] میرے باپ کے ساتھ بھیج دیا، [لیکن اس کے باوجود] رسول اللہ ﷺ پر قربانی کے جانور ذبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ کوئی چیز حرام نہ ہوئی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① کسی عالم کے بیان کردہ فتویٰ کے بارے میں تردّد کی صورت میں کسی دوسرے عالم سے تحقیق، تسلی اور اطمینان کی غرض سے استفسار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فتوے کے متعلق تحقیق کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا۔

② کوئی امتی اپنے علم و فضل، مقام و مرتبہ اور تقویٰ و ورع کی بنا پر معصوم نہیں ہو جاتا۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ''ترجمان القرآن''، اور ''حبر الامة'' کے القاب پانے کے باوجود معصوم نہ تھے۔

③ غلطی کی صورت میں، کسی کی شان و عظمت، اس کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

④ کسی کے فتویٰ کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے کسوٹی اور معیار قرآن و سنت ہے۔

---

[1] یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات درست نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے غلط ثابت کیا۔

۵ حافظ ابن حجرؒ کے بقول اس قصے سے اہل علم کا ایک دوسرے کا احتساب کرنا ثابت ہوتا ہے۔[1]

۶ اس واقعے سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال آگاہی آشکارا ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا مسئلے کے متعلق انہوں نے کس قدر تفصیل اور عمدگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو پیش کیا۔ اس بارے میں امام ابن تینؒ نے فرمایا ہے:

((أَرَادَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عِلْمَهَا بِجَمِيعِ الْقِصَّةِ.))[2]

''(ساری بات بیان کرنے میں) عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصود یہ تھا کہ انہیں سارے قصے کا علم ہے۔'' رضي الله عنها وأرضاها .

(۱۳)

عمرۂ رجب کے متعلق روایت پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ ماہ رجب میں کیا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں استفسار کیا گیا، تو انہوں نے اس بات کی تردید کی۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے مجاہدؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

---

[1] ملاحظہ ہو: فتح الباري ۳/۵٤۷ . [2] منقول از : فتح الباري ۳/۵٤۷ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((دَخَلْتُ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى ، قَالَ : فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ .

فَقَالَ : "بِدْعَةٌ."

ثُمَّ قَالَ لَهُ : "كَمْ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟"

قَالَ : "أَرْبَعًا ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ."

فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ.

قَالَ : وَسَمِعْنَا اِسْتَنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ عُرْوَةُ : "يَا أُمَّاهُ ! يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ! أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟"

قَالَتْ : "مَا يَقُوْلُ ؟"

قَالَ : يَقُوْلُ : "إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمُرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ."

قَالَتْ : "يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.")) [1]

''میں اور عروہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) مسجد [نبوی] میں داخل ہوئے۔ وہاں عائشہ کے حجرے کی طرف عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے، کچھ لوگ مسجد [ہی] میں صلاۃ ضحیٰ [2] پڑھ رہے تھے۔

انہوں [مجاہدؒ] نے بیان کیا: ''ہم نے ان کی نماز کے متعلق ان [حضرت

---

[1] صحیح البخاري ، کتاب العمرة ، باب کم اعتمر النبي صلی اللہ علیہ وسلم ؟ رقمي الحديث ۱۷۷۵ - ۱۷۷۶ ، ۳/۵۹۹ - ۶۰۰.

[2] یعنی نماز چاشت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما] سے پوچھا۔" انہوں نے فرمایا: "بدعت ہے۔[1]"

پھر انہوں [عروہؒ] نے ان سے سوال کیا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟"

انہوں نے فرمایا: "چار، ان میں سے ایک رجب میں تھا۔"

ہم نے ان کی تردید کرنا مناسب نہ سمجھا۔

راوی نے بیان کیا: "ہم نے حجرے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز کو سنا، تو عروہؒ نے آواز دی: "اے میری ماں![2] اے ام المومنین! کیا آپ ابوعبدالرحمٰن کی بات سن رہی ہیں؟"

انہوں نے فرمایا: "وہ کیا کہہ رہے ہیں؟"

انہوں نے کہا: "وہ کہہ رہے ہیں: "یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے، ان میں سے ایک رجب میں تھا۔"

انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! وہ تو ہر عمرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی رجب میں عمرہ ادا نہیں کیا۔"

صحیح مسلم کی روایت میں ہے:

((وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْمَعُ ، فَمَا قَالَ : لَا ، وَلَا نَعَمْ. سَكَتَ. ")) [3]

---

[1] قاضی عیاض اور دیگر علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تنقید کا سبب یہ نہ تھا کہ ان کی رائے میں نماز چاشت سنت کے خلاف تھی، بلکہ ان کا احتساب اس کے ادا کرنے میں التزام کرنے، مسجد میں اس کا اظہار کرنے، اور اس کے باجماعت ادا کرنے پر تھا۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۳/۵۳).

[2] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عروہؒ کی خالہ تھیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے پہلے انہیں [اے میری ماں] کے الفاظ سے آواز دی۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۳/۶۰۱).

[3] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبي صلی اللہ علیہ وسلم وأزمانهن، رقم الحدیث ۲۱۹ (۱۲۵۵)، ۲/۹۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابن عمر رضی اللہ عنہما عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن رہے تھے، انہوں نے نہ [نہیں] کہا اور نہ [ہاں] کہا،[1] بلکہ چپ رہے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① کسی عالم کے ذریعے دوسرے عالم کی غلطی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حضرت مجاہد اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی غلطی کی اصلاح کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا، البتہ اس بات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ اس کوشش کے پس منظر میں اہل علم کو آپس میں لڑانا نہ ہو۔

② کسی کا علم و فضل اور ورع وتقویٰ اس کے احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہیں۔

③ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے احتساب میں نرمی اور شفقت واضح ہے۔ انہوں نے احتساب کی ابتدا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا سے کی، اور ان کا تذکرہ نام کی بجائے، ان کی کنیت کے ساتھ کیا۔

④ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احتساب میں قوت اور زور نمایاں ہے۔ رضي الله عنها وأرضاها.

(۱۴)

رات میں ایک یا دو مرتبہ ختم قرآن پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ کچھ لوگ ایک ہی رات میں قرآن کریم کو ایک یا دو مرتبہ ختم کر لیتے ہیں، اس پر انہوں نے ان لوگوں پر نقد فرمایا۔

---

[1] یعنی نہ تو تردید کی، اور نہ ہی تائید۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل:

امام احمدؒ نے مسلم بن مخراقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((ذُكِرَ لَهَا أَنَّ نَاسًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ فِي اللَّيْلَةِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَتْ : "أُوْلٰئِكَ قَرَؤُوْا وَلَمْ يَقْرَؤُوْا. كُنْتُ أَقُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ التَّمَامِ ، فَكَانَ يَقْرَؤُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ ، فَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَخَوُّفٌ إِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ، وَاسْتَعَاذَ ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيْهَا اِسْتِبْشَارٌ إِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ، وَرَغِبَ إِلَيْهِ.")) [1]

''ان [عائشہ رضی اللہ عنہا] کو بتلایا گیا کہ کچھ لوگ [سارا] قرآن کریم ایک رات میں ایک یا دو مرتبہ پڑھ لیتے ہیں''۔

اس پر انہوں نے فرمایا: ''انہوں نے [بظاہر] پڑھا تو ہے، لیکن [حقیقت میں] پڑھا نہیں۔[2] میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چودھویں رات میں قیام کرتی تھی، اور آپ ﷺ بقرہ، آل عمران اور النساء کی سورتیں پڑھتے تھے۔ خوف والی جس آیت سے بھی گزرتے اللہ عزوجل سے دعا کرتے، اور پناہ طلب کرتے۔ بشارت والی جس آیت سے بھی گزرتے اللہ عزوجل سے دعا کرتے اور اس کو طلب کرتے۔''

---

[1] المسند ٦/ ٩٢. شیخ احمد البناؒ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو امام بیہقیؒ نے بھی روایت کیا ہے، اور اس کی اسناد میں ابن لہیعہؒ ہیں، اور جب وہ صیغہ [عن] کے ساتھ روایت کریں، تو اس میں کلام ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ الأماني ١٨/ ١٧).

[2] ان کا مقصود یہ تھا کہ ایسے لوگوں نے اپنی زبانوں کے ساتھ تو قرآن کریم کی تلاوت کی ہے، لیکن ان کے دلوں نے اس کے معانی کو سمجھا نہیں، اور نہ ہی اس کا اثر قبول کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١٨/ ١٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے سے مستفاد باتیں:

① عمل کا زیادہ ہونا یا اس میں مشقت کا زیادہ ہونا، اس کی شان وعظمت کی دلیل نہیں ،قدر ومنزلت کا معیار اتباع سنت ہے۔

۲: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید اسوہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ ان کے احتساب کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرات ائمہ ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ.))[1]

''جس نے تین دن سے کم [مدت] میں قرآن پڑھا، اس نے [اس کو] سمجھا نہیں۔''

---

[1] سنن أبي داود (المطبوع مع عون المعبود)، أبواب قيام الليل، باب تحزيب القرآن، رقم الحديث ١٣٩١، ٤/١٩٠؛ وجامع الترمذی (المطبوع مع تحفة الأحوذي)، أبواب القراء ات، رقم الحديث ٣١٢٠، ٨/٢٢١؛ وسنن ابن ماجة، أبواب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في كم يُسْتَحَبُّ يُخْتَم القرآن؟، رقم الحديث ١٣٤١، ١/٢٤٤ - ٢٤٥؛ وسنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في كم يُخْتم القرآن؟، رقم الحديث ١٥٠١، ١/٢٨٩. متن میں منقول الفاظ سنن ابی داود اور سنن الدارمی کے ہیں۔
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٨/٢٢٢)؛ اور شیخ البانیؒ نے اس کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود، ١/٢٦٢؛ وصحيح سنن الترمذي ٣/١٧؛ وصحيح سنن ابن ماجة ١/٢٢٥، وسلسلة الأحاديث الصحيحة ٤/١٨-١٩، وهامش مشكاة المصابيح ١/٦٧٤).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵)

ام طلق رحمہا اللہ کا بیٹے کو قرآن کے اس پر وبال ہونے سے ڈرانا

دلیل:

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((قَالَتْ : أُمُّ طَلْقٍ لِطَلْقٍ : "مَا أَحْسَنَ صَوْتَكَ بِالْقُرْآنِ ! فَلَيْتَهُ لَا يَكُونُ عَلَيْكَ وَبَالًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ."
فَبَكَى حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ.)) [1]

''ام طلق رحمہا اللہ نے [اپنے بیٹے] طلق سے فرمایا: ''تلاوتِ قرآن کے دوران تمہاری آواز کس قدر حسین ہے! کاش کہ وہ روز قیامت تیرے لیے وبال نہ بن جائے۔''
وہ رونے لگا یہاں تک کہ اس پر غشی طاری ہوگئی۔''

قصے پر تعلیق:

اس عظیم ماں نے جس بات سے اپنے بیٹے کو ڈرایا، وہ کس قدر خوفناک ہے! قرآن کریم کے روز قیامت وبال بننے والوں کے لیے ہلاکت اور بربادی ہے! کاش کہ ہمارے قاریوں اور حافظوں کی مائیں بھی انہیں اسی بات سے ڈرائیں۔

---

[1] صفة الصفوة ٤/٣٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶)

طلبِ رزق کے متعلق غلط فہمی پر ام الدرداء کا احتساب

کچھ لوگوں کو خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ رزق کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کے کچھ دینے پر اس کو قبول نہ کیا جائے، حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا[1] کو اس بات کی خبر ملی، تو انہوں نے اس خیال کی تصحیح فرمائی۔

دلیل:

حافظ ذہبیؒ نے عثمان بن حیانؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ:

((سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ : "إِنَّ أَحَدَهُمْ يَقُوْلُ : "اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ."

وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ لَا يُمْطِرُ عَلَيْهِ ذَهَبًا وَلَا دَرَاهِمَ ، وَإِنَّمَا يَرْزُقُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْ ، فَإِنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَضَعْهُ فِيْ ذِي الْحَاجَةِ ، وَإِنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ.")) [2]

"میں نے ام الدرداءؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا کہ: "ان میں سے ایک دعا کرتا ہے: "اے میرے اللہ! مجھے رزق عطا فرما۔"

اور وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سونے اور درہموں کو بارش کی صورت میں نازل

---

[1] (أم الدرداء): یہ ام الدرداء الصغری ہیں۔ حافظ ذہبیؒ نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ عالمہ، فقیہہ اور دمشقیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر ابوالدرداء، سلمان الفارسی، کعب بن عاصم الأشعری، عائشہ، ابوہریرہ، اور دیگر اہل علم حضرات رضی اللہ عنہم سے بہت زیادہ علم نقل کیا۔ (ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٤/ ٢٧٧)۔

[2] سیر أعلام النبلاء ٤/ ٢٧٨-٢٧٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں فرماتا، [بلکہ بندوں کو] ایک دوسرے کے ذریعے سے رزق عطا فرماتا ہے۔ جس کو کچھ دیا جائے اس کو چاہیے کہ وہ اس کو قبول کر لے۔ [پھر] اگر وہ [خود] غنی ہو تو کسی محتاج کو [وہ مال] دے دے۔ اور اگر خود ضرورت مند ہو تو اپنے استعمال میں لے آئے۔''

قصے پر تعلیق:

حضرت ام الدرداءؓ کی اس بات کی تایید نبی کریم ﷺ کی اس نصیحت سے ہوتی ہے جو کہ آپ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرمائی، اور انہوں نے وہی بات عبداللہ بن سعدیؓ کو سمجھائی۔ امام بخاریؒ نے عبداللہ بن سعدیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : " أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟"

فَقُلْتُ : "بَلَى."

قُلْتُ : "إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ."

قَالَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ : "لَا تَفْعَلْ ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: "أَعْطِهِ أَفْقَرَ مِنِّي."

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : "خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ ، وَتَصَدَّقْ بِهِ ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ ، فَخُذْهُ ، وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.")) [1]

---

[1] صحيح البخاري ، كتاب الأحكام ، باب رزق الحاكم والعاملين عليها ، رقم الحديث ٧١٦٣ ، ١٣ / ١٥٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: ''کیا مجھے یہ بات نہیں بتلائی گئی کہ تمہیں کوئی عوامی ذمہ داری سونپی جاتی ہے، پھر جب تمہیں کام کی اجرت دی جاتی ہے، تو تم اس کو ناپسند کرتے ہو؟''

میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں۔'' [یعنی آپ کو میرے بارے میں درست اطلاع ملی ہے]

میں نے [مزید] گزارش کی: ''میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں، اور میری [معاشی] حالت اچھی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے کام کا معاوضہ مسلمانوں کے لیے صدقہ رہے۔''

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو۔ جس بات کا تم نے ارادہ کیا ہے، میں نے بھی اسی بات کا ارادہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے [بیت المال سے] عطا فرماتے، اور میں عرض کرتا: ''مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا فرما دیجیے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو لے کر اپنے مال میں شامل کرلو، اور پھر اس کا صدقہ کر دینا۔ اس مال میں سے جو کچھ طمع اور سوال کے بغیر تجھ تک پہنچ جائے، اس کو لے لیا کرو، اور جو اس طرح تجھ تک نہ پہنچے، اس کا لالچ نہ کرو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۷)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا واعظ مدینہ کو تین باتوں سے منع کرنا

دلیل:

امام احمدؒ نے شعبیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لِابْنِ أَبِي السَّائِبِ قَاصِّ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ : "ثَلَاثًا لِتُبَايِعُنِّي عَلَيْهِنَّ أَوْ."

فَقَالَ : "مَا هُنَّ؟ بَلْ أَنَا أُبَايِعُكِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ!"

قَالَتْ:"اِجْتَنِبِ السَّجعَ مِنَ الدُّعَاءِ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوْا لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ."

وَقَالَ إِسْمَاعِيْل (أحد رواة الحديث) مَرَّةً : فَقَالَتْ : "إِنِّي عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ وَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَ ذَاكَ."

وَقُصَّ عَلَى النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً. فَإِنْ أَبَيْتَ فَثِنْتَيْنِ. فَإِنْ أَبَيْتَ فَثَلَاثًا ، فَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْكِتَابَ. وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ ، وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِهِمْ، فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ ، وَلٰكِنْ أُتْرُكْهُمْ ، فَإِذَا جَرَّؤُوْكَ عَلَيْهِ وَأَمَرُوْكَ بِهِ ، فَحَدِّثْهُمْ.))[1]

---

[1] المسند ٦/ ٢١٧. حافظ ہیثمیؒ نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو احمدؒ نے روایت کیا ہے، اور اس کے روایت کرنے والے صحیح کے روایت کرنے والے ہیں، اور ابو یعلیؒ نے بھی اسی معنی کی روایت نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ١/١٩١). (نیز ملاحظہ ہو: مسند أبي يعلى ، رقم الحديث ١١٩ (٤٤٧٥) ، ٧/٤٤٩) ، اور مسند ابی یعلی میں الشعبی نے مسروق سے اور مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ علاوہ ازیں مسند ابی یعلی کے محقق نے اس کی [اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٧/٤٤٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عائشہ رضی اللہ عنہا نے اہل مدینہ کے واعظ ابن ابی سائب رحمہ اللہ سے فرمایا: ''تین باتوں کی پابندی کا مجھ سے عہد کرو، وگرنہ میں تم سے جھگڑا کروں گی۔''

انہوں نے عرض کی: ''وہ باتیں کیا ہیں؟ اے ام المومنین! میں آپ سے ان کی پابندی کا عہد کرتا ہوں۔''

انہوں نے فرمایا: ''سجع دعا[1] سے اجتناب کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اس طرح سے دعا نہ کیا کرتے تھے۔''

اسماعیل [حدیث کے ایک راوی] نے ایک مرتبہ [یوں] بیان کیا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانوں کو پایا، وہ ایسا نہ کرتے تھے۔''

اور ہر جمعے [یعنی ہر ہفتے] میں ایک دفعہ لوگوں کو وعظ کرنا، اور اگر تو اس پر راضی نہ ہو، تو دو مرتبہ، اور اگر تو اس پر بھی راضی نہ ہو، تو تین دفعہ۔ لوگوں کو اس کتاب [قرآن کریم] سے بیزار نہ کر دینا۔

اور میں تجھے اس طرح نہ دیکھوں کہ لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہوں، اور تو آتے ہی ان کی گفتگو کو منقطع کر کے [وعظ شروع کر دے]۔ لوگوں کو [اپنی باتوں میں مشغول] رہنے دو، ہاں اگر وہ تجھ سے وعظ کی فرمائش کریں، تو ان کو نصیحت کرنا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

(۱) احتساب کے درجات میں سے ایک درجہ [دھمکی دینا] ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس درجہ کو استعمال فرمایا۔ اس درجہ کا استعمال ہر کس و ناکس کے لیے مفید اور مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ام المومنین رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبے کی

---

[1] سجع دعا سے مراد یہ ہے کہ دعا میں از راہ تکلف موزوں و مقفی جملے استعمال کرنا، اگر بلا تکلف ایسے جملے دعا میں آ جائیں تو کچھ حرج نہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: غريب الحديث للحافظ ابن الجوزي، باب السين مع الجيم، ۱/۴٦۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا پر اس درجے کا استعمال کرنا مفید رہا۔

۲ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اپنی تفصیلی گفتگو سے پہلے اجمالی خاکہ پیش فرمایا۔ اس اسلوب کے اختیار کرنے سے سامع کی توجہ کے حصول میں کافی آسانی ہو جاتی ہے۔

۳ سجع دعا سے روکنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دلیل یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سجع دعائیں نہ کرتے تھے، کیونکہ دعا کا بہترین اور صحیح طریقہ وہی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا۔

۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کثرتِ وعظ سے منع فرمایا کہ کہیں یہ لوگوں کی دین سے بیزاری کا سبب نہ بن جائے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات کے پیش نظر ہر روز وعظ نہ فرماتے۔ امام بخاریؒ نے ابو وائلؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: "يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ؟"

قَالَ: "أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.))[1]

''عبداللہ [بن مسعود] رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ سنایا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے فرمائش کی۔ ''اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز وعظ فرمایا کریں۔''

انہوں نے فرمایا: ''سنو! ایسا کرنے میں میرے لیے یہ رکاوٹ ہے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے اکتاہٹ کا سبب بن

[1] صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من جعل لأهل العلم أياماً معلومات، رقم الحديث ٧٠، ١٦٣/١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں۔ اور میں وعظ میں تمہاری فرصت کا وقت اسی طرح تلاش کرتا ہوں، جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کے لیے ہمارے اوقاتِ فراغت کا خیال رکھتے تھے، تاکہ ہم کبیدہ خاطر نہ ہو جائیں۔''

۵ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اس بات کی تاکید فرمائی کہ اسی وقت لوگوں کو وعظ سنایا جائے جب کہ وہ دلجمعی سے سننے پر آمادہ ہوں۔ وعظ وارشاد میں اس بات کا اہتمام بہت ضروری ہے۔[1]

(۱۸)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ابن عمیرؒ کو لوگوں کو مایوس، اور بیزار کرنے سے روکنا

واعظ مدینہ طیبہ ابن ابی سائبؒ کی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیرؒ کو بھی وعظ ونصیحت میں لوگوں کے حالات کو پیش نظر رکھنے کی تلقین فرمائی۔

دلیل:

امام بغویؒ نے روایت کی ہے کہ یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیرؒ سے فرمایا:

((أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَجْلِسُ وَيُجْلَسُ إِلَيْكَ؟))

''کیا مجھے بتلایا نہیں گیا کہ یقیناً تو [وعظ ونصیحت کے لیے] بیٹھتا ہے، اور لوگ تیرے پاس [سننے کی خاطر] بیٹھتے ہیں؟''

اس نے عرض کی:

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: "من صفات الداعية : مراعاة أحوال المخاطبين" ص ٤٢ و١٢٦ - ١٣١ و ١٦٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((بَلٰى يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ!))

''کیوں نہیں، اے ام المومنین!'' [یعنی آپ کو درست اور صحیح اطلاع ملی ہے۔]

((قَالَتْ : "فَإِيَّاكَ وَإِمْلَالَ النَّاسِ وَتَقْنِيْطَهُمْ."))[1]

انہوں نے فرمایا: ''لوگوں کو بیزار کرنے سے، اور انہیں [رحمتِ الٰہی سے] مایوس کرنے سے اجتناب کرنا۔''

اور یہ بھی روایت کیا گیا کہ انہوں نے اس سے فرمایا:

((اُقْصُصْ يَوْمًا ، لَا تُمِلَّ النَّاسَ.))[2]

''[ہفتے میں] ایک دن وعظ سناؤ، لوگوں کو بیزار نہ کرنا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

سابقہ قصے سے معلوم ہونے والی باتوں کے علاوہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس نصیحت سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ واعظین اور خطیب حضرات کو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ عزوجل نے خود ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾[3]

[ترجمہ: ''آپ کہہ دیجیے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے آپ پر گناہوں کا ارتکاب کرکے زیادتی کی ہے! تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا بے حد مہربان ہے۔'']

---

[1] شرح السنة، كتاب العلم، باب التخول بالموعظة، ١/ ٣١٤.

[2] المرجع السابق ١/ ٣١٤. [3] سورة الزمر / الآية ٥٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کا مقصود یہ بھی نہیں کہ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ہی بے خوف کر دیا جائے۔ وعظ و نصیحت کی صحیح صورت یہ ہے کہ رحمتِ الٰہی کی امید، اور عذابِ الٰہی کا خوف، دونوں ہی کو دلوں میں پیدا کرنے، اور بیدار کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۱۹)

مذمتِ دنیا کی آڑ میں ذکر دنیا میں کھونے پر رابعہؒ کی تنقید

تین اشخاص حضرت رابعہ عدویہؒ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ وہ مذمت دنیا کی آڑ میں دنیا ہی کے تذکروں میں محو ہو گئے، اس پر انہوں نے ان پر تنقید فرمائی۔

دلیل:

حافظ ابن جوزیؒ نے ازہر بن مروانؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((دَخَلَ عَلَى رَابِعَةَ رِبَاحُ الْقَسِّيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، وَكِلَابٌ ، فَتَذَاكَرُوا الدُّنْيَا ، فَأَقْبَلُوا يَذُمُّونَهَا ، فَقَالَتْ رَابِعَةُ : "إِنِّي لَأَرَى الدُّنْيَا بِتَرَابِيعِهَا فِي قُلُوبِكُمْ."

قَالُوا : "وَمِنْ أَيْنَ تَوَهَّمْتِ عَلَيْنَا؟"

قَالَتْ : "إِنَّكُمْ نَظَرْتُمْ إِلَى أَقْرَبِ الْأَشْيَاءِ مِنْ قُلُوبِكُمْ فَتَكَلَّمْتُمْ فِيهِ.")) [1]

"رباح قسی، صالح بن عبد الجلیل، اور کلاب رابعہؒ [2] کے پاس حاضر

---

[1] صفة الصفوة ٤/٢٨ - ٢٩.

[2] (رابعہؒ): ان کے متعلق حافظ ذہبیؒ نے تحریر کیا ہے کہ وہ بصرہ کی رہنے والی، پرہیز گار، عبادت گزار، اور اللہ تعالیٰ کے لیے خشوع و خضوع کرنے والی تھیں۔ ان کی کنیت ام عمرو اور نام رابعہ بنت اسماعیل تھا۔ (ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٨/٢٤١)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔ وہ مذمت کرتے ہوئے دنیا کے تذکرے کرنے لگے، اس پر رابعہؒ نے ان سے فرمایا: ''یقیناً میں دیکھ رہی ہوں کہ پوری کی پوری دنیا تمہارے دلوں میں گھسی ہوئی ہے۔''

انہوں نے عرض کی: ''آپ کو ہمارے بارے میں یہ وہم کہاں سے ہوا ہے؟''

انہوں نے فرمایا: ''تم نے اس چیز کو دیکھا جو کہ تمہارے دلوں کے سب سے زیادہ قریب ہے، اور اسی کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔''

(۲۰)
وعظ میں ذکرِ دنیا کرنے پر رابعہؒ کی تنقید

حضرت رابعہؒ نے اس شخص پر بھی تنقید فرمائی جس نے اپنے وعظ میں دنیا کا تذکرہ چھیڑا۔

دلیل:

حافظ ذہبیؒ نے خالد بن خداشؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((سَمِعَتْ رَابِعَةُ صَالِحًا الْمُرِّيَّ يَذْكُرُ الدُّنْيَا فِيْ قَصَصِهِ ، فَنَادَتْهُ : "يَا صَالِحُ ! مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهِ.")) [1]

''رابعہؒ نے صالح مری کو اپنے وعظ کے دوران ذکرِ دنیا کرتے سنا، تو انہوں نے اس کو آواز دی: ''اے صالح! جو شخص کسی چیز کو پسند کرتا ہے اس کا تذکرہ زیادہ کرتا ہے۔''

---

[1] المرجع السابق ۸/۲۴۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں قصوں پر تعلیق:

دونوں قصوں میں حضرت رابعہؒ کی بیان کردہ بات میں ان لوگوں کے لیے شدید تنبیہ ہے جو فحاشی، عریانی اور بے حیائی کی مذمت کے بہانے ایسی باتوں کا کثرت سے تذکرہ کرتے ہیں۔ درحقیقت ان کے گندے نفوس گندی باتوں میں اپنے لیے سامان لذت پاتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان کو دھوکا دینے کی احمقانہ اور بے کار کوشش کرتے ہیں۔

﴿ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلاَّ أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴾[1]

[ترجمہ: ''وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں، اور [حقیقت میں] یہ لوگ اپنے آپ کو ہی دھوکا دے رہے ہیں، لیکن وہ سمجھ نہیں رہے ہیں۔'']

ایسے نادان لوگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کو یاد رکھیں:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ ﴾[2]

[ترجمہ: ''یقیناً جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں کے درمیان بدکاری رواج پائے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ تعالیٰ کو [سب کچھ] معلوم ہے، اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔'']

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو ایسے لوگوں میں شامل ہونے سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

---

[1] سورة البقرة / الآية ۹.

[2] سورة النور / الآية ۱۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث سوئم

خواتین کا اہل اقتدار کا احتساب

تمہید:

کائنات کے خالق و مالک اللہ عزوجل نے مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک صنف کے لیے دائرہ عمل متعین فرما دیا۔ اندرون خانہ معاملات عورتوں کے حصے میں آئے، اور بیرون خانہ خلافت وسیاست کے کام مردوں کے سپرد کیے گئے۔ قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین نے رب علیم وحکیم کی تقسیم کار کو بہ دل وجان تسلیم کیا، اور اسی کے مطابق اپنی زندگی بسر کی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں اہل اقتدار کے احتساب کی ضرورت پیش آئی، تو انہوں نے آدابِ شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اس فریضہ کو بھی سرانجام دیا۔ توفیق الٰہی سے اس مبحث میں اس سلسلے میں چھ شواہد پیش کیے جارہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

ہدی بھیجنے پر زیاد کے عام لباس اتارنے پر عائشہ رضی اللہ عنہا کا احتساب

زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ[1] نے بیت اللہ کی طرف قربانی ارسال کی، اور عام لباس اتار کر حالت احرام میں داخل ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع پانے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پر تنقید کی۔

دلیل:

امام ابو یعلیٰ نے عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ ، وَهُوَ مُقِيْمٌ عِنْدَنَا ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ .

بَلَغَنَا أَنَّ زِيَادًا بَعَثَ بِهَدْيٍ وَتَجَرَّدَ ، فَقَالَتْ : "وَهَلْ كَانَتْ لَهُ كَعْبَةٌ يَطُوْفُ بِهَا حِيْنَ لَبِسَ الثِّيَابَ ، فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَحْرُمُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ ، ثُمَّ تَحِلُّ لَهُ ، حَتَّى يَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ .))[2]

"یقیناً میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کے قلادوں کو بٹا کرتی

---

[1] (زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ): معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ان کو بصرہ اور کوفہ دونوں کا بیک وقت امیر مقرر کیا، اور یہ انہی کے زمانہ خلافت میں ۵۳ھ میں فوت ہوئے۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۳/۵۴۵ ؛ وعمدة القاريء ۱۰ / ۴۰).

[2] مسند أبي يعلى ، مسند عائشه رضي الله عنها، رقم الحديث ۳۸ (۴۳۹۴) ، ۷/۳۵۷ - ۳۵۸. کتاب کے محقق نے [اس کی اسناد کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۷/۳۵۸).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، پھر رسول اللہ ﷺ قربانی کے ان جانوروں کو [بیت اللہ کی طرف] بھیجنے کے بعد ہمارے درمیان مقیم رہتے، اور کسی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے، جن سے محرم اجتناب کرتا ہے۔''

ہمیں یہ خبر پہنچی کہ زیاد نے قربانی کے جانور بھیجے، اور کپڑے اتار دیئے، اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کیا [وہاں] اس کا کوئی کعبہ تھا جس کا طواف کرنے کے بعد اس نے [دوبارہ] کپڑے پہنے۔ ہمارے علم کے مطابق کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر کپڑوں کا پہننا حرام ہوا ہو، اور پھر طواف کیے بغیر ان کا [دوبارہ] پہننا اس کے لیے مباح ہوا ہو۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی اساس رسول کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر رکھی، کہ جب آنحضرت ﷺ نے قربانی کے جانور ارسال کرنے کے بعد عام لباس نہیں اتارا، اور نہ ہی حالت احرام میں داخل ہوئے، تو کسی دوسرے کو ایسا کرنے کا حق کیونکر حاصل ہوسکتا ہے؟

② ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے احتساب میں سخت روی اختیار کی۔ شاید اس کا سبب یہ تھا کہ انہیں زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے توقع نہ تھی کہ وہ ایسا غلط طرز عمل اختیار کریں گے۔

(۲)

عائشہ رضی اللہ عنہا کا حاکم مدینہ کو مطلقہ کو واپس گھر پلٹانے کا حکم دینا

مدینہ کے گورنر مروان بن حکم کی بھتیجی کو طلاق دی گئی، تو اس کے باپ عبدالرحمن بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دوران عدت ہی اس کو اپنے گھر لے گئے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا علم ہوا، تو انہوں نے امیر مدینہ کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنی بھتیجی کو شوہر کے گھر واپس پلٹنے کا حکم دیں۔

دلیل:

امام بخاریؒ نے قاسم بن محمدؒ اور سلیمان بن یسارؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا إِلَى مَرْوَانَ ۔ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ ۔ : "اِتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا."

قَالَ مَرْوَانُ [فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ (أَحَدُ رَاوِي الْحَدِيْثِ)] : "إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِيْ."

وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ (أَيْ فِي رِوَايَةِ الرَّاوِي الثَّانِيْ) : "أَوَ مَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ؟"

قَالَتْ : "لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ."

فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ : "إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ .")) [1]

''یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی طلاق کو طلاق دی۔ اسی کے والد عبدالرحمٰن نے اس کو [وہاں سے] منتقل کر لیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان کو پیغام بھیجا، اور تب وہ امیر مدینہ تھا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس کو واپس پلٹاؤ۔''

[1] صحيح البخاري ، كتاب الطلاق ، باب قصة فاطمة بنت قيس رضی اللہ عنہا، رقم الحديث ٥٣٢١ ، ٥٣٢٢ ، ٤٧٧/٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[سلیمان کی روایت کے مطابق] مروان نے کہا: ''درحقیقت عبدالرحمٰن بن حکم مجھ پر غالب آ گیا ہے۔''[1]

[قاسم بن محمد کی روایت کے مطابق] ''کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس (رضی اللہ عنہا) کے واقعے کی خبر نہیں؟''

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے ذکر نہ کرنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں۔''

مروان نے جواب دیا: ''اگر آپ کی رائے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے معاملے میں [نکلنے کی اجازت کا سبب اس کے خاوند کے رشتے داروں اور اس کے درمیان موجود] کھچاؤ تھا، تو ان دونوں [مطلقہ اور اس کے طلاق دینے والے شوہر] کے درمیان بھی چپقلش کچھ کم نہیں۔''

قصے سے تعلیق:

حاکم مدینہ کے بھائی اور اس کی بیٹی کی غلطی کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس لیے نظر انداز نہیں کیا، کہ اس کا تعلق حکمران گھرانے سے ہے، بلکہ پوری صراحت اور فصاحت سے حاکم ہی کو حکم دیا کہ وہ اس غلطی کا ازالہ کرے۔

(۳)

حجاج کے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف الزامات پر اسماء رضی اللہ عنہا کا نقد

حجاج بن یوسف ثقفی نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا۔ پھر ان کی والدہ

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ عبدالرحمٰن نے بیٹی کو شوہر کے گھر واپس بھیجنے میں میری بات نہیں مانی۔ ایک دوسرا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی دلیل زیادہ وزنی اور قوی تھی، کیونکہ اس کی بیٹی اور اس کے شوہر کے درمیان شدید تناؤ تھا، جس کے پیش نظر اس کی منتقلی ضروری تھی۔ (ملاحظہ ہو: فتح الباري ۹/ ٤٧٨).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ہاں آ کر ان پر الزامات تراشنے شروع کیے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس کے الزامات کی تردید کی، اور اس پر واضح کیا کہ وہ جھوٹ بک رہا ہے۔

دلیل:

امام حاکمؒ نے ابوصدیقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((لَمَا ظَفَرَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه ، فَقَتَلَهُ وَمَثَّلَ بِهِ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما ، فَقَالَتْ : "كَيْفَ تَسْتَأْذِنَ عَلَيَّ ، وَقَدْ قَتَلْتَ ابْنِي؟"

فَقَالَ : "إِنَّ ابْنَكَ أَلْحَدَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ ، فَقَتَلْتُهُ مُلْحِدًا عَاصِيًا ، حَتَّى أَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا، وَفَعَلَ بِهِ وَفَعَلَ."

فَقَالَتْ: " كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّ الْمُسْلِمِيْنَ ! وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَتَلْتَهُ صَوَّامًا قَوَّامًا بَرًّا بِوَالِدَيْهِ حَافِظًا لِهٰذَا الدِّيْنِ. وَلَئِنْ أَفْسَدْتَّ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ لَقَدْ أَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ. وَلَقَدْ حَدَّثَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم : أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيْفٍ كَذَّابَانِ ، اَلْآخِرُ مِنْهُمَا أَشَرُّ مِنَ الْأَوَّلِ ، وَهُوَ الْمُبِيْرُ ، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْتَ يَا حَجَّاجُ !.")) [1]

---

[1] المستدرك الصحيحين ، كتاب الفتن والملاحم ، ٥٢٦/٤. امام حاکمؒ نے اس روایت کو [صحیح الإسناد] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٥٢٦/٤) ؛ اور حافظ ذہبیؒ نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٥٢٦/٤).

امام احمد نے بھی اسی معنی کی روایت نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المسند ٣٦١/٦ ؛ و ٣٥٢/٦).

اس واقعے کی اصل صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم ، كتاب فضائل الصحابة ، باب ذكر كذّاب ثقيف ومبيرها ، رقم الحديث ٢٢٩ ، ١٩٧١/٤ - ١٩٧٢).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر قابو پایا، تو انہیں قتل کر دیا، اور ان کا مثلہ [1] کیا، پھر ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ہاں آیا، تو انہوں نے فرمایا: ''تو میرے ہاں داخل ہونے کی اجازت کیسے طلب کر رہا ہے، اور تو نے تو میرے بیٹے کو قتل کیا ہے؟'' [2]

وہ کہنے لگا: ''تیرے بیٹے نے حرم الٰہی میں الحاد کیا، اور میں نے اس کو اس کے الحاد اور نافرمانی ہی کی حالت میں قتل کیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دردناک عذاب چکھایا، اور اس کے ساتھ ایسے ایسے کیا۔''

انہوں نے فرمایا: ''اے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور مسلمانوں کے دشمن! تو نے جھوٹ بکا ہے! اللہ تعالیٰ کی قسم! بلاشک وشبہ تو نے اس کو ایسی حالت میں قتل کیا ہے کہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والا، بہت زیادہ قیام کرنے والا، والدین کیساتھ نیکی کرنے والا، اور اس دین کی حفاظت کرنے والا تھا، اگر تو نے اس کے لیے اس کی دنیا کو برباد کیا ہے، تو یقیناً اس نے تیرے لیے تیری آخرت کو برباد کر دیا ہے۔ بلاشک وشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتلایا تھا کہ ثقیف [قبیلے] سے دو بہت بڑے جھوٹے نمودار ہوں گے، ان میں سے

---

[1] کان، ناک اور دیگر اعضاء کاٹ ڈالنے کو مثلہ کہتے ہیں۔

[2] صحیح مسلم میں ہے کہ حجاج نے [ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کرنے کے بعد] اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا، لیکن انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ اس نے دوبارہ قاصد کو یہ پیغام دے کر بھیجا: ''تم خود آ جاؤ، وگرنہ میں تمہاری طرف کسی ایسے شخص کو بھیجوں گا، جو تمہیں بالوں سے گھسیٹ کر لائے گا۔''
انہوں نے پھر بھی اس کے ہاں جانے سے انکار کیا، اور پیغام بھیجا: "وَاللّٰہِ! لَا آتِیْكَ حَتّٰی تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ یَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ۔" ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تب تک تمہارے پاس نہ آؤں گی، جب تک کہ تم میری طرف ایسا شخص نہ بھیجو گے، جو کہ مجھے میرے بالوں کے ساتھ [پکڑ کر] گھسیٹ کر نہ لے جائے۔''
اس پر حجاج نے اپنی جوتی طلب کی، اور جوتی پہن کر تیزی سے ان کے ہاں پہنچا۔ (ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب ذکر کذّاب ثقیف ومبیرها، رقم الحدیث ۲۲۹، ۴/۱۹۷۱ - ۱۹۷۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا پہلے سے بدتر ہوگا، اور وہ بہت تباہی کرنے والا ہوگا، اور اے حجاج! وہ [دوسرا] شخص تو ہی ہے۔''

قصے سے تعلیق:

اللہ اکبر! حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کس قدر جرات، بے باکی اور صراحت ووضاحت کے ساتھ سفاک وظالم حجاج کے غلط الزامات کی تردید کی! اور اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ اس بات کے کہنے والی صدیق اکبر کی صاحبزادی ذات النطاقین ہیں۔ رضی اللہ تعالی عنها وعن أبيها وأرضاهما.

(۴)

عدت حاملہ کے موقفِ فاروقی پر ام طفیل رضی اللہ عنہا کا احتساب

شوہر کی وفات پر حاملہ عورت کی عدت کے متعلق حضرت عمر فاروق اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے درمیان تکرار ہوئی۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ بچے کو جنم دینے پر ایسی عورت کی عدت پوری ہو جاتی ہے، لیکن حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے اتفاق نہ کیا۔ حضرت ام طفیل رضی اللہ عنہا نے دونوں کو جھگڑتے دیکھا، تو انہوں نے سنت کی روشنی میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے ابی بن کعب کی بیوی ام طفیل رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((أَنَّهَا سَمِعَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضي الله عنه يَخْتَصِمَانِ فَقَالَتْ: "أَفَلَا يَسْأَلُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سُبَيْعَةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْأَسْلَمِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا؟ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَوَضَعَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَيَّامٍ ،فَأَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.))[1]

''یقیناً انہوں نے عمر بن خطاب اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کو آپس میں جھگڑتے ہوئے سنا، تو انہوں [ام طفیل رضی اللہ عنہا] نے کہا: ''عمر بن خطاب سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے کیوں دریافت نہیں کر لیتے؟'' ان کے شوہر فوت ہوئے، اور وہ حمل سے تھیں۔ اس کے [کچھ] دن بعد انہوں نے بچے کو جنم دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے علم و فضل، اور امت میں سے دوسرے درجے پر فائز ہونے کے باوجود معصوم نہ تھے، کہ ان کی ہر بات ہر حالت میں حجت ہو۔ امام مالکؒ نے کیا خوب بات ارشاد فرمائی:

((كُلُّ أَحَدٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ إِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)))[2]

''اس قبر والے رضی اللہ عنہ کے سوا ہر کسی کی بات کو لیا بھی جائے گا، اور چھوڑا بھی جائے گا۔''

۲۔ حضرت فاروق اعظم اپنے عظیم مقام و مرتبے کے باوجود احتساب سے بالا نہ تھے۔

۳۔ حضرت ام طفیل رضی اللہ عنہا نے اپنے احتساب کی تائید سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، جو کہ تمام کائنات کے انسانوں کی بات اور عمل سے بلند و بالا ہے۔ اس کے مقابلے میں

---

[1] المسند ٦/٣٧٥ - ٣٧٦. حافظ ہیثمیؒ نے اس روایت کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ اس کو احمد نے روایت کیا ہے، اور طبرانی نے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس کی اسناد میں ابن لہیعہ ہے، اور اس میں [ضعف] کے باوجود اس کی حدیث [حسن] ہے، اور باقی روایت کرنے والے ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٥/٢).

[2] ملاحظہ ہو: سیر أعلام النبلاء ٨/٩٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کی بھی بات کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کی مخالف ہر بات کو چھوڑا جائے گا، لیکن اس کو کسی کی وجہ سے بھی نہ چھوڑا جائے گا۔ امام نوویؒ نے کتنی عمدہ بات فرمائی ہے:

((إِذَا ثَبَتَتُ السُّنَّةُ لَا تُتْرَكُ لِتَرْكِ بَعْضِ النَّاسِ ، أَوْ أَكْثَرِهِمْ ، أَوْ كُلِّهِمْ.)) [1]

''جب سنت ثابت ہو جائے تو اس کو کچھ لوگوں کے، یا اکثریت کے، یا سب لوگوں کے چھوڑنے کی بنا پر ترک نہ کیا جائے گا۔''

(۵)

قریشی خاتون کا حق مہر کے متعلق فاروقی اعلان پر احتساب

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر رسول کریم ﷺ پر تشریف لائے، اور لوگوں کو ایک مقررہ مقدار سے زیادہ حق مہر دینے سے منع فرمایا۔ اس پر ایک قریشی خاتون نے ان کا احتساب کیا۔

دلیل:

امام ابویعلیٰؒ نے مسروقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((رَكِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه مِنْبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ : "أَيُّهَا النَّاسُ ! مَا إِكْثَارُكُمْ فِي صَدَاقِ النِّسَاءِ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّدَقَاتُ فِيمَا بَيْنَهُمْ أَرْبَعمِائَةَ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَ ذٰلِكَ. وَلَوْ كَانَ الْإِكْثَارُ فِي ذٰلِكَ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ

[1] شرح النووي ٥٦/٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَرَامَةً ، لَمْ تَسْبِقُوْهُمْ إِلَيْهَا. فَلَأَعْرِفَنَّ مَازَادَ رَجُلٌ فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ عَلَى أَرْبَعَمِائَةَ دِرْهَمٍ.

قَالَ : "ثُمَّ نَزَلَ ، فَأَعْتَرَضَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَتْ : "يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ! نَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يَزِيْدُوْا فِيْ مِهْرِ النِّسَاءِ عَلَى أَرْبَعَمِائَةَ دِرْهَمٍ؟"

قَالَ : "نَعَمْ."

فَقَالَتْ : "أَمَا سَمِعْتَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ؟"

قَالَ: "وَأَيُّ ذٰلِكَ؟"

فَقَالَتْ : "أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ وَآتَيْتُمْ إِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا ﴾

قَالَ : فَقَالَ : "أَللّٰهُمَّ غَفْرًا ! كُلُّ النَّاسِ أَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ."

ثُمَّ رَجَعَ فَرَكِبَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : "أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَزِيْدُوْا النِّسَاءَ فِي صَدُقَاتِهِنَّ عَلَى أَرْبَعَمِائَةَ دِرْهَمٍ ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُعْطِيَ مِنْ مَالِهِ مَا أَحَبَّ.))[1]

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تشریف لائے، اور فرمایا: ''اے لوگو! تمہارا عورتوں کے حق مہروں میں اضافہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حق مہر چار سو درہم یا اس سے بھی کم تھا۔ اگر حق مہر زیادہ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں تقویٰ یا عزت کی بات ہوتی، تو تم اس بارے

---

[1] منقول از: تفسیر ابن کثیر ١/٥٠٨ . حافظ ابن کثیرؒ نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کی [اسناد عمدہ اور قوی] ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١/٥٠٨) ؛ حافظ ہیثمیؒ نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ اس کو ابو یعلیٰؒ نے [الکبیر] میں روایت کیا ہے، اور اس کی اسناد میں مجالد بن سعید ہے جس میں [ضعف] ہے لیکن اس کی [توثیق] کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٤/٢٨٤) ؛ شیخ اسماعیل العجلونی نے اس کی [سند کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: کشف الخفاء ومزيل الإلباس ٢/١٥٥) ؛ حافظ ابن الجوزیؒ نے اس کو اپنی کتاب "مناقب أمير المومنين عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" ص ١٤٩ - ١٥٠ میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آنحضرت ﷺ اور آپ کے زمانے کے لوگوں پر سبقت نہ لے جا سکتے تھے۔ خبردار [آئندہ] میں کسی آدمی کے متعلق یہ نہ سنوں کہ اس نے کسی عورت کو چار سو درہم سے زیادہ حق مہر دیا ہے۔'' راوی نے بیان کیا: ''پھر وہ منبر سے اترے، تو قریش کی ایک خاتون نے ان کا راستہ روک لیا، اور عرض کی: ''اے امیر المومنین! آپ نے چار سو درہم سے زیادہ حق مہر دینے سے منع فرمایا ہے؟''

آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

اس خاتون نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں [اس بارے میں] جو نازل فرمایا ہے اس کو آپ نے سنا نہیں؟''

انہوں نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟''

اس عورت نے کہا: ''کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا [جس کے معانی کا ترجمہ یہ ہے]: ''اور تم نے ان میں سے کسی [عورت] کو ایک خزانہ دیا ہو؟''

راوی نے کہا کہ: انہوں نے کہا: ''اے میرے اللہ! [میں آپ کی] مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ سارے لوگ عمر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ دین کو سمجھنے والے ہیں۔''

پھر وہ واپس آئے، اور منبر پر چڑھے، اور ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! یقیناً میں نے تمہیں عورتوں کے حق مہروں میں چار سو درہم سے زیادہ دینے سے منع کیا تھا۔ [میں اپنا سابقہ فیصلہ واپس لیتا ہوں، اور اعلان کرتا ہوں] اپنے مال میں سے جتنی مقدار میں کوئی [حق مہر] دینا چاہے دے دے۔''

ابو یعلیٰ رحمہ اللہ نے بیان کیا:

((وَأَظُنُّهُ قَالَ : "فَمَنْ طَابَتْ نَفْسُهُ فَلْيَفْعَلْ"))[1]

---

[1] منقول از: تفسیر ابن کثیر ۱/۵۰۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جس کا دل زیادہ دینا چاہے وہ دے دے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

((فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ : "إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ.)) [1]

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یقیناً ایک عورت نے عمر (رضی اللہ عنہ) سے جھگڑا کیا، اور ان پر غالب آ گئی۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① ٹوکنے والی خاتون کا عورت ہونا، اور غلط فیصلہ کرنے والے کا امیر المومنین ہونا، غلط فیصلے پر احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔

② قریشی خاتون نے اپنے احتساب کی تائید قرآن کریم سے کی، اور ٹھوس، مضبوط اور قوی احتساب وہ ہی ہے جس کی تائید قرآن کریم یا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو۔

③ عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمان الٰہی کے سامنے فوراً جھک گئے، نہ تاویل کی، نہ اظہارِ تردّد۔ بلکہ برسرِ منبر اپنے سابقہ فیصلے کو واپس لینے کا اعلان فرمایا۔ حر بن قیس بن حصن رضی اللہ عنہ نے ان کی سچی تصویر کشی کی ہے:

((وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.)) [2]

''وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔''

سچ بات یہ ہے کہ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو [فاروق] (رضی اللہ عنہ) ہی نہ ہوتے۔ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس بارے میں انہی کے نقش قدم پر چلا۔ آمین یارب العالمین۔

---

[1] المرجع السابق ۱/ ۵۰۹.

[2] ملاحظہ ہو: صحیح البخاري، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم، جزء من الروایة ذات الرقم ۷۲۸٦، ۱۳/ ۲۵۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦)

ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا عبدالملک کو لعنتِ خادمہ سے روکنا

عبدالملک بن مروان کی دعوت پر ام الدرداء رضی اللہ عنہا اس کے ہاں جایا کرتی تھیں، اور زنان خانے میں اس کے گھر والوں کے ساتھ رات بسر کیا کرتیں۔ ایک رات انہوں نے عبدالملک کو خادمہ کو لعنت کرتے ہوئے سنا، تو اس کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

دلیل:

امام احمدؒ نے زید بن اسلمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يُرْسِلُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَتَبِيْتُ عِنْدَ نِسَائِهِ، وَيَسْأَلُهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ : فَقَامَ لَيْلَةً فَدَعَا خَادِمَهُ ، فَأَبْطَأَتْ عَلَيْهِ فَلَعَنَهَا ، فَقَالَتْ : "لَا تَلْعَنْ ، فَإِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "إِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ.))[1]

''عبدالملک بن مروان حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو اپنے ہاں تشریف لانے کی دعوت دیا کرتا تھا، وہ تشریف لاتیں، اور اس کی عورتوں کے ساتھ رات بسر کرتیں، اور وہ ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ اس [راوی] نے بیان کیا: وہ ایک رات اٹھا، اپنی خادمہ کو آواز دی، لیکن

---

[1] المسند ٦/٤٤٨ . اسی معنی کی روایت امام مسلمؒ نے اپنی کتاب ''الصحیح'' میں نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة والآداب ، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها ، رقم الحديث ٨٥ (٢٥٩٨) ، ٤/٢٠٠٦).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے حاضر ہونے میں تاخیر کی، تو اس نے اس پر لعنت کی۔ انہوں [ام الدرداء رضی اللہ عنہا] نے فرمایا: ''لعنت نہ کیجیے، کیونکہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے [یہ] حدیث سنائی کہ یقیناً انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''یقیناً بہت زیادہ لعنت کرنے والے روز قیامت نہ گواہ ہوں گے، اور نہ ہی شفاعت کرنے والے۔''

قصے سے مستفاد باتیں:

① عبدالملک کی مہمان نوازی، اور اس کا مقام ومرتبہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے اس پر احتساب کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکا۔

② حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے احتساب کی تایید قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

③ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف کو آنحضرت سے سنا، اور پھر وہ حدیث اپنی بیوی کو سنائی، اور ان کی بیوی نے اسی حدیث کی روشنی میں عبدالملک بن مروان کا احتساب کیا۔ جو حضرات اس بات کی خواہش رکھیں کہ ان کی عورتیں فریضہ احتساب سرانجام دیں۔ وہ اپنی عورتوں کو قرآن وسنت کا علم سکھلائیں، کیونکہ احتساب کا منبع وماویٰ کتاب وسنت کا علم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل سوئم

بازار میں عورت بحیثیت محتسبہ

تمہید:

احتساب کے متعلق خواتین کی ذمہ داری، اوران کے عام لوگوں، اعزہ واقارب، علماء وطلبہ، اوراہل اقتدار پر احتساب کے دلائل اور واقعات کی تفصیل جاننے کے بعد بعض ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی خاتون کی بحیثیت محتسبہ بازار میں تقرری جائزاوردرست ہے؟

علمائے امت نے اس سوال کا واضح انداز میں جواب دیا ہے کہ ایسا کرنا شرعاً درست نہیں، البتہ بعض لوگوں نے اس بارے میں کچھ شبہات اٹھائے ہیں۔توفیق الٰہی سے یہاں اس بارے میں درج ذیل دوعنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جائے گی۔

1. بازار میں بحیثیت محتسبہ عورت کی تقرری کی ممانعت کے دلائل
2. بعض شبہات اوران کی حقیقت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبحث اوّل

بازار میں بحیثیت محتسبہ عورت کی تقرری کی ممانعت کے دلائل

تمہید:

کسی عورت کے بازار میں بحیثیت محتسبہ متعین کرنے کی ممانعت کے متعدد دلائل ہیں۔ شیخ احمد بن سعید مجیلدیؒ نے اس سلسلے میں تحریر کیا ہے:

((وَمِنْ شُرُوْطِ الْمُحْتَسِبِ أَنْ يَكُوْنَ ذَكَرًا ؛ إِذَ الدَّاعِيُ إِلَى اِشْتِرَاطِ الذُّكُوْرِيَّةِ أَسْبَابٌ لَا تُحْصَى وَأُمُوْرٌ لَا تُسْتَقْصَى.))[1]

''محتسب کی تقرری کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مذکر ہو، کیونکہ اس شرط کے اسباب اور دواعی لاتعداد اور ان گنت ہیں۔''

اس بارے میں توفیق الٰہی سے کچھ دلائل کو درج ذیل چھ عناوین کے ضمن میں پیش کیا جا رہا ہے:

1. مردوں کی عورتوں پر سرپرستی
2. اپنے بعض معاملات میں عورتوں کا کلی اختیار نہ رکھنا
3. عورت کے ہاتھ باگ دوڑ دینے والی قوم کی فلاح سے محرومی
4. عورتوں کا اصل ٹھکانا ان کا گھر
5. بازار میں تقاضائے احتساب کا عورت کی طبیعت کے منافی ہونا
6. عام میدانوں میں عورتوں کے نکلنے کے نتائج

---

[1] التيسير في أحكام التسعير ص ٤٢ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)

مردوں کی عورتوں پر سرپرستی

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں کے جملہ معاملات کا ذمہ دار بنایا ہے۔ وہ ان کی معاشی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سعی اور کوشش کرنے کے پابند ہیں۔ اس بارے میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ﴾[1]

[ترجمہ: ''مرد عورتوں کی زندگی کے [جملہ معاملات کا] بندوبست کرنے والے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر [خاص خاص باتوں میں] فضیلت دی ہے، نیز اس لیے کہ مرد اپنا مال [عورتوں پر] خرچ کرتے ہیں۔'']

امام بغوی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے:

((أَي مُسَلَّطُوْنَ عَلَى تَأْدِيْبِهِنَّ ، وَالْقَوَّامُ وَالْقَيِّمُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَالْقَوَّامُ أَبْلَغُ ، وَهُوَ الْقَائِمُ بِالْمَصَالِحِ وَالتَّدْبِيْرِ وَالتَّأْدِيْبِ.))[2]

''یعنی انہیں ادب سکھلانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے، [قوّام] اور [قیم] کا معنی ایک ہی ہے، البتہ [لفظ] [قوّام] زیادہ بلیغ ہے۔ اور اس سے مراد جملہ معاملات سرانجام دینے والا، ان کی تدبیر کرنے والا اور ادب سکھلانے والا ہے۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

---

[1] سورة النساء / جزء من الآية ٣٤.

[2] تفسير البغوي ١/٤٢٢ ؛ نیز ملاحظہ ہو : "أحكام القرآن" لابن العربي ١/٤١٦ ؛ وتفسير القاسمي ٥/١٣٠ ، ولسان العرب المحيط ، مادة "قوم" ، ٣/١٩٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((قَوَّام : اَلنَّاظِرُ فِي الشَّيْءِ الْحَافِظُ لَهُ ، وَاسْتُدِلَّ بِهَا عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَلِي الْقَضَاءَ كَالْإِمَامَةِ الْعُظْمَى ، لِأَنَّهُ جَعَلَ الرِّجَالَ قَوَّامِينَ عَلَى النِّسَاءِ ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَقُمْنَ عَلَى الرِّجَالِ .))[1]

''(قَوَّام سے مراد) کسی چیز کی دیکھ بھال کرنے والا، اس کی حفاظت کرنے والا، اور اس [آیت کریمہ] سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عورت امامت عظمٰی کی طرح منصب قضا بھی نہیں سنبھال سکتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو ان کے جملہ معاملات سرانجام دینے کا ذمہ دار بنایا ہے، اس لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مردوں کے معاملات سرانجام دیں۔''

اسی طرح عورت کو بازار میں منصب احتساب پر فائز کرنا بھی درست نہیں، کیونکہ اس میں مردوں، عورتوں اور تمام کائنات کے خالق کی تقسیم کار کو یکسر الٹ دینا ہے، اور بہترین تقسیم کار تو اللہ خالق ہی کی تقسیم کار ہے۔

﴿ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴾[2]

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ آیت کریمہ میں تو صرف خاوند کی بیوی پر سربراہی اور سرپرستی کا ذکر ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس میں جنس ذکور کی عورتوں کی صنف پر نگہبانی اور سرپرستی کا ذکر ہے۔

اسی سلسلے میں مشہور مفسر شیخ ابن عاشورؒ نے تحریر کیا ہے:

((اَلْمُرَادُ مِنَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ مِنْ أَفْرَادِ حَقِيقَةِ الرَّجُلِ ، أَيِ الصِّنْفُ الْمَعْرُوفُ مِنَ النَّوْعِ الْإِنْسَانِي ، وَهُوَ صِنْفُ الذُّكُورِ ،

---

[1] الإكليل في استنباط التنزيل ص ٩١.

[2] سورة النمل / الآية ٨٨. [ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی کاری گری جس نے ہر چیز کو مضبوط و محکم بنایا ہے، بلاشک وشبہ وہ تمہارے کاموں کی پوری طرح خبر رکھتا ہے]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَذٰلِكَ الْمُرَادُ مِنَ النِّسَاءِ صِنْفُ النِّسَاءِ مِنَ النَّوْعِ الْإِنْسَانِي ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ الرِّجَالُ جَمْعُ الرَّجُلِ بِمَعْنَى رَجُلِ الْمَرْأَةِ ، أَيْ زَوْجُهَا لِعَدَمِ اسْتِعْمَالِهِ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى.))[1]

''[الرجال[2]] سے مراد جنس ذکور ہے، اور [النساء[3]] سے مراد عورتوں کی صنف ہے۔ [الرجال] سے [آیت کریمہ میں] مراد شوہر نہیں کیونکہ یہ لفظ اس معنی میں استعمال نہیں کیا جاتا۔''

(۲)

اپنے بعض معاملات میں عورتوں کا کلی اختیار نہ رکھنا

شریعت اسلامیہ میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ خواتین اپنے بعض معاملات میں مکمل طور پر خود مختار نہیں۔ ایسے ہی معاملات میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی مسلمان عورت اپنے نکاح کا فیصلہ تنہا کرنے کی مجاز نہیں۔ اس فیصلے میں اس کے سرپرست کی شرکت اور موافقت ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح نہ ہوگا۔ اسی طرح کوئی عورت کسی دوسری عورت کے نکاح کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے یہ بات متعدد احادیث میں واضح طور پر بیان فرمائی ہے۔ انہی میں سے تین احادیث ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں:

① حضرات ائمہ ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی اور حاکم رحمہ اللہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ.")) [4]

---

[1] تفسير التحرير والتنوير ۳۸/۵. [2] مرد [3] عورتیں

[4] سنن أبي داود (المطبوع مع بذل المجهود) ، كتاب النكاح ، باب في الولي ، ۸۱/۱۰ ؛ وجامع الترمذي (المطبوع مع تحفة الأحوذي) ، أبواب النكاح ، باب ما جاء لا نكاح إلا بولي ، رقم الحديث ۱۱۰۷ ، ۱۹۱/۴ ؛ وسنن ابن ماجة ، أبواب النكاح ، لا ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یقیناً نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ولی کے بغیر نکاح نہیں۔"

ب حضرات ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی اور حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : "أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ .")) [1]

"بلا شک وشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس کسی عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر کیا گیا، پس وہ نکاح باطل ہے، پس وہ نکاح باطل ہے، پس وہ نکاح باطل ہے"۔

شرح حدیث میں امام خطابی رحمہ اللہ نے تحریر کیا ہے:

(بقیہ)نکاح إلا بولي ، رقم الحديث ۱۸۸۷، ۱/۳٤۷ ؛ وسنن الدارمي ، كتاب النكاح، باب النهي عن النكاح بغير ولي ، رقم الحديث ۲۱۸۸ ، ۲/٦۱ ؛ وسنن الدارقطني ، كتاب النكاح ، ۳/۲۱۹ ؛ والمستدرك على الصحيحين ، كتاب النكاح ، ۲/۱٦۹ .

امیر صنعانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مدینی، علی بن مدینی، بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر متعدد حفاظ نے اس حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سبل السلام ۱۷/۳) ؛ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن أبي داود ، ۳۹۳/۲ ؛ وصحيح سنن الترمذي ۳۱۸/۱ ؛ وصحيح سنن ابن ماجة ۳۱۷/۱ ، وإرواء الغليل ۲۳٥/٦).

[1] المسند ١٦٥/٦-١٦٦ ؛ وسنن أبي داود (المطبوع مع بذل المجهود) ، كتاب النكاح ، باب في الولي ، ۷۹/۱۰ - ۸۰ ؛ وجامع الترمذي ، أبواب النكاح ، باب ما جاء لا نكاح إلا بولي ، جزء من رقم الحديث ۱۱۰۸ ، ۱۹۲/٤ ؛ وسنن ابن ماجة ، أبواب النكاح ، لا نكاح إلا بولي ، جزء من رقم الحديث ۱۸۸٥ ، ۳٤٦/۱ - ۳٤۷ ؛ وسنن الدارمي ، كتاب النكاح ، باب النهي عن النكاح بغير ولي ، جزء من رقم الحديث ۲۱۹۰ ، ٦۲/۲ ؛ وسنن الدارقطني ، كتاب النكاح، جزء من رقم الحديث ۱۰ ، ۲۲۱/۳ ؛ والمستدرك على الصحيحين ، كتاب النكاح ، ۱٦۸/۲ . الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اس کو ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ (رضی اللہ عنہ) نے روایت کیا ہے، اور ابوعوانہ، ابن حبان اور حاکم (رحمہ اللہ) نے [صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ المرام ص ۲۹۲).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((قَوْلُهُ (أَيُّمَا امْرَأَةٍ) كَلِمَةُ اِسْتِيْفَاءٍ وَاسْتِيْعَابٍ ، وَفِيْهِ إِثْبَاتُ الْوِلَايَةِ عَلَى النِّسَاءِ كُلِّهِنَّ، وَيَدْخُلُ فِيْهَا الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ وَالشَّرِيْفَةُ وَالْوَضِيْعَةُ. وَفِيْهِ بَيَانٌ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَكُوْنَ وَلِيَّةَ نَفْسِهَا.)) [1]

''آپ کا فرمان [ایما امرأة] شمول اور استیعاب کے لیے ہے، اور اس سے سب خواتین پر ولایت [سرپرستی] ثابت ہوتی ہے۔ ان میں کنواری، بیوہ، معزز اور غیر معزز سب قسم کی عورتیں شامل ہیں۔ نیز اس میں یہ بات بھی ہے کہ عورت خود اپنے متعلق [تنہا] فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں۔''

ج امام ابن ماجہؒ اور امام دارقطنیؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

((قال رسول الله ﷺ : "لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا")) [2]

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت کی شادی [کا فیصلہ] نہ کرے، اور نہ ہی کوئی عورت اپنی شادی [کا فیصلہ] خود کرے۔ بلا شک وشبہ بدکار عورت ہی اپنی شادی [کا فیصلہ] خود کرتی ہے۔''

علاوہ ازیں بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے نکاح کا خود فیصلہ کرنے والی عورت کو [فاحشہ]، [زانیہ] اور [فاجرہ] کہا ہے۔ ذیل میں اس کے متعلق تین اقوال بتوفیق الٰہی پیش کیے جا رہے ہیں:

① ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

---

[1] ملاحظہ ہو: معالم السنن ۳/۱۹۶.

[2] سنن ابن ماجه ، أبواب النكاح ، لا نكاح إلا بولي ، رقم الحديث ۱۸۸۸ ، ۱/۳٤۷ ؛ و سنن الدارقطني ، كتاب النكاح ، رقم الحديث ۲۵ ، ۳/۲۲۷.

حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کے راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: بلوغ المرام ص ۲۹۳).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا ، فَإِنَّ الْبَغِيَّ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا.))[1]

''عورت اپنی شادی خود نہ کرے، بلا شک وشبہ [فاحشہ] عورت ہی اپنی شادی خود کرتی ہے۔''

ب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِنَّ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا هِيَ الْفَاجِرَةُ .))[2]

''یقیناً جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ [فاجرہ] ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((كُنَّا نَتَحَدَّثُ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الزَّانِيَةُ .))[3]

''ہم کہا کرتے تھے کہ خود اپنا نکاح کرنے والی [زانیہ] ہے۔''

ج حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

((اَلْبَغَايَا اللَّائِي يَتَزَوَّجْنَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.))[4]

''[فاحشہ عورتیں] وہ ہیں جو ولی کے بغیر شادی کرتی ہیں۔''

جب صورت حال یہ ہے کہ اسلامی شریعت میں عورت کو خود اپنا نکاح کرنے کا کلی اختیار نہیں دیا گیا، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ بازاروں میں مردوں اور عورتوں پر احتساب کا معاملہ کسی خاتون کے سپرد کر دیا جائے؟

رب کعبہ کی قسم! ایسا کرنا اس مسکین عورت پر بہت بڑا ظلم ہے، اور ان پر بھی ظلم ہے جن کے احتساب کی غرض سے اس خاتون کا تقرر کیا گیا۔

---

[1] منقول از: مجموع فتاویٰ شیخ الإسلام ابن تیمیه ۳۲ / ۱۳۱.

[2] سنن الدار قطني ، كتاب النكاح ، رقم الرواية ۲۶ ، ۳/۲۲۷.

[3] المرجع السابق ۳/۲۲۷.

[4] مصنف عبدالرزاق ۶/۱۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)

عورت کے ہاتھ میں باگ دوڑ دینے والوں کی محرومی فلاح

ہمارے سچے نبی کریم ﷺ نے اس بات کی پیش گوئی فرمائی کہ عورت کو اپنے معاملات سونپنے والی قوم فلاح سے محروم ہو جاتی ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا:

((لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى قَالَ : "لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً."))[1]

''جب رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنایا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''عورت کو اپنا معاملہ سونپنے والی قوم ہر گز فلاح نہ پائے گی۔''

خواتین کو بازاروں میں مردوں اور عورتوں کے احتساب کے لیے مقرر کرنا بھی لوگوں کے معاملات عورتوں کو سونپنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا مقدّر کامیابی اور کامرانی سے محروم ہونا، اور بدبختی اور بدنصیبی کو پانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے بدنصیبوں میں

---

[1] صحيح البخاري ، كتاب المغازي باب كتاب النبي ﷺ إلى كسرى وقيصر ، رقم الحديث ٤٤٢٥ ، ١٢٦/٨ .

اسی معنی کی حدیث حضرات ائمہ، احمد، الترمذی، النسائی، ابن حبان اور حاکم رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔
(ملاحظہ ہو: المسند ٥/٤٣، ٤٧ ، ٥١ ؛ وجامع الترمذي ، أبواب الفتن ، رقم الحديث ٢٣٦٥ ، ٤٤٧/٦ ؛ وسنن النسائي ، كتاب آداب القضاء ، النهي عن استعمال النساء في الحكم ، ٢٢٧/٨؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ، كتاب السير ، باب الخلافة والإمارة ، رقم الحديث ٤٥١٦ ، ٣٧٥/١٠ ؛ والمستدرك على الصحيحين ، كتاب معرفة الصحابة ١١٨/٣-١١٩).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل نہ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۴)

عورت کا اصلی ٹھکانا اس کا گھر

مردوں کے مقابلے میں عورتیں طبعی طور پر نازک اور کمزور ہیں۔ رحمٰن ورحیم رب نے عورت پر شفقت وعنایت فرماتے ہوئے ان کی سعی اور کوشش کا میدان ان کے گھروں کو بنایا، اور ایک عام قاعدہ اور ضابطہ بیان فرمادیا کہ عورتوں کا اصلی مستقر اور ٹھکانا ان کے گھر ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَقَرْنَ فِي بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ﴾[1]

[ترجمہ: ''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور پہلے دورِ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار نہ دکھاتی پھرو۔'']

حافظ ابن جوزیؒ نے آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے:

((قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ : وَمَعْنَى الْأٰيَةِ : "اَلْأَمْرُ لَهُنَّ بِالتَّوَقُّرِ وَالسُّكُوْنِ فِي بُيُوْتِهِنَّ ، وَأَنَّ لَا يَخْرُجْنَ.")) [2]

''مفسرین نے بیان کیا ہے کہ آیت کا معنی یہ ہے کہ انہیں اپنے گھروں میں قرار پکڑنے اور ٹکے رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ کہ وہ [باہر] نہ نکلیں۔''

امام ابوبکر جصاصؒ نے تحریر کیا ہے:

((وَفِيْهِ الدَّلَالَةُ عَلَى أَنَّ النِّسَاءَ مَأْمُوْرَاتٌ بِلُزُوْمِ الْبُيُوْتِ ،

---

[1] سورة الأحزاب / جزء من الآية ٣٣.

[2] زاد المسير ٦/٣٧٩ ؛ نیز ملاحظہ ہو : تفسير أبي السعود ٤/٤١٦ ، وفتح القدير ٤/٢٧٧ - ٢٧٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنۡهِيَّاتٌ عَنِ الۡخُرُوۡجِ .))[1]

''یہ [آیت] اس بات پر دلالت کناں ہے کہ عورتوں کو گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اور باہر نکلنے سے روکا گیا ہے۔''

حافظ ابن کثیرؒ رقم طراز ہیں:

((اِلۡزَمۡنَ بُيُوۡتَكُنَّ ، فَلَا تَخۡرُجۡنَ لِغَيۡرِ الۡحَاجَةِ .))[2]

''اپنے گھروں سے چمٹی رہو، بلا ضرورت باہر نہ نکلو۔''

کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ حکم صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ہی کے لئے ہے، اگرچہ آیت کریمہ میں خطاب انہی کے لئے ہے، لیکن یہ حکم سب مسلمان عورتوں کے لئے ہے، متعدد مفسرین کرام نے اس بات کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

مثال کے طور پر اس بارے میں امام ابوبکر جصاصؒ نے تحریر کیا ہے:

((فَهٰذِهِ الۡأُمُوۡرُ كُلُّهَا مِمَّا أَدَّبَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ صِيَانَةً لَهُنَّ ، وَسَائِرُ نِسَاءِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مُرَادَاتٌ بِهَا .))[3]

''نبی کریم ﷺ کی بیویوں کی حفاظت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انہیں ان آداب کی تلقین کی ہے، لیکن ان کی پابندی دیگر مسلمان خواتین پر بھی ہے۔''

علامہ قرطبیؒ نے اس سلسلے میں لکھا ہے:

((مَعۡنَى هٰذِهِ الآيَةِ الۡأَمۡرُ بِلُزُوۡمِ الۡبَيۡتِ. وَإِنۡ كَانَ الۡخِطَابُ لِنِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدۡ دَخَلَ غَيۡرُهُنَّ فِيۡهِ بِالۡمَعۡنَى . هٰذَا لَوۡ لَمۡ يَرِدۡ دَلِيۡلٌ يَخُصُّ جَمِيۡعَ النِّسَاءِ ، كَيۡفَ وَالشَّرِيۡعَةُ طَافِحَةٌ

[1] أحكام القرآن ٣/ ٣٦٠.
[2] تفسير ابن كثير ٣/ ٤٨٢.
[3] أحكام القرآن ٣/ ٣٦٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِلُزُوْمِ النِّسَاءِ بُیُوْتَهُنَّ وَالْاِنْکِفَافِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهَا إِلَّا لِضَرُوْرَةٍ .)) [1]

''اس آیت کا معنی گھروں میں چمٹے رہنا ہے، اگرچہ خطاب تو نبی ﷺ کی بیویوں کو ہے، لیکن اس کے معنی میں ان کے علاوہ دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔ علاوہ ازیں اس حکم سے دوسری عورتوں کو مستثنیٰ کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں، بلکہ شریعت تو عورتوں کو اپنے گھروں سے چمٹے رہنے، اور بلاضرورت باہر نکلنے [کے احکامات] سے بھری پڑی ہے۔''

تعجب ہے ان لوگوں کی عقل ودانش پر جو گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم امہات المومنین کے لئے مخصوص کرتے ہیں، جو کہ قرآن کریم کے واضح بیان کے مطابق پاک باز ہیں، اور دیگر عورتوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ کیا دیگر عورتیں ازواج مطہرات سے زیادہ پاک باز ہیں؟ سب مردوزن کے خالق رب تعالیٰ کی قسم! ہماری اور ان کی عورتوں کو اس حکم کی پابندی کی ضرورت پاک طینت اور بلند سیرت امہات المومنین سے کہیں زیادہ ہے۔

علاوہ ازیں گھروں کا عورتوں کے لئے اصل ٹھکانا ہونے پر یہ بات بھی دلالت کناں ہے کہ مردوں پر پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے، خطبہ جمعہ سننے، اور نماز جمعہ ادا کرنے کی خاطر مسجد میں آنا فرض ہے، لیکن عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ [2] صرف یہی نہیں، بلکہ آنحضرت ﷺ نے واضح انداز میں بیان فرمایا کہ عورت کی گھر میں نماز مسجد میں اس کی باجماعت نماز سے اعلیٰ وافضل ہے۔ [3]

---

[1] تفسیر القرطبي ١٤/١٧٩.

[2] مردوں پر فرضیت نماز باجماعت کے دلائل کی تفصیل کے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: "أهمية صلاة الجماعة في ضوء النصوص وسير الصالحين" ص ٤١-٦٩.

[3] اس سلسلے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم السطور کی کتاب: "التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي" ص ٢٥٧ - ٢٥٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا اصل ٹھکانا گھر ہونے پر دلالت کناں ایک اور بات یہ ہے کہ مسلمان عورت گھر سے نکلنے کی صورت میں کچھ شرعی آداب کی پاسداری کی پابند ہے، اور ان میں سے سات درج ذیل ہیں:

۱۔ بلا ضرورت نہ نکلے۔
۲۔ سرپرست کی اجازت کے بغیر نہ نکلے۔
۳۔ بلا حجاب نہ نکلے۔
۴۔ خوشبو استعمال کر کے نہ نکلے۔
۵۔ اپنی زینت آواز سے ظاہر نہ کرے۔
۶۔ مردوں سے اختلاط نہ کرے۔
۷۔ محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔[1]

جب صورت حال یہ ہے کہ اسلام میں عورتوں کو گھر قرار پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے، نماز باجماعت و جمعہ کے لئے مسجد میں حاضری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، گھر سے نکلتے وقت متعدد شرعی آداب کی پاسداری کا پابند کیا گیا ہے، تو کیا اس سب کچھ کے بعد یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان خاتون کو احتساب کے نام پر، یا کسی اور نام سے گھنٹوں بازاروں میں اچھے اور برے لوگوں سے نمٹنے کے لئے مقرر کیا جائے؟ رب کعبہ کی قسم! اس بات کا اسلام سے قطعاً کوئی میل اور جوڑ نہیں۔

(۵)

بازار میں تقاضائے احتساب کا طبیعت نسواں کے منافی ہونا

محتسب لوگوں کو ان کی خواہشات کے برعکس ایسی باتیں کرنے کا حکم دیتا ہے جن کو

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص ۲۵۷ - ۲۵۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کرنا پسند نہیں کرتے، اور ایسی باتوں سے منع کرتا ہے جن کے وہ شوقین اور دل دادہ ہوتے ہیں، اور لوگوں کو ان کی خواہشات کے برعکس چلانے کی کوشش کرنے والے کم ہی لوگوں کے شرور وفتن سے محفوظ رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں احتساب میں حقیقی معرکہ محتسب اور اوباش اور بدقماش قسم کے لوگوں کے درمیان ہوتا ہے۔ بھلے لوگ بھی غلطی کرتے ہیں، لیکن ان کے لئے اشارہ یا معمولی تنبیہ ہی کافی ہوتی ہے۔ لیکن بدطینت، آوارہ اور برے لوگوں کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے محتسب کو شدید محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس غرض کے لئے اس کا بارعب ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے علمائے حسبہ نے محتسب کے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ رعب اور دبدبہ والا ہو۔ مثال کے طور پر امام ماوردیؒ نے اس بارے میں تحریر کیا ہے:

((وَمِنْ شُرُوْطِ وَالِي الْحِسْبَةِ أَنْ يَكُوْنَ حُرًّا ، عَدْلًا ، ذَا رَأْيٍ وَصَرَامَةٍ وَخَشُوْنَةٍ فِي الدِّيْنِ ، وَعِلْمٍ بِالْمُنْكَرَاتِ الظَّاهِرَةِ .))[1]

''والی حسبہ کی شرائط میں سے ہے کہ وہ آزاد، عادل، صاحب الرائے، اور دین میں قوت اور سختی والا ہو، اور منکرات ظاہرہ سے باخبر ہو۔''

کیا یہ عقل مندی کی بات ہے کہ صنف نازک سے ایسی قوت وسختی کے اظہار کا مطالبہ یا توقع کی جائے؟ کیا یہ مناسب ہے کہ مسلمان خاتون کو اوچھے، اوباش، اور بدقماش لوگوں سے سارا دن جھگڑنے، تو تکار کرنے، بلکہ بسا اوقات ہاتھا پائی کے لئے بازاروں میں متعین کیا جائے؟ عرش والے رب کی قسم! اس بات کی اجازت نہ شریعت اسلامیہ دیتی ہے، اور نہ ہی عقل وانصاف اس کی تائید کرتے ہیں۔

---

[1] الأحکام السلطانیة ص ۲٤۱ ؛ نیز ملاحظہ ہو: "الأحکام السلطانیه" للقاضي أبي یعلی الحنبلي ص ۲۸۵ ، و"معالم القربة في أحکام الحسبة" لابن الإخوة القرشي ص ۵۱ – ۵۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦)

عام میدانوں میں عورتوں کے نکلنے کے نتائج

اللہ تعالیٰ کے عورتوں کو گھروں میں قرار پکڑنے کے حکم کی حکمت کے متعلق ایمان وایقان میں مزید اضافہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جن معاشروں میں عورتیں عام میدانوں میں مردوں کے ساتھ شریک ہوئیں، وہاں فساد میں اضافہ ہوا، بے حیائی کا چلن ہوا، اور خواتین کی عصمتوں کا لٹنا معمول کی بات قرار پائی۔

اسی سلسلے میں ذیل میں چند ایک باتیں اعداد وشمار کے ساتھ بتوفیق الٰہی پیش کی جا رہی ہیں۔

۱......بانجھ پن کا عام ہونا:

ایسے معاشروں میں عورتوں کو مردوں ایسے بننے اور بنانے کی دوڑ میں، خود عورتوں نے، یا وہاں کے مردوں نے، یا دونوں ہی نے چاہا کہ خواتین کو بچوں کو جنم دینے کی [مصیبت] سے نجات مل جائے، یا یہ [مصیبت] کم از کم ہو جائے۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے کتنی ہی عورتیں بانجھ ہونے کے لئے آپریشن کرواتی ہیں، اور ان کی کتنی بڑی تعداد پیٹ ہی میں موجود بچوں کو ضائع کروا دیتی ہے۔

مشہور روزنامہ اخبار [الشرق الاوسط] نے برازیل کے بارے میں درج ذیل خبر شائع کی:

> ''(برازیل۔ رائٹر) عورتوں کے حقوق کے متعلقہ تنظیموں نے ذکر کیا ہے کہ برازیل میں بچوں کو ضائع کروانے کی خاطر آپریشنوں کے دوران چار لاکھ سے زیادہ عورتیں مر جاتی ہیں۔ اور ہزاروں عورتیں نوکری کے حصول کی غرض سے بانجھ ہونے کے لئے آپریشن کرواتی ہیں۔''

برازیلی کانگریس کے زیر اہتمام عورتوں کے حقوق کے متعلق سیمینار میں حقوق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسواں کے بڑے بڑے علم برداروں نے بیان کیا کہ برازیل میں بچوں کو ضائع کرنے کی خاطر چالیس لاکھ سالانہ آپریشن کیے جاتے ہیں، اور ان کی بڑی تعداد انتہائی دقیانوسی انداز میں کی جاتی ہے۔(علاوہ ازیں)

> ''گزشتہ دنوں تنظیم (ریدی) نے کہا کہ برازیلی عورتوں کی چوالیس فیصد تعداد بچوں کو جنم دینے کی عمر میں بانجھ ہونے کی غرض سے آپریشن کرواتی ہے۔''[1]

۲......جنسی زیادتی:

ان معاشروں میں جنسی زیادتی روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ایک مغربی لکھنے والی خاتون [لین فارلی] نے تحریر کیا ہے کہ امریکا اور یورپ میں جنسی زیادتی اپنی متعدد شکلوں میں بہت ہی عام ہے۔زندگی کے کسی شعبے میں بھی مردوں کے ساتھ کام کرنے والی عورت کا اس کا شکار ہونا کوئی شاذ ونادر یا استثنائی بات نہیں، بلکہ یہ تو معمول کی بات ہے۔[2]

جنسی زیادتی کی چند ایک مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

(۱) 1975 میں جامعہ کورنل نے جنسی زیادتی کے متعلق کام کرنے والی عورتوں کی آراء کو جمع کیا۔زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے والی عورتوں نے رائے دہی میں حصہ لیا۔ان میں سے 70 فیصد نے بیان کیا کہ انہیں اس قسم کی مشکلات اور زیادتی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان میں سے 56 فی فیصد نے بیان کیا کہ یہ زیادتیاں سنگین نوعیت کی تھیں۔

(۲) جنوری 1976م میں ریڈ بک میگزین (Red Book Magzine) نے ایک رپورٹ شائع کی، جس کو کام کرنے والی نو ہزار عورتوں کے جوابات کی روشنی میں تیار

---

[1] اخبار [الشرق الأوسط] مورخہ ۹ جمادی الأولی ۱۴۱۲ ھ.

[2] منقول از: کتاب [عمل المرأة في الميزان] للدكتور محمد علي البار ص ۱۶۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا تھا۔ان میں سے 90 فیصد نے بیان کیا کہ وہ عملی طور پر جنسی زیادتی کا شکار ہو چکی ہیں۔

③ اقوام متحدہ میں کام کرنے والی سیکرٹری خواتین سے جنسی ہوس کا نشانہ بننے کے متعلق دریافت کیا گیا۔اس سلسلے میں 875 عورتوں کے جوابات جمع ہو چکے، تو ذمہ داران نے اس سلسلے کو بند کروا دیا۔جوابات دینے والی خواتین میں سے 50 فیصد نے بیان کیا کہ وہ ذاتی طور پر چھیڑ چھاڑ اور جنسی ہوس کا نشانہ بن چکی ہیں۔[1]

④ شعبہ پولیس میں کام کرنے والی 333 خواتین میں سے 50 فیصد نے بیان کیا کہ وہ اپنے افسران بالا کی جنسی ہوس کا نشانہ بن چکی ہیں۔[2]

⑤ روزنامہ (الریاض) میں اقوام متحدہ کے متعلق درج ذیل خبر شائع ہوئی:

''جنیوا۔دب: ایک تقریر میں بتایا گیا کہ جنیوا میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر جنیوا میں چیف پروٹوکول آفیسر کو بعض کام کرنے والی عورتوں سے غیر اخلاقی چھیڑ چھاڑ کرنے کی بنا پر معطل کر دیا گیا۔''

اگر چیف پروٹوکول آفیسر کے کام کرنے والی عورتوں سے معاملہ کی کیفیت یہ تھی، تو باقی ملازمین اور افسران بالا ان عورتوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرتے ہوں گے؟

۳......عورتوں کے اغوا کی وارداتیں:

ایسے معاشروں میں عورتوں کا اغوا روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔اس بارے میں بعض اعداد و شمار اور بیانات ذیل میں بتوفیق الٰہی پیش کیے جا رہے ہیں:

① امریکی انسائیکلوپیڈیا میں تحریر کیا گیا ہے:

In western nations rape has been the most rapidly increasing crime .... The theory that growing sexual

---

[1] منقول از: کتاب [عمل المرأة في الميزان] للدكتور محمد علي البار ص ۱۷۸-۱۷۹.

[2] منقول از: المرجع السابق ص ۱۸٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

permissiveness would reduce occurance of rape does not appear to be correct.[1]

''دیگر تمام جرائم کے مقابلے میں مغربی اقوام میں عورتوں کے اغوا کے جرائم میں سب سے زیادہ تیز رفتاری سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جنسی اباحیت کی بنا پر اغوا کی وارداتوں میں کمی کا نظریہ صحیح ثابت ہوتا نظر نہیں آ رہا۔''

(۲) ''اغوا'' نامی کتاب میں بیان کیا گیا ہے:

"In the United states between 1970 and 1982 reports of forcible rape more than doubled from 37860 to 77763"[2]

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں 1982ء میں عورتوں کی وارداتوں کی رپورٹوں میں 1970ء کے مقابلے میں دگنا اضافہ ہوا۔ ان کی تعداد 37860 سے 77763 ہوگئی۔''

(۳) مذکورہ بالا کتاب میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے:

"The United states National crime survey of 1979 estimated that only 50 percent of forcible rapes were reported to police"[3]

''ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی قومی جائزہ جرائم رپورٹ 1979ء کے مطابق اغوا کے صرف 50 فیصد حادثات کی پولیس کو رپورٹ کی گئی۔''

(۴) ''ہم نمبر ایک ہیں'' نامی کتاب میں تحریر کیا گیا ہے:

"A recent study finds that 21 percent of American

---

[1] Encyclopedia of Americana, rape, 23/2550

[2] "Rape" Edited by sylvana Tomasella and Ray Portes, 20.

[3] "Rape" page 21.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

women say they have been raped since age 14"[1]

''ایک تازہ جائزہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 21 فی صد امریکی خواتین نے بیان کیا ہے کہ انہیں چودہ سال ہی کی عمر میں اغوا کیا گیا۔''

⑤ مذکورہ بالا کتاب ہی میں بیان کیا گیا ہے:

"In another study, more than one in eight white young American women (12.7 percent) say they were raped by age 20"[2]

''ایک دوسری جائزہ رپورٹ میں بتلایا گیا ہے کہ ہر آٹھ سفید فام امریکی خواتین میں سے ایک سے زیادہ عورتوں کو بیس سال کی عمر میں اغوا کیا گیا''۔ [یعنی 12,7 فیصد سے زیادہ خواتین]

⑥ سابقہ کتاب ہی میں یہ بھی لکھا گیا ہے:

"One in seventeen say they were raped at age 14 or younger"[3]

ایک اور رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے:

''ہر سترہ میں سے ایک خاتون نے بتلایا کہ اس کو چودہ سال یا اس سے بھی چھوٹی عمر میں اغوا کیا گیا تھا۔''

⑦ ''خواتین: ایک جائزہ'' نامی کتاب میں شائع کیا گیا:

"A study of 1236 London women, for instance, discovered that one in six had been raped, one in five had fought off an attempted rape"[4]

---

[1] "We're Number One" page 126.

[2] "We're Number One" page 126.

[3] "We're Number One" page 126.

[4] "Women: An Analysis" page 59.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''لندن کی 1236 عورتوں کے متعلق جائزہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ ہر چھ میں سے ایک خاتون کو اغوا کیا گیا، اور ہر پانچ میں سے ایک عورت نے اغوا کی واردات سے بچاؤ کے لیے مقابلہ کیا۔''

۴......کنواری لڑکیوں کا حاملہ ہونا اور ناجائز بچے:

مغربی معاشروں میں جہاں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کی خاطر نکلیں، وہاں غیر شادی شدہ لڑکیوں کا حاملہ ہونا، اور ناجائز بچوں کی کثرت معمول کی بات قرار پائی۔ امریکی مصنف کی کتاب [ہم نمبر ایک ہیں] ہی میں بیان کیا گیا ہے:

"One in ten American young women age 15 to 19 (One in five who are sexually active) becomes pregnant each year"[۱]

''15 سے 19 سال کی دس امریکی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی ہر سال حاملہ ہو جاتی ہے، اور ہر پانچ میں سے ایک لڑکی جنسی تعلقات قائم کرتی ہے۔''

(۲) اسی کتاب میں یہ بھی بیان کیا گیا:

"Two thirds of teen-age mothers are not married"[۲]

''نوجوان ماؤں میں سے دو تہائی غیر شادی شدہ ہوتی ہیں۔''

ان معاشروں میں حمل کو روکنے اور بچوں کو پیٹ ہی میں ضائع کرنے کی کوششوں کے باوجود ناجائز بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ سعودی عرب سے نکلنے والی انگریزی اخبار [Arab News] میں برطانیہ میں بچوں کی پیدائش کے متعلق سرکاری اعداد و شمار شائع کیے گئے۔ انہی اعداد و شمار میں یہ بات بھی بیان کی گئی کہ: ''پیدا ہونے والے چار بچوں میں

---

۱ "We're Number One" page 14.

۲ Were Number One page 15.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک بچہ کنبے سے باہر پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اگر ان بچوں کی تعداد میں اضافہ کا تناسب یہی رہا، تو آئندہ چند سالوں میں کوئی بچہ بھی کنبے کے اندر پیدا نہ ہوگا۔''[1]

اعداد و شمار کے نگران آفیسر نے مزید کہا: ''اس اضافے کے باوجود برطانیہ تا حال سویڈن کے مقابلے میں پیچھے ہے جہاں کنبہ کے باہر پیدا ہونے والے بچوں کا تناسب 50 فی صد ہے۔''

اور یہ صورت حالت حمل کو روکنے اور بچوں کو ضائع کرنے کی ساری کوششوں کے بعد ہے۔

کیا اس سب کچھ کے بعد کوئی ایمان و حیا اور عقل و خرد والا شخص عورتوں کو زندگی کے عام میدانوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی دعوت دے سکتا ہے؟ فاعتبروا یا أولي الأبصار.

مبحث دوم

چند شبہات اور ان کی حقیقت

تمہید:

بازار میں عورت کی بحیثیت محتسبہ تقرری کے حامیوں نے اپنے موقف کی تائید، اور اس کی ممانعت کے دلائل کے متعلق کچھ شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے کچھ باتیں کی ہیں۔ توفیق رب العزت سے اس مبحث میں ان کی باتوں کا تنقیدی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس مقام پر گفتگو درج ذیل عنوانوں کے ضمن میں ہوگی إن شاء اللہ تعالی:

[1] Arab News, Date 16/2/1990.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① فرضیت احتساب پر دلالت کناں عام نصوص سے استدلال اور اس کی حقیقت
② الشفاء رضی اللہ عنہا کی بحیثیت محتسبہ تقرری کی کہانی اور اس کی حقیقت
③ سمراء رضی اللہ عنہا کا احتساب کے لئے بازار نکلنا اور اس کی حقیقت
④ محتسبہ کا اہل بازار کے حالات سے زیادہ آگاہ ہونا اور اس کی حقیقت
⑤ محتسبہ مقرر کرنے کا عورت کے بازار جانے پر قیاس اور اس کی حقیقت
⑥ بازارِ نسواں میں مرد محتسب کا باعثِ فساد ہونا اور اس کی حقیقت
⑦ عورتوں کو معاملہ سونپنے کے متعلق حدیث کی خلافت کے ساتھ تخصیص اور اس کی حقیقت

(۱)

فرضیت احتساب کے متعلق عام نصوص سے استدلال اور اس کی حقیقت

بعض لوگ ہر عاقل، بالغ اور ذی استطاعت مسلمان پر فرضیتِ احتساب کے متعلق دلالت کناں عام نصوص سے عورت کے بحیثیت محتسبہ بازار میں تعین پر استدلال کرتے ہیں۔ ایک صاحب نے تحریر کیا ہے:

''فرضیتِ احتساب پر دلالت کناں نصوص عام ہیں، وہ ہر عاقل بالغ قادر مسلمان کے لئے ہیں، خواہ وہ مردوں میں سے ہو، یا عورتوں میں سے۔''[1]

انہوں نے ہی ایک دوسری جگہ لکھا ہے:

''احتساب کے متعلق شرعی نصوص عام ہیں، اور ان میں تمام عاقل بالغ

---

[1] ملاحظہ ہو: أصول الحسبة في الإسلام ص ٦٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔''[1]

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ ہم عورتوں کو فریضہ احتساب ادا کرنے سے نہیں روکتے، بلکہ انہیں اس کے ادا کرنے کی دعوت دیتے ہیں، اور یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس بات سے ہم منع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ انہیں بازاروں میں مردوں اور عورتوں کے درمیان بحیثیت محتسبہ مقرر کیا جائے، اور دونوں باتوں میں بہت فرق ہے۔ جس اللہ تعالیٰ نے عورت پر احتساب فرض کیا ہے، اسی نے مردوں کو عورتوں کا سرپرست بنایا ہے عورتوں کو اپنے معاملات کا کلی اختیار نہیں دیا، اور عورتوں کا اصل ٹھکانا ان کے گھروں کو قرار دیا ہے۔

عجب بات ہے کہ فرضیتِ احتساب کے متعلق عمومی نصوص سے غلط استدلال کرتے ہوئے، انہیں مضبوطی سے تھامنے کا دعویٰ کیا جائے، اور [عورتوں کو والی بنانے سے] منع کرنے والی نصوص سے چشم پوشی کی جائے؟

﴿ أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾[2]

(۲)

الشفاء رضی اللہ عنہا کی بحیثیت محتسبہ تقرری کی کہانی اور اس کی حقیقت

بعض لوگوں نے بازار میں عورت کو بحیثیت محتسبہ مقرر کرنے کی خاطر اس کہانی سے استدلال کیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

---

[1] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦٨.

[2] سورة البقرة / جزء من الآية ٨٥. [ترجمہ: کیا تم لوگ [اللہ تعالیٰ کی] کتاب کے بعض حصوں کو مانتے ہو، اور بعض کا انکار کرتے ہو؟]۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام سلیمان الشفاء رضی اللہ عنہا کو بازار میں احتساب کی غرض سے متعین فرمایا۔ درج ذیل دو باتوں کی روشنی میں اس استدلال کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے:

(۱) یہ کہانی سرے سے ثابت ہی نہیں۔ امام ابو بکر ابن العربی نے اس کے متعلق تحریر کیا ہے:

((وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَدَّمَ امْرَأَةً عَلَى حِسْبَةِ السُّوقِ ، وَلَمْ يَصِحَّ ، فَلَا تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ دَسَائِسِ الْمُبْتَدِعَةِ فِي الْحَدِيثِ .))[1]

''یہ ذکر کیا گیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو بازار میں احتساب کی غرض سے متعین کیا، لیکن یہ صحیح نہیں۔ اس [کہانی] کی طرف توجہ نہ کرو، یقیناً یہ تو بدعتی لوگوں کی جانب سے حدیث میں داخل کردہ جھوٹی باتوں میں سے ہے۔''

(۲) اگر یہ قصہ ثابت بھی ہو، تو اس سے مراد یہ نہیں کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں باقاعدہ محتسبہ کی حیثیت سے بازار میں مقرر کر رکھا تھا، بلکہ جن کتابوں میں اس کا ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ کبھی کبھی وہ بازار کا کوئی معاملہ ان کے سپرد کر دیتے۔ چنانچہ [الاستیعاب] اور [الإصابة] کے الفاظ ہیں:

((وَرُبَمَا وَلَّاهَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِ السُّوقِ .))[2]

''کبھی کبھار بازار کے کسی معاملے کو ان کے سپرد کر دیتے۔''

قاضی ابو العباس احمد بن سعید مجیلدیؒ اس بارے میں رقم طراز ہیں:

((إِنَّ الْحُكْمَ لِلْغَالِبِ ، وَالنَّادِرُ لَا حُكْمَ لَهُ ، وَتِلْكَ الْقَضِيَّةُ مِّنَ النُّدُورِ بِمَكَانٍ .))[3]

---

[1] أحكام القرآن ۱۴۵۷/۳.

[2] ملاحظہ ہو: الاستيعاب في معرفة الأصحاب ۱۸۶۹/۴ ؛ والإصابة في تمييز الصحابة ۱۲۱/۸ ، نیز دیکھئے: أعلام ۲۴۶/۳ للزركلي .

[3] التيسير في أحكام التسعير ص ۳۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حکم تو عام طور پر کیے جانے والے عمل سے ثابت ہوتا ہے، شاذ و نادر بات سے حکم ثابت نہیں ہوتا، اور یہ واقعہ تو بہت ہی شاذ و نادر قسم کا ہے۔''

قصے کے ثابت ہونے کی صورت میں اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا معاملہ ان کے سپرد کیا ہوگا جس کا تعلق صرف خواتین سے تھا۔ قاضی مجیلدیؒ نے اس سلسلے میں لکھا ہے۔

((وَلَعَلَّهُ فِيْ أَمْرٍ خَاصٍ يَتَعَلَّقُ بِأُمُوْرِ النِّسْوَةِ.))[1]

''شائد کہ وہ بات خصوصی طور پر عورتوں ہی کے متعلق تھی۔''

ڈاکٹر امام نے اس روایت کے متعلق تحریر کیا ہے:

((وَإِنْ كُنَّا نَمِيْلُ إِلَى تَخْصِيْصِ هٰذَا الْأَثَرِ وَمِمَّا يَمَاثِلُهُ إِلَى أَنْ تَوَلِّيَّةَ الْمَرْأَةِ لِلْحِسْبَةِ تَكُوْنُ فِي الْمُجْتَمِعَاتِ النِّسَائِيَّةِ بَائِعَاتٍ وَّمُشْتَرِيَاتٍ ، وَمِثْلُ مَا كَانَ مَعْرُوْفًا مِّنْ حَمَّامَاتٍ عَامَّةٍ لِّلنِّسَاءِ ، فَذٰلِكَ أَقْوَمُ سِيَاسَةً وَّأَقْسَطُ شَرِيْعَةً.))[2]

''ہماری نظر میں راجح بات یہ ہے کہ اس روایت اور اسی طرح کے دیگر آثار کا تعلق ایسے نسوانی معاشروں سے ہے، جہاں بیچنے والی اور خریدار سب عورتیں ہوں، اور جیسے کہ گزشتہ زمانے میں عام حمام صرف عورتوں کے لیے ہی مخصوص جگہیں ہوتی تھیں۔ یہ بات نظام کے اعتبار سے زیادہ مضبوط اور شرعی اعتبار سے زیادہ انصاف والی ہے۔''

اس قصے کے متعلق ظافر قاسمی کی غلط فہمی:

جن لوگوں نے الشفاء رضی اللہ عنہا کے قصے سے استدلال کرتے ہوئے ٹھوکر کھائی ہے، ان میں سے لبنان کے ایک استاد ظافر قاسمی ہیں۔ ذیل میں پہلے ان کا بیان نقل کیا جا رہا ہے، پھر اس کا تنقیدی جائزہ بتوفیق الٰہی پیش کیا جائے گا۔

[1] المرجع السابق ص ٣٤.
[2] أصول الحسبة في الإسلام ص٦٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد ظافر قاسمی کی تحریر:

انہوں نے تحریر کیا ہے۔

((وَقَدْ أَشَارَ ابْنُ الْجَوْزِي إِلَى اسْتِعْمَالِ عُمَرَ لِّلشِّفَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ : "وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا.))[1]

''ابن جوزیؒ نے الشفاء رضی اللہ عنہا کی عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے تقرری کی طرف اشارہ کیا ہے، انہوں نے بیان کیا کہ: ''عمر رضی اللہ عنہ جب بازار تشریف لے جاتے تو ان کے ہاں جاتے۔''

پھر استاد قاسمیؒ نے ابن جوزیؒ کی عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

((وَفِي هٰذِهِ الْعِبَارَةِ إِشَارَةٌ إِلَى مَكَانِ عَمَلِهَا ، وَإِلَّا لَكَانَتْ فِي بَيْتِهَا - وَلٰكِنَّهَا فِي السُّوقِ لِتَأْدِيبِ الْغَشَّاشِينَ ، وَمُرَاقَبَتِهِمْ ، وَعَلَى الْعُمُومِ : لِلْقِيَامِ بِوَاجِبِهَا.))[2]

''اس عبارت میں ان کی جائے عمل کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ اگر وہ وہاں نہ ہوتیں، تو اپنے گھر میں ہوتیں، لیکن وہ تو بددیانت لوگوں کو ادب سکھانے، ان کی نگرانی کرنے، غرضیکہ اپنی ڈیوٹی کے ادا کرنے کی خاطر بازار میں تھیں۔''

استاد قاسمی کی تحریر پر تبصرہ:

① انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ ایک پڑھا لکھا شخص اپنے استدلال کی عمارت مفروضوں پر استوار کرنے کی کوشش کرے۔ حافظ ابن جوزیؒ کی عبارت کی جو تفسیر استاد قاسمی نے کی ہے معلوم نہیں لغت کی کون سی کتاب اس کی تائید

---

[1] نظام الحكم في الشريعة والتاريخ الإسلامي (السلطة القضائية) ص ۵۹۲.

[2] نظام الحكم في الشريعة والتاريخ الإسلامي (السلطة القضائية) ص ۵۹۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہے؟

کیا عصر فاروقی میں بد دیانت لوگوں کو ادب سکھانے اور ان کی نگرانی کے لئے بازاروں میں محتسبین کے دفاتر قائم کئے جا چکے تھے؟

اصل صورت حال یہ تھی کہ حضرت الشفا رضی اللہ عنہا کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مسجد سے نکل کر بازار کی طرف تشریف لے جاتے، تو الشفا رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے۔

ذیل میں امام مالکؒ کی بیان کردہ روایت پڑھنے سے ساری صورت حال روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے:

((فَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ غَدَا إِلَى السُّوقِ ، وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِي ، فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ ، فَقَالَ لَهَا : "لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ"؟

فَقَالَتْ : "إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي."

فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : "لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً."))[1]

"ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ نے روایت بیان کی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو فجر کی نماز میں نہ پایا، [پھر] عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار کی طرف گئے، اور سلیمان کا گھر بازار اور مسجد نبوی کے درمیان تھا، ان کا گزر ام سلیمان الشفا رضی اللہ عنہا کے پاس سے ہوا، تو انہوں نے ان سے فرمایا: "میں نے [نماز] صبح میں سلیمان کو نہیں دیکھا؟"

[1] المؤطا، كتاب صلاة الجماعة، باب ما جاء في العتمة والصبح، رقم الرواية ٧، ١/١٣١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جواب دیا: ''وہ رات نماز [تہجد] پڑھتے رہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یقیناً مجھے فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا [ساری] رات قیام کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

زرکلی کی تحریر پر قاسمی کا تبصرہ:

استاد زرکلی نے الشفا رضی اللہ عنہا کے متعلق تحریر کیا ہے:

((وَرُبَمَا وَلَّاهَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِ السُّوقِ .))

''وہ کبھی کبھار بازار کا کوئی معاملہ انہیں سونپ دیتے۔''

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے استاد قاسمی نے تحریر کیا ہے:

((وَهٰذَا التَّضْعِيفُ مِنْ شَيْخِنَا الزِّرِكْلِي فِي قَوْلِهِ : "وَرُبَمَا" ، وَقَوْلِهِ : "شَيْئًا" لَا يُعْتَدُّ بِهِ، لِأَنَّهُ اسْتِنْتَاجٌ ، لَا نَقْلَ عَنْ أَصْلٍ .))[1]

ہمارے شیخ زرکلی کا یہ کہنا کہ وہ [کبھی کبھار]، اور [کوئی معاملہ][ان کے سپرد کرتے]، ان کا اپنا اجتہاد ہے، روایات میں یہ الفاظ موجود نہیں۔''

استاد قاسمی کے تبصرہ کا تجزیہ:

قارئین کرام! ان کتابوں کو ذرا خود ملاحظہ فرمایئے کہ ان میں اس واقعے کے متعلق الفاظ کیا ہیں؟ اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ استاد زرکلی کی نقل کردہ عبارت ان کا ذاتی اجتہاد ہے، یا روایات ہی میں یہ واقعہ انہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب [الاستيعاب في معرفة الأصحاب] اور [الإصابة في تمييز الصحابة] کے الفاظ یوں ہیں:

((وَرُبَمَا وَلَّاهَا شَيْئًا مِنْ أَمْرِ السُّوقِ .))[2]

---

[1] نظام الحكم في الشريعة والتاريخ الإسلامي (السلطة القضائية) ص ٥٩٢.

[2] ملاحظہ ہو: "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" ١٨٦٩/٤ ؛ و"الإصابة في تمييز الصحابة" ١٢١/٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ کبھی کبھار بازار کا کوئی معاملہ انہیں سونپ دیتے۔''

(۳)

سمراء رضی اللہ عنہا کا بغرض احتساب بازار میں نکلنا اور اس کی حقیقت

بازار میں عورت کے بحیثیت محتسبہ مقرر کرنے کے لیے بعض لوگوں نے حضرت سمراء بنت نہیک رضی اللہ عنہا کے بازار میں [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کی خاطر نکلنے سے استدلال کیا ہے۔اس واقعہ کا ذکر حافظ ابن عبدالبرؒ نے بایں الفاظ کیا ہے:

((سَمُرَاءُ بِنْتُ نَهِيْكٍ الْأَسَدِيَّةُ (رَضِيَ اللهُ عَنْهَا): أَدْرَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعُمِّرَتْ، وَكَانَتْ تَمُرُّ فِي الْأَسْوَاقِ ، وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَتَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ بِسَوْطٍ كَانَ مَعَهَا .))[1]

''سمراء بنت نہیک اسدیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو پایا، اور لمبی عمر پائی۔ وہ بازاروں میں سے گزرتیں، نیکی کا حکم دیتیں، اور برائی سے روکتی تھیں، اور دورانِ احتساب لوگوں کو اپنے پاس موجود چھڑی سے مارتیں۔''

اس قصے پر تبصرہ:

① حافظ ابن عبدالبرؒ نے اس قصے کو بلا سند ذکر کیا ہے۔اس سے استدلال سے پہلے اس کا ثابت کرنا ضروری ہے۔

② اگر یہ واقعہ ثابت بھی ہو، تو اس میں یہ تو نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے، یا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ان کی بحیثیت محتسبہ بازار میں تقرری کی۔ ایک دین وادب والے معاشرے میں کسی بڑی عمر کی عورت کے بازار میں

[1] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/١٨٦٣.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرتے ہوئے نیکی کا حکم دینے، اور برائی سے روکنے سے عورت کے بحیثیت محتسبہ تعین پر استدلال کرنا دور کی کوڑی لانا ہے۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب.

(۴)

محتسبہ کا اہل بازار سے زیادہ آگاہ ہونے کا مفروضہ اور اس کی حقیقت

بعض فاضل معاصرین نے تحریر کیا ہے کہ معاملات کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لیے ضروری ہے کہ عورتوں کے بازاروں میں، یا بازاروں میں عورتوں کے مخصوص حصوں میں منصب احتساب پر کسی خاتون کو فائز کیا جائے، تاکہ وہ گاہک کے روپ میں بازاروں میں جائے، اور عورتوں سے لین دین کرنے والے دکانداروں کے احوال اور سیرتوں سے آگاہ ہو جائے۔[1]

اس مقام پر ہمارا فاضل مصنف سے سوال یہ ہے کہ وہ محتسبہ کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں یا محکمہ جاسوسی میں کام کرنے والی خواتین کے متعلق؟

بازار میں بحیثیت محتسبہ کسی بھی خاتون کی تقرری کی صورت میں اسے گھنٹوں بازار میں اپنی ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لیے رہنا ہوگا۔ ایسی حالت میں وہ گاہک کا روپ دھار کر دکانداروں سے اپنی حقیقی حیثیت کیسے چھپا سکتی ہے؟

اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ صرف چند دنوں کے لیے کام کرے گی، دکانداروں کے اس کو جاننے پہچاننے سے پہلے ایک دوسری خاتون کو اس کی جگہ محتسبہ مقرر کر دیا جائے گا؟ تو اس کے متعلق ہم عرض کریں گے کہ بازاروں میں احتساب کرنے والی باصلاحیت

---

[1] ملاحظہ ہو: نظام الحسبة في الإسلام (ٹائپ شدہ اوراق) ص ۷۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ دار عورتوں کا لشکر ہم کہاں سے لائیں گے؟ صورت حال تو یہ ہے کہ بازاروں میں احتساب کرنے والے باصلاحیت، موزوں اور ذمہ دار مرد بھی مطلوبہ تعداد میں میسر نہیں ہوتے۔

(۵)

محتسبہ مقرر کرنے کا عورت کے بازار جانے پر قیاس اور اس کی حقیقت

عورت کی بازار میں بحیثیت محتسبہ تقرری پر استدلال کرتے ہوئے بعض فاضل معاصرین نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب عورت کا خرید و فروخت کی خاطر بازار جانا درست ہے، تو بازار میں بحیثیت محتسبہ اس کی تعیناتی کیوں نادرست اور غلط ہوگی؟[1]

شریعت اسلامیہ کی رو سے عورت کا اصل ٹھکانہ اس کا گھر ہے۔ اس کا گھر سے نکلنا ایک استثنائی اجازت ہے، جس کے حصول کی خاطر اسلامی آداب کی پابندی خواتین پر لازم ہے۔ اور ان آداب کی پابندی خواتین کی بہت تھوڑی تعداد کرتی ہے۔

عورت کے لیے گھر سے نکلنے کی استثنائی اجازت پر اس کا بحیثیت محتسبہ بازار میں متعین کرنے کا قیاس درست نہیں۔ احتساب کا تقاضا ہے کہ منصب احتساب پر فائز خاتون گھنٹوں بازاروں میں گھومے پھرے، خاتون کو اس طرح گھنٹوں بازاروں میں رکھنا بجائے خود برائی ہے، بلکہ برائی اور شر و فساد کا منبع وماًوی ہے، اور اہل اسلام کی ذمہ داری ہے کہ اس کے خاتمے کے لیے مقدور بھر کوشش کریں۔

---

[1] ملاحظہ ہو: المرجع السابق ص۷۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶)

بازارِ نسواں میں محتسب مرد کا باعث فساد ہونے کا دعویٰ اور اس کی حقیقت

بعض فاضل معاصرین نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ بازاروں میں عورتوں کے مخصوص حصوں پر خاتون ہی کا منصبِ احتساب پر فائز کرنا مناسب ہے۔ ایسی جگہوں میں مردوں کی تقرری باعث فساد ہوگی۔[1]

اس استدلال کی حقیقت بیان کرنے سے پہلے یہ دریافت کرنا شاید مناسب ہو کہ بازاروں میں عورتوں کے مخصوص حصوں سے کیا مراد ہے؟

کیا اس سے مراد وہ حصے ہیں جہاں بیچنے اور خریدنے والی سب عورتیں ہوں، یا وہ حصے مقصود ہیں جہاں بیچنے والے مرد اور خریدار عورتیں ہوں؟

اسی کاتب نے پانچ سطریں بعد جو کچھ تحریر کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مراد وہ بازار ہیں جہاں بیچنے والے مرد، اور خریدنے والی عورتیں ہوں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ عورتوں کے بازاروں میں احتساب کی ذمہ داری کو بہترین انداز میں سرانجام دینے والی خاتون ہوتی ہے، کیونکہ وہ خواتین سے لین دین کرنے والے تاجروں کی سیرت وامانت کی خوب اچھی طرح چھان پھٹک اور جانچ پڑتال کر سکتی ہے۔[2]

اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس قسم کے بازار میں منصب احتساب پر فائز مرد کا وجود باعث فساد ہے، تو دکان دار مردوں کا وجود۔ جن میں نیک اور برے دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ باعث فساد کیوں نہیں؟

اگر اس قسم کے بازار میں محتسب مرد کی وجہ سے عورتوں اور مردوں میں اختلاط ہوتا

---

[1] ملاحظہ ہو: نظام الحسبة في الإسلام (ٹائپ شدہ اوراق) ص۷۸۔

[2] ملاحظہ ہو: نظام الحسبة في الإسلام (مطبوعہ ٹائپ رائٹر) ص۷۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، تو کیا مرد دکان داروں کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہیں ہوتا؟ کیا محتسبہ کی تقرری سے اس قسم کے بازاروں سے اختلاط کا خاتمہ ہو جائے گا؟ کیا محتسبہ کی تعیناتی کے ساتھ دکان دار مردوں کو اس بازار سے باہر نکال دیا جائے گا؟

(۷)

عورت کو معاملات سونپنے والی حدیث کی خلافت کے ساتھ تخصیص اور اس کی حقیقت

بعض لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے فرمان:

((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةٌ))

[عورت کو اپنا معاملہ سونپنے والی قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی] کی منصب خلافت کے ساتھ تخصیص کی ہے۔ ڈاکٹر امام نے تحریر کیا ہے:

''ہماری رائے میں اس حدیث کا تعلق منصب خلافت سے ہے۔''[1]

ایک اور صاحب نے تحریر کیا ہے:

''اس حدیث شریف کے معنی اور بازار میں عورت کو محتسبہ مقرر کرنے کے مفہوم میں بہت فرق ہے۔''[2]

ان حضرات کا یہ کہنا درست نہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ عام ہیں، جہاں بھی لوگ اپنے معاملات عورت کے سپرد کریں گے، فلاح وسعادت سے محرومی ان کا مقدّر بن جائے گی۔

---

[1] أصول الحسبة في الإسلام ص ٦٧.   [2] نظام الحسبة في الإسلام ص ٧٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اہل فارس کے کسریٰ کی بیٹی کو حکمران بنانے کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی، لیکن اس پس منظر کے پیش نظر اس کو منصبِ خلافت کے ساتھ مخصوص کرنا درست نہیں۔ کیونکہ مسلمہ قاعدہ ہے:

((اَلْعِبْرَةُ بِعَمُوْمِ اللَّفْظِ لَا بِخُصُوْصِ السَّبَبِ.))

''لفظ کے عموم کو پیش نظر رکھا جاتا ہے، خاص سبب کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔''

تنبیہ:

ہماری سابقہ گفتگو میں عورت کو بازار میں محتسبہ مقرر کرنے کی ممانعت کا تعلق ایسے بازاروں سے ہے، جہاں مرد اور خواتین دونوں ہوں۔ اگر بازار ایسا ہو کہ اس میں صرف خواتین ہی ہوں، بیچنے والی بھی عورتیں، اور خریدار بھی عورتیں، تو ایسے بازار میں عورت ہی کو بطور محتسبہ مقرر کیا جائے گا۔ کسی مرد کی بحیثیت محتسب وہاں تقرری نہ کی جائے گی۔ اسی طرح ایسے تعلیمی، اجتماعی اور دیگر ادارے جہاں صرف خواتین ہی ہوں، وہاں بھی خواتین ہی کو بحیثیت محتسبہ متعین کیا جائے گا۔ واللہ تعالی أعلم بالصواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

رب رحیم وکریم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اس نے میرے ایسے ناتواں اور ناکارے بندے کو اس اہم اور عظیم موضوع کے متعلق اس حقیر کوشش کو بظاہر مکمل کرنے کی توفیق سے نوازا۔((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.))

اب اس ہی سے عاجزانہ التجا ہے کہ اس کو قبول فرمائے، اور اس کو میرے لیے، قارئین، اسلام اور مسلمانوں کے لیے نافع اور مفید بنا دے۔آمین یا حی یا قیوم

۱......نتائج کتاب:

اس کتاب میں توفیق الٰہی سے متعدد باتیں اجاگر ہوئیں۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

١ مردوں کی طرح خواتین بھی فریضۂ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] ادا کرنے کی پابند ہیں۔فرضیتِ احتساب کے بارے میں عام نصوص کا تعلق مردوں اور عورتوں دونوں کے ساتھ ہے۔علاوہ ازیں خواتین پر وجوبِ احتساب کے متعلق خاص نصوص بھی کتاب وسنت میں وارد ہوئی ہیں۔

٢ بہت سے بیٹوں، باپوں، بھائیوں اور شوہروں کی نگاہوں میں اپنی اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں اور بیویوں کا ایک خاص مقام ہوتا ہے۔مسلمان خواتین کو چاہیے کہ اپنی اس حیثیت کو نیکی کا حکم منوانے اور برائی سے بچانے میں استعمال کریں۔

٣ قرون اولیٰ کی خواتین نے فریضۂ احتساب کی اہمیت کو سمجھا اور جانا، اور اس کے ادا کرنے کا شدت سے اہتمام کیا۔ان کے دائرہ احتساب میں ہر قسم کے لوگ شامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ عام لوگوں، اعزہ واقارب، معارف، علماء، طلباء اور اہل اقتدار پر ان کے احتساب کی بیسیوں مثالیں حدیث، تاریخ اور تراجم کی کتابوں میں موجود ہیں۔ اسی قسم کی 86 مثالیں اس کتاب میں بتوفیق الٰہی پیش کی گئی ہیں۔

④ ان مسلمان خواتین کا احتساب دین کے کسی ایک گوشے یا شعبے کے ساتھ مخصوص نہ تھا، بلکہ جہاں بھی انہوں نے شریعت اسلامیہ کی مخالفت کو دیکھا، اس پر اپنی بساط کے مطابق احتساب کیا، خواہ اس کا تعلق عقائد وعبادات سے تھا، یا اخلاق وآداب سے، یا تفسیر ومناقب سے۔

⑤ ان کے احتساب کی اساس کتاب وسنت تھی۔

⑥ اپنے حالات اور استطاعت کے مطابق انہوں نے دورانِ احتساب مختلف درجات استعمال کیے، نیکی اور برائی سے آگاہ کرنا، وعظ ونصیحت کرنا، زجر وتوبیخ سے کام لینا، برائی کا ہاتھ سے ختم کرنا، برائی سے باز رکھنے کے لیے دھمکی دینا، ان سب درجات کے ساتھ احتساب کی مثالیں ان کی سیرتوں میں کثرت سے موجود ہیں۔

⑦ متعدد مرتبہ مولائے کریم کے فضل وکرم سے ان پاک باز خواتین کا احتساب موثر ومفید ہوا۔ کتنے ہی نیکی چھوڑنے والے متنبہ ہوئے، بہت سے غلطی کا ارتکاب کرنے والے پشیمان اور نادم ہوئے۔ نیکی کی گئی، اور برائی کو چھوڑا گیا۔

⑧ شریعت مطہرہ نے عورتوں کے سرکاری دائرہ احتساب کو محدود کر رکھا ہے، جہاں بھی مرد موجود ہوں، وہاں خاتون کی بحیثیت محتسبہ تقرری کی اجازت نہیں۔ کتاب وسنت کی متعدد نصوص سے یہ بات ثابت ہے۔

⑨ اسلامی شریعت کے اس حکم کی حکمت ان معاشروں کی بری صورت حال سے اجاگر ہوتی ہے، جہاں عورتیں زندگی کے عام میدانوں میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے لیے نکلیں، اور وہاں فساد بپا ہوا، اور شرافت وحیا کا جنازہ نکل گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⟨١٠⟩ خواتین کو بازاروں میں بحیثیت محتسبہ مقرر کرنے کی ممانعت کے متعلق اگرچہ بعض لوگوں نے کچھ شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن وہ حقیقت میں بے وزن اور غیر معقول ہیں۔

⟨١١⟩ ایسی جگہیں اور ادارے جہاں صرف عورتیں ہی ہوں، مرد وہاں سرے سے موجود ہی نہ ہوں، وہاں کسی خاتون ہی کو بحیثیت محتسبہ مقرر کیا جائے گا۔ ایسے مقامات پر کسی مرد کا بحیثیتِ محتسب تقرر درست نہیں۔

ب......اپیل:

اس موقع پر میں

⟨١⟩ تمام مسلمان خواتین [ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں] سے پُر زور درخواست کروں گا کہ وہ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کی اہمیت کو سمجھیں، اور اس کے ادا کرنے کی تاحد استطاعت کوشش کریں، شاید کہ اس کی وجہ سے امتِ اسلامیہ نصرت الٰہی کے حصول کی شرط کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ﴾[1]

[ترجمہ: ''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ تعالیٰ [کے دین] کی مدد کرو گے، تو وہ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔'']

اور پھر مدد الٰہی سے امت اسلامیہ اس ذلت، رسوائی، تباہی اور بربادی سے نجات حاصل کرے گی جس میں وہ اس وقت مبتلا ہو چکی ہے۔

⟨٢⟩ تمام مسلمان مردوں [بیٹوں، بھائیوں، باپوں اور شوہروں] سے پُر زور تاکیدی گزارش ہے کہ وہ مسلمان خواتین کے احتساب کو خوش دلی سے قبول کریں، بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلے میں ان کی حوصلہ افزائی کریں، کہ شاید اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امت میں احتساب کا چلن ہو جائے، اور امت کے لیے عظمت رفتہ کو پانے کی بتوفیق الٰہی کوئی صورت نکل آئے۔

۳ علمائے امت، اہل فکر اور طالب علم بھائیوں کی خدمت میں مودبانہ اپیل ہے کہ [امر بالمعروف اور نہی عن المنکر] کے سلسلے میں خواتین کی ذمہ دری اور اہمیت کو واضح کریں۔

((وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصادر والمراجع

۱ـ "**الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان**" للأمیر علاء الدین الفارسي ،ط: مؤسسة الرسالة بیروت ، الطبعة الاولی، بتحقیق الشیخ شعیب الارناؤوط .

۲ـ "**الأحکام السلطانیة**" للإمام الماوردی، ط: شرکة ومطبعة مصطفی البابی مصر، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳هـ.

۳ـ "**الأحکام السلطانیة**" للقاضي أبی یعلی الحنبلی، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، سنة الطبع ۱٤۰۳هـ، بتحقیق الشیخ محمد حامد الفقي.

٤ـ "**أحکام القرآن**" للإمام أبی بکر الجصاص ، ط: دار الفکر بیروت،بدون سنة الطبع.

٥ـ "**أحکام القرآن**" للقاضي أبی بکر ابن العربي ،ط: دار المعرفة بیروت، سنة الطبع ۱٤۰۳هـ.

٦ـ "**إحیاء علوم الدین**" للعلاّمة أبي حامد الغزالي، ط: دار المعرفة بیروت، سنة الطبع ۲٤۰۳هـ.

۷ـ "**الأدب المفرد**" للإمام محمد بن اسماعیل البخاري، ط: عالم الکتب بیروت، الطبعة الثانیة ۱٤۰٥ هـ، بترتیب وتقدیم الأستاد کمال یوسف الحوت.

۸ـ "**إرواء الغلیل في تخریج أحادیث منار السبیل**" للشیخ محمد ناصر الدین الألباني، ط: المکتب الإسلامي بیروت، الطبعة الأولی ۱۳۹۹هـ.

۹ـ "**أساس البلاغة**" للعلامة جار اللّٰه الزمخشری، ط: دار المعرفة بیروت، سنة الطبع ۱٤۰۲ هـ، بتحقیق الأستاذ عبدالرحیم محمود.

۱۰ـ "**الاستیعاب فی معرفة الأصحاب**" للحافظ ابن عبدالبر، ط: دارالجیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ، بتحقيق الأستاذ علي محمد البجاوي.

١١ـ "**أسد الغابة في معرفة الصحابة**" للإمام ابن الأثير، ط: دار الفكر بيروت، بدون سنة الطبع والطبعة.

١٢ـ "**الإصابة في تمييز الصحابة**" للحافظ ابن حجر، ط: دار الكتب العلمية بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

١٣ـ "**أصول الحسبة في الإسلام**" للدكتور محمد كمال الدين إمام، ط: دار الهداية مصر، الطبعة الأولى ١٤٠٦ هـ.

١٤ـ "**الأعلام**" للأستاذ خير الدين الزركلي، بدون اسم الناشر، الطبعة الثانية.

١٥ـ "**إعلام الموقعين عن رب العالمين**" للإمام ابن قيم الجوزية، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٧هـ، بتحقيق الشيخ محيى الدين عبدالحميد.

١٦ـ "**الإكليل في استنباط التنزيل**" للإمام جلال الدين السيوطي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ، بتحقيق الأستاذ سيف الدين عبدالقادر الكاتب.

١٧ـ "**أهمية صلاة الجماعة**" لفضل الهي، ط: ادراة ترجمان الإسلام جحرانواله باكستان، الطبعة الثالثة ١٤١٤هـ.

١٨ـ "**البداية والنهاية**" للحافظ ابن كثير، ط: مكتبة المعارف بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٤هـ.

١٩ـ "**بذل المجهود شرح سنن أبي داود**" للشيخ خليل أحمد السهار نفوري، ط: دار الكتب العلمية بيروت، بدون سنة الطبع.

٢٠ـ "**بلوغ الأماني من أسرار الفتح الرباني**" للشيخ أحمد عبدالرحمن البنا، ط: دار الشهاب القاهرة، بدون سنة الطبع.

٢١ـ "**بلوغ المرام من أدلة الأحكام**" للحافظ ابن حجر، ط: دار الفيحاء دمشق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودار السلام الرياض ، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ، مع تعليق الشيخ صفي الرحمن المباركفوري.

٢٢ـ "**تاريخ الإسلام**" للحافظ الذهبي ، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ، بتحقيق د. عمر عبدالسلام تدمري.

٢٣ـ "**تاريخ الأمم والملوك**" المعروف بـ "تاريخ الطبري" للإمام ابن جرير الطبري ، ط: دار سويدان بيروت ، بدون سنة الطبع ، بتحقيق الأستاذ محمد أبي الفضل إبراهيم.

٢٤ـ "**تاريخ مدينة دمشق**" للإمام ابن عساكر، ط: المجمع العلمي بدمشق ، بدون سنة الطبع، بتحقيق د، صلاح الدين المنجد.

٢٥ـ "**تحرير الأحكام في تدبير أهل الإسلام**" للإمام بدر الدين ابن جماعة ،ط: مطابع مؤسسة الخليج ، الطبعة الثانية ١٤٠٧هـ، بتحقيق د. فؤاد عبدالمنعم أحمد.

٢٦ـ "**تحفة الأحوذي**شرح جامع الترمذي" للشيخ عبدالرحمن المباركفوري ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٢٧ـ "**التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي**" لفضل الهي، ط: ادارة ترجمان اسلام ججرانواله باكستان ، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

٢٨ـ "**ترتيب مسند الإمام الشافعي**" ،ط: دار الكتب العلمية بيروت ، سنة الطبع ١٣٧٠هـ، بتصحيح الأستاذين السيد يوسف علي الزواوي والسيد عزت العطار.

٢٩ـ "**تفسير البغوي**" المسمى بـ"معالم التنزيل" للإمام أبي محمد البغوي، ط: دار المعرفة بيروت ، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ، بإعداد وتحقيق الأستاذين خالد عبدالرحمن العك ومروان سوار.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٠ـ "**تفسير التحرير والتنوير**" للأستاذ محمد طاهر ابن عاشور، ط: الدار التونسية للنشر تونس، سنة الطبع ١٩٨٤م .

٣١ـ "**تفسير أبي السعود**" المسمى بـ "إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم" للقاضي أبي السعود، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، بدون سنة الطبع.

٣٢ـ "**تفسير القاسمي**" المسمى بـ "محاسن التأويل" للعلامة محمد جمال الدين القاسمي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

٣٣ـ "**تفسير القرطبي**" المسمى بـ "الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبدالله القرطبي، ط: دار إحياء التراث العربي، بدون سنة الطبع.

٣٤ـ "**التفسير الكبير**" المسمى بـ "مفاتيح الغيب" للإمام فخر الدين الرازي، ط: دار الكتب العلمية طهران ، الطبعة الثانية ،بدون سنة الطبع.

٣٥ـ "**تفسير ابن كثير**" المسمى بـ "تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير، ط: دار الفيحاء دمشق ودار السلام الرياض ، الطبعة الاولى ١٤١٣هـ، بتقديم الشيخ عبدالقادر الأرناؤوط.

٣٦ـ "**التلخيص**" للحافظ الذهبي ، ط: دار الكتاب العربي بيروت،بدون سنة الطبع.

٣٧ـ "**تنبيه الغافلين عن أعمال الجاهلين**" للإمام أحمد بن إبراهيم بن النحاس الدمشقي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ، بتحقيق الأستاذ عماد الدين عباد سعيد.

٣٨ـ "**تهذيب التهذيب**" للحافظ ابن حجر العسقلاني، ط: مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية حيدر آباد الدكن الهند، الطبعة الأولى ١٣٢٦هـ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹ـ "**التيسير في أحكام التسعير**" للشيخ أحمد بن سعيد المجيلدي، الناشر: الشركة الوطنية للنشر والتوزيع الجزائر، بدون سنة الطبع ، بتحقيق الأستاذ موسى لقبال.

۴۰ـ "**جامع الترمذي**" (المطبوع مع تحفة الأحوذي) للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۰هـ.

۴۱ـ "**حجة الله البالغة**" للشيخ أحمد المعروف بشاه ولي الله الدهلوي، ط: المكتبة السلفية لاهور، سنة الطبع ۱۳۹۵هـ.

۴۲ـ "**الحسبة : تعريفها، ومشروعيتها، ووجوبها**" لفضل الهي، ط: إدارة ترجمان الإسلام جحرانواله باكستان ، الطبعة الثالثة ۱۴۱۴هـ.

۴۳ـ "**الحماسة**" لأبي تمام حبيب بن أوس الطائي، ط : إدار الثقافة والنشر بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية الرياض، سنة الطبع ۱۴۰۱هـ، بتحقيق د. عبدالله عسيلان.

۴۴ـ "**الدعوة إلى الإسلام**" لـ توماس ـ وـ آرنولد، ترجمه إلى العربية: د. حسن إبراهيم حسن وعبدالمجيد عابدين وإسماعيل النحراوي، ط: مكتبة النهضة المصرية القاهرة، الطبعة الثالثة ۱۹۷۰م.

۴۵ـ "**زاد المسير في علم التفسير**" للإمام ابن الجوزي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ۱۹۸۴هـ.

۴۶ـ "**سبل السلام شرح بلوغ المرام**" للعلامة الصناني، ط: المكتبة التجارية الكبرى مصر، سنة الطبع ۱۳۵۳هـ.

۴۷ـ "**سلسلة الأحاديث الصحيحة**" للشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، ط: المكتبة الإسلامية عمان، والدار السلفية الكويت ، الطبعة الأولى ۱۴۰۳هـ.

۴۸ـ "**سنن الدارقطني**" للإمام علي بن عمر الدارقطني، الناشر: حديث أكادمي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فيصل آباد، بدون سنة الطبع.

٤٩ـ "**سنن الدارمي**" للإمام أبي محمد عبدالله بن عبدالرحمن الدارمي، الناشر: حديث أكادمي فيصل آباد، سنة الطبع ١٤٠٤هـ، بتعليق السيد عبدالله هاشم اليماني المدني.

٥٠ـ "**سنن أبي داود**" المطبوع مع عون المعبود، للإمام سليمان بن الأشعث السجستاني، ط: دار الكتب العليمة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠ هـ، (أو سنن أبي داود (المطبوع مع بذل المجهود)، ط: دار الكتب العلمية بيروت، بدون سنة الطبع).

٥١ـ "**السنن الكبرى**" للإمام البيهقي، ط: دار المعرفة بيروت، تصوير عن الطبعة الأولى ١٣٥٤هـ.

٥٢ـ "**سنن ابن ماجه**" للإمام أبي عبدالله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجه، ط: شركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤ هـ، بتحقيق د. محمد مصطفى الأعظمي.

٥٣ـ "**سنن النسائي**" (المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٤٨ هـ.

٥٤ـ "**سير أعلام النبلاء**" للإمام الذهبي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٢ هـ، بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط.

٥٥ـ "**السيرة النبوية**" للإمام ابن هشام، ط: مكتبات الكليات الأزهرية القاهرة، بدون سنة الطبع والطبعة، بتحقيق طه عبدالرءوف سعد.

٥٦ـ "**السيرة النبوية الصحيحة**" للدكتور أكرم ضياء العمري، ط: مكتبة العلوم الحكم المدينة المنورة، سنة الطبع ١٤١٢هـ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥٧ـ "**شرح السنة**" للإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩٠هـ، بتحقيق الشيخين شعيب الأرناؤوط وزهير الشاويش.

٥٨ـ "**شرح النووي على صحيح مسلم**" للإمام النووي، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ.

٥٩ـ "**الشيعة والسنة**" للشيخ إحسان الهي ظهير، ط: إدارة ترجمان السنة لاهور، الطبعة الثانية والعشرون ١٤٠٤ هـ.

٦٠ـ "**الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية**" للإمام إسماعيل بن حماد الجوهري، ط: دار العلم للملايين بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٤هـ، بتحقيق الأستاذ أحمد عبدالغفور عطار.

٦١ـ "**صحيح البخاري**" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري، نشر وتوزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض، بدون سنة الطبع.

٦٢ـ "**صحيح سنن الترمذي**" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ.

٦٣ـ "**صحيح سنن أبي داود**" صحح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

٦٤ـ "**صحيح سنن ابن ماجه**" اختيار الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

٦٥ـ "**صحيح سنن النسائي**" صحح أحاديثه الشيخ محمد ناصر الدين الألباني، الناشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ.

٦٦ـ "**صحيح مسلم**" للإمام مسلم بن حجاج القشيري، نشر وتوزيع: الرئاسة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض ، سنة الطبع ١٤٠٠ هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

٦٧ـ **"صفة الصفوة"** للإمام ابن الجوزي، ط : دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٥هـ ، بتحقيق الشيخ محمود فاخوري ، وتخريج د. محمد رواس قلعة جي.

٦٨ـ **"الطبقات الكبرى"** للإمام ابن سعد، ط: دار بيروت، ودار صادر بيروت ، سنة الطبع ١٣٧٧هـ.

٦٩ـ **"عمدة القاري"** للعلامة العيني، ط: دار الفكر بيروت، بدون سنة الطبع.

٧٠ـ **"عمل المرأة في الميزان"** للدكتور محمد على البار، ط: الدار السعودية للنشر والتوزيع ، الطبعة الأولى ١٤٠١هـ.

٧١ـ **"عون المعبود"** شرح سنن أبي داود للعلامة أبي الطيب العظيم آبادي، ط : دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٧٢ـ **"غريب الحديث"** للحافظ ابن الجوزي ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ . بتحقيق د. عبدالمعطي أمين قلعجي.

٧٣ـ **"غريب الحديث"** للإمام أبي عبيدالقاسم بن سلام الهروي، توزيع رئاسة إدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض ، سنة الطبع ١٣٩٦ هـ.

٧٤ـ **"الفائق في غريب الحديث"** للعلامة جار الله الزمخشري، ط : دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية ، بدون سنة الطبع ، بتحقيق الأستاذين علي محمد البجاوي ومحمد أبي الفضل إبراهيم.

٧٥ـ **"فتح الباري"** للحافظ ابن حجر، نشر وتوزيع : الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض، بدون سنة الطبع.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧٦۔ "**الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد**" للشيخ أحمد بن عبدالرحمن البنا، ط : دار الشهاب القاهرة ، بدون سنة الطبع.

٧٧۔ "**فتح القدير**" للإمام محمد بن علي الشوكاني، التوزيع: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع ، مع تعليق الأستاذ سعيد محمد اللحام.

٧٨۔ "**الفتوح**" للعلامة أبي محمد أحمد بن أعثم الكوفي، ط : دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦ هـ.

٧٩۔ "**القاموس المحيط**" للعلامة مجد الدين الفيروز آبادي، ط : المؤسسة العربية للطباعة والنشر بيروت، بدون سنة الطبع.

٨٠۔ "**الكامل في التاريخ**" للإمام ابن الأثير، ط : دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثانية ١٣٨٧هـ.

٨١۔ "**كتاب السنن الكبرى**" للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي ، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١١ هـ، بتحقيق الأستاذين د. عبدالغفار سليمان البنداري وسيد كسروي حسن.

٨٢۔ "**كتاب المجموع شرح المهذب للشيرازي**" للإمام النووي ، التوزيع : المكتبة العالية بالفجالة ، بدون الطبعة وسنة الطبع ، بتحقيق الشيخ محمد نجيب المطيعي.

٨٣۔ "**الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار**" للإمام ابن أبي شيبة، ط : الدار السلفية بومبائي الهند، الطبعة الأولى.

٨٤۔ "**كشف الخفاء ومزيل الإلباس**" للشيخ إسماعيل بن محمد العجلوني، ط : مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٥ هـ، بتصحيح الأستاذ أحمد القلاش.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٥ـ "**لسان العرب المحيط**" للعلامة ابن منظور الإفريقي، ط: لسان العرب بيروت، بدون سنة الطبع، إعداد وتصنيف: يوسف خياط.

٨٦ـ "**لمحات في أصول الحديث**" للدكتور محمد أديب صالح، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٩ هـ.

٨٧ـ "**مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**" للحافظ نور الدين الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٨٨ـ "**مجموع الفتاوى**" لشيخ الإسلام ابن تيمية، جمع وترتيب الشيخ عبدالرحمن بن محمد بن قاسم، ط: مكتبة المعارف الرياض، بدون سنة الطبع.

٨٩ـ "**مختار الصحاح**" للإمام محمد بن أبي بكر الرازي، المركز العربي للثقافة والعلوم بيروت، بتحقيق السيدة سميرة خلف الموالي، بدون سنة الطبع.

٩٠ـ "**مختصر سنن أبي داود**" للحافظ المنذري، ط: مكتبة السنة المحمدية، بدون سنة الطبع، بتحقيق الشيخ محمد حامد الفقي.

٩١ـ "**مختصر منهاج القاصدين**" للإمام ابن قدامة المقدسي، ط: المكتب الإسلامي دمشق، الطبعة الرابعة ١٣٩٤هـ.

٩٢ـ "**مسانيد أمهات المؤمنين**" للإمام جلال الدين السيوطي، ط: الدار السلفية بومبائي الهند، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ، بتحقيق د. محمد غوث الندوي.

٩٣ـ "**المستدرك على الصحيحين**" للإمام أبي عبدالله الحاكم، دار الكتاب العربي بيروت، بدون سنة الطبع.

٩٤ـ "**المسند**" للإمام أحمد بن حنبل، ط: دار المعارف للطباعة والنشر مصر، الطبعة الثالثة بتحقيق الشيخ أحمد محمد شاكر. (أو: "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: المكتب الإسلامي، بيروت).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٥۔ ''**المسند**'' للإمام الحميدي، ط: عالم الكتب بيروت ومكتبة المتنبى القاهرة، بدون سنة الطبع، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي.

٩٦۔ ''**مسند أبي يعلى الموصلي**'' للإمام أحمد بن علي بن المثني التميمي، ط: دار المأمون للتراث دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ، بتحقيق الأستاذ حسين سليم أسد.

٩٧۔ ''**المصنف**'' للإمام أبي بكر عبدالرزاق الصنعاني، ط: المجلس العلمي جنوب أفريقيا، الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي.

٩٨۔ ''**معالم السنن**'' للإمام أبي سليمان الخطابي، ط: المكتبة العلمية بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

٩٩۔ ''**معالم القربة في أحكام الحسبة**'' للشيخ محمد بن محمد بن أحمد القرشي المعروف بابن الإخوة، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب، سنة الطبع ١٩٧٦م، بتحقيق الأستاذين د. محمد محمود شعبان وصديق أحمد عيسى المطيعي.

١٠٠۔ ''**المعجم الوسيط**'' للأساتذة إبراهيم مصطفى وأحمد حسن الزيات وحامد عبدالقادر ومحمد على النجار، ط: دار الدعوة تركية ، سنة الطبع ١٩٨٠م.

١٠١۔ ''**المغني**'' للإمام ابن قدامة ، ط: دار هجر للطباعة والنشر القاهرة،الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ ، بتحقيق أ. د عبدالله بن عبدالمحسن التركي ود. عبدالفتاح محمد الحلو.

١٠٢۔ ''**مناقب أمير المؤمنين عمر بن الخطاب** τ'' للحافظ ابن الجوزي، ط: دار الكتب العلمية بيروت ،بدون سنة الطبع، بتحقيق د. زينب إبراهيم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القاروط.

١٠٣ـ "**الموطأ**" للإمام مالك بن أنس ، ط : دار إحياء التراث العربي، بدون الطبعة وسنة الطبع ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

١٠٤ـ "**نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر**" للحافظ ابن حجر، ط : قرآن محل كراتشي، بدون سنة الطبع.

١٠٥ـ "**نظام الحسبة في الإسلام**" للأستاذ الدكتور عبدالفتاح مصطفى الصيفي (مذكرة مطبوعة على الآلة الكاتبة)، سنة الطباعة ١٣٩٦هـ.

١٠٦ـ "**نظام الحكم في الشريعة والتاريخ الإسلامي**" (السلطة القضائية) للأستاذ ظافر القاسمي : دار النفائس بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩٨هـ.

١٠٧ـ "**النهاية في غريب الحديث والأثر**" للإمام ابن الأثير ، الناشر: المكتبة الإسلامية بيروت ، بدون سنة الطبع، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي ود. محمود محمد الطناجي.

١٠٨ـ "**هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان**" للشيخ شعيب الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الأولى.

١٠٩ـ "**هامش تاريخ الإسلام**" للدكتور عمر عبدالسلام تدمري، ط : دارالكتاب العربي بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٧ هـ.

١١٠ـ "**هامش سير أعلام النبلاء**" أعد تحت إشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط ، ط : مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٢هـ.

١١١ـ "**هامش شرح السنة**" للشيخين شعيب الأرناؤوط وزهير الشاويش ، ط : المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى . ١٣٩٠هـ.

١١٢ـ "**هامش صحيح مسلم**" للشيخ محمد فؤاد عبدالباقي، نشر وتوزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنة الطبع ١٤٠٠هـ.

١١٣ـ "**هامش صفة الصفوة**" للأستاذ محمد فاخوري ، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٥هـ.

١١٤ـ "**هامش المسند**" للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف للطباعة والنشر مصر، الطبعة الثالثة.

١١٥ـ "**هامش مسند أبي يعلى الموصلي**" للأستاذ حسين سليم أسد، ط: دار المأمون للتراث دمشق ، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

١١٦ـ "**هامش مشكاة المصابيح**" للشيخ محمد ناصر الدين الألباني، ط: المكتب الإسلامي بيروت ، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ.

الجرائد:

١ـ جريدة "الرياض".

٢ـ جريدة "الشرق الأوسط".

٣ـ جريدة "عرب نيوز" (Arab News) .

المراجع باللغة الإنجليزية:

⇨ "Rape" Edited by Sylvana Tomaselli and Roy Porter, pub by Basil Blackwall Oxford. 1986.

⇨ "The Encyclopedia Americana" (International Edition) Pub. by Grolier Incorporated (1984).

⇨ "We'Re Number One" by Andrew Shapire. pub by Vintage Books. New York. First Edition. May 1992 .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی عربی مولفات

١۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي
٢۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام
٣۔ حب النبي ﷺ وعلاماته
٤۔ رسائل حب النبي ﷺ
٥۔ الحسبة : تعريفها ومشروعيتها ووجوبها
٦۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم
٧۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر
٨۔ الحرص على هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
٩۔ من صفات الداعية: اللين والرفق
١٠۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (في ضوء النصوص و سير الصالحين)
١١۔ مفاتيح الرزق (في ضوء الكتاب والسنة)
١٢۔ فضل آية الكرسي وتفسيرها
١٣۔ من صفات الداعية:مراعاة أحوال المخاطبين(في ضوء الكتاب والسنة)
١٤۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)
١٥۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف
١٦۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما (دراسة دعوية)
١٧۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، وآدابه
١٨۔ الاحتساب على الأطفال
١٩۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالى
٢٠۔ فضل الدعوة إلى الله تعالى
٢١۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم
٢٢۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً
٢٣۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته
٢٤۔ النبي الكريم صلى الله عليه و سلم معلما
٢٥۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالى
٢٦۔ شناعة الكذب و أنواعه
٢٧۔ الأذكار النافعة
٢٨۔ التقوى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی اردو تالیفات

۱۔ نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم
۲۔ اذکار نافعہ
۳۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت
۴۔ والدین کا احتساب
۵۔ بچوں کا احتساب
۶۔ فضائل دعوت
۷۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی
۸۔ ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد
۹۔ مسائل قربانی
۱۰۔ مسائل عیدین
۱۱۔ رزق کی کنجیاں
۱۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۱۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت کے اسباب
۱۴۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۱۵۔ تقویٰ۔ اہمیت برکات' اسباب
۱۶۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضائلِ دعوت

کتاب کا مرکزی موضوع:

دعوت دین کی شان وعظمت کے بارے میں ۲۳ باتوں کا بیان،

جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- ★ امام الانبیاء ﷺ کا مقصد بعثت دعوتِ دین
- ★ اتباع نبی کریم ﷺ کا امتیازی وصف دعوت دین
- ★ دعوت دین کی فرضیت
- ★ بہترین اُمت ہونے کا ایک بنیادی سبب دعوت دین
- ★ حصول کامیابی کی ایک اساسی شرط دعوت دین
- ★ نصرت اُمت کی ایک موثر چابی دعوت دین
- ★ داعی کا عمل کرنے والے کے برابر اجر پانا
- ★ ثوابِ داعی کا بعد از وفات جاری رہنا

کتاب کے نمایاں خصائص:

- اساسِ کتاب قرآن وسنت
- نصوص سے استدلال میں حضرات مفسرین اور محدثین سے استفادہ
- غیر ثابت شدہ روایات سے مکمل احتراز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کے قلم سے

جھوٹ کی سنگینی اور اُس کی اقسام

توفیق الٰہی سے اس کتاب میں (جھوٹ) کے حوالے سے درج ذیل چار پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔

- جھوٹ کی سنگینی کے متعلق بارہ باتیں
- جھوٹ چھوڑنے کا عظیم الشان صلہ
- جھوٹ کی چودہ اقسام
- جھوٹ بولنے کی اجازت کے مواقع

مولف کے قلم سے

تقوی

اہمیت، برکات، اسباب

توفیق الٰہی سے اس کتاب (تقوی) کے حوالے سے درج ذیل تین گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

- تقوی کی اہمیت چودہ پہلوؤں سے
- تقوی کے انیس فوائد و برکات
- متقی بننے کے لئے پندرہ اسباب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

اس کتاب میں توفیق الٰہی سے درج ذیل تین سوالات کے جوابات پیش کیے گئے ہیں:

۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لیے کیا کیا پسند فرمایا؟

۲) انہوں نے کن چیزوں سے اولاد کو بچانے کی رغبت اور کوشش فرمائی؟

۳) انہوں نے اولاد کے متعلق اپنے عزائم کی تکمیل کی خاطر کیا کیا؟

جوابات میں قرآن وسنت کی روشنی میں تئیس (۲۳) باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہر بات مستقل نمبر اور عنوان کے تحت ذکر کی گئی ہے۔

- کتاب کی تیاری میں قرآن وسنت کی ثابت شدہ معلومات پر اکتفا
- غیر ثابت شدہ احادیث اور اسرائیلی روایات سے کلی طور پر اجتناب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کا احتساب

اس کتاب میں درج ذیل تین سوالوں کے توفیق الٰہی سے جواب پیش کیے گئے ہیں:

(۱) کیا والدین کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اولاد کے لیے شرعاً ثابت ہے؟

(۲) احتساب والدین کے دوران اولاد کون کون سے درجات استعمال کر سکتی ہے؟

(۳) احتساب والدین کے دوران اولاد کے لیے کن آداب کی پابندی ضروری ہے؟

15912

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم

اس کتاب میں موضوع بالا کے متعلق چھیالیس باتیں بیان کی گئی ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

- ہر مناسب وقت اور جگہ میں تعلیم
- تعلیم میں اشاروں، شکلوں اور لکیروں کا استعمال
- تعلیم بالعمل
- پہلے اجمال پھر تفصیل
- فقیر طلبہ کے لیے ایثار
- طلبہ کے احوال کو پیش نظر رکھنا
- لائق طلبہ کی حوصلہ افزائی
- آسانی کرنے والے معلم
- حسب استطاعت علم سیکھنے کی ترغیب
- کتاب کی بنیادی معلومات کے لیے مصدر و مراجع کتاب وسنت
- آیات شریفہ اور احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے وقت کتب تفسیر اور شروح حدیث سے بھرپور استفادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذکارِ نافعہ

اس کتاب میں

توفیق الٰہی سے درج ذیل موضوعات کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے:

- ذکر کے (۱۹) فضائل
- قرآن کریم کے (۱۲) فضائل
- بعض سورتوں اور آیات کے فضائل
- اذان کے (۱۰) فضائل
- اذان کے متعلقہ اذکار کے فضائل
- وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعا کی فضیلت
- مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی فضیلت
- نماز کے بعض اذکار کے فضائل
- تہلیل، تحمید، تکبیر اور (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) کے (۳۳) فضائل
- درود شریف کے (۸) فضائل
- استغفار کے (۱۶) فضائل
- صبح وشام کے بعض اذکار کے فضائل
- مرادیں پوری کروانے والے (۸) اذکار
- متفرق (۴۰) اذکار اوران کے فضائل
- اذکار کے بارے میں (۳) تنبیہات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی کا حکم دینے
اور
برائی سے روکنے میں
خواتین
کی
ذمہ داری

اس کتاب کے بنیادی موضوعات

- احتساب کے متعلق خواتین کی ذمہ داری
- خواتین کے احتساب کرنے کی اہمیت
- خواتین کے عام لوگوں، اقربا اور معارف کے احتساب کے ۵۷ واقعات
- خواتین کے علماء اور طلبہ کا احتساب کرنے کے ۱۷ واقعات
- خواتین کے اہل اقتدار کے احتساب کرنے کے ۶ واقعات
- بازار میں بحیثیت محتسبہ عورت کی تقرری کی ممانعت کے دلائل
- اس بارے میں چند شبہات اور ان کی حقیقت

کتاب کے امتیازی خصائص

- کتاب کی اساس قرآن وسنت
- آیات واحادیث سے استدلال کرتے وقت کتب تفسیر اور شروح حدیث سے راہ نمائی
- واقعات احتساب نقل کرنے کے لئے کتب حدیث، سیرت، تراجم اور تاریخ کے اصلی مراجع سے استفادہ
- احتساب کے ہر واقعہ سے حاصل شدہ دروس اور اس کے ساتھ ہی اختصار سے بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ